سراجی اور علم المیراث کے سمجھنے
کے لئے آسان کتاب

تعلیم الفرائض

المؤلف

العارف باللہ المفسر المحدث حضرت الشیخ

محمد شریف اللہ مولویانوی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

مکتبہ تفسیریہ

الجامعۃ التفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان پنجاب

موبائل: ۰۳۲۱_۶۷۰۳۴۹۴ === ۰۳۰۰_۶۷۳۱۹۴۲

تعلیم الفرائض

المؤلف

العارف باللہ المفسر المحدث حضرت الشیخ
محمد شریف اللہ مولویانوی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر
مکتبہ تفسیریہ
الجامعۃ التفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان پنجاب
موبائل: ۰۳۲۱-۶۷۰۳۴۹۴ === ۰۳۰۰-۶۷۳۱۹۴۲

نام کتاب: **تعلیم الفرائض**

مصنف: شیخ التفسیر والحدیث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ رحمہ اللہ تعالی

ناشر: مکتبہ تفسیریہ جامعہ تفسیریہ شمس العلوم ابوظہبی روڈ رحیم یار خان

۰۳۰۰_۶۷۳۱۹۴۲ === ۰۳۲۱_۶۷۰۳۴۹۴

تعارف جامعہ تفسیریہ شمس العلوم

مدرسہ شمس العلوم کا شمار برصغیر پاک وہند کے قدیم ترین دینی مدارس میں ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ تقریباً اڑہائی سو سال قبل ۱۱۷۵ھ کو ضلع رحیم یار خان کے مضافات میں واقع بستی مولویان میں قائم ہوا اور سالہا سال سے علم عرفان کی بارش برسا رہا ہے اور تشنگان علوم نبویہ کی سیرابی کر رہا ہے۔

اس مدرسہ کا مرکز رحیم یار خان شہر میں جامعہ تفسیریہ شمس العلوم کے نام سے قائم ہے۔ جس میں الحمد للہ مکمل درس نظامی، شعبہ تخصص فی الفقہ، قرآن مجید حفظ وناظرہ، دورہ تفسیر، دورہ میراث، دورہ صرف ونحو اور شعبہ تبلیغ کا مکمل تعلیمی اصلاحی وتربیتی نظام موجود ہے۔

شائقین علوم نبوت کے لئے نعمت عظمی

☆ جامعہ ہذا میں ہر سال یکم شعبان سے ۲۰ رمضان تک ''**دورہ تفسیر**'' اور یکم رجب سے ۳۰ رجب تک ''**دورہ میراث**'' با قاعدہ اہتمام سے پڑھایا جاتا ہے۔

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ الذی لا الہ الا ھو الحیّ الذی لا یموت ولہ میراث السمٰوٰت والارض والصّلوٰۃ والسّلام علی رسولہ محمد ن النبی الامّی الذی لم یورث وعلی اٰلہ وصحبہ الذین ورثوا منہ الکتاب والسنۃ و الفریضۃ العادلۃ وعلی من اتبعوھم باحسان۔

اما بعد فقد قال رسول اللہ ﷺ تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فانھا نصف العلم یعنی باعتبار علم کے نصف علم ہے، یا باعتبار ثواب کے نصف علم ہے، یا باعتبار جزئیات کثیرہ کے، کہ کم سے کم ایک کھرب تک اس کے جزئیات ہو سکتے ہیں۔و قال رسول اللہ ﷺ العلم ثلاثۃ و ما سویٰ ذٰلک فھو فضل اٰیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ۔

پس جاننا چاہئے کہ میت کے مال کے ساتھ چار حقوق تعلق رکھتے ہیں۔(۱) پہلا حق تجہیز و تکفین علی وجہ السنۃ (۲) دوسرا حق ادائیگی قرض (۳) تیسرا حق اجرائے وصیت از ثلث (۴) چوتھا حق تقسیم باقی مال کی ان ورثہ کے درمیان، جن کا وارث ہونا ثابت ہے کتاب اللہ سے جیسے باپ ماں، زوج زوجہ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن، یا سنت رسول اللہ ﷺ سے جیسے جد (دادا) کا عصبہ ہونا اور سدس لینا اور اخت عینی، علی کا لڑکی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہونا یا اجماع امت سے جیسے دادا کو باپ کی عدم موجودگی میں باپ کی طرح قرار دینا، پوتے کا بیٹے کی عدم موجودگی میں بیٹے کا مثل ہونا، اسی طرح پوتی بھی بوقت عدم موجودگی بیٹی کے۔

تعریف علم المیراث: تعریف علم میراث کی یہ ہے کہ علم المیراث نام ہے چند قواعد و جزئیات کا جن کے ذریعہ سے ہر وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جائے۔

موضوع علم المیراث: موضوع اس کا ترکہ اور وارث ہیں۔

غایۃ علم المیراث: غایۃ اس کی ہر وارث کو اس کا قدر استحقاق پہنچ جانا۔

کل ورثہ تین قسم ھیں

(۱) ذوی الفروض (۲) عصبات (۳) ذوی الارحام

ذوی الفروض وہ ہیں جن کا حصہ متعین ہو۔ عصبات وہ ہیں جن کا حصہ متعین نہ ہو بلکہ جو مال ذوی الفروض سے بچ جائے وہ لے لیں اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو تمامی مال کے علی وجہ العصوبۃ حقدار ہوں۔ ذوی الارحام وہ ہیں جن کی میت کے ساتھ قرابت ہو، نہ وہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبہ۔

کتاب اللہ میں حصص متعینہ چھ ہیں۔ (۱) نصف (۲) ربع (۳) ثمن (۴) ثلث (۵) ثلثان (۶) سدس

ذوی الفرض بارہ نفر ہیں۔ چار مردوں سے اور آٹھ عورتوں سے۔ (۱) اب (۲) جد صحیح (۳) اخ خیفی (۴) اخت خیفی (۵) زوج (۶) زوجہ (۷) بنت (۸) بنت الابن (۹) اخت عینی (۱۰) اخت علی (۱۱) ام (۱۲) جدہ صحیحہ

ذوی الفروض کا بیان

احوال اب

باپ کے کل تین حال ہیں۔ (۱) عصبہ محض جبکہ میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔ (۲) سدس جبکہ میت کی نرینہ اولاد ہو، خواہ مادہ اولاد ہو یا نہ۔ (۳) سدس وعصبہ جبکہ میت کی صرف مادہ اولاد ہو۔

فائدہ: (۱) باپ کسی حال میں مجوب نہیں ہوتا۔ (۲) اولاد سے مراد اپنی اولاد ہے خواہ مذکر ہو یا مؤنث یا اپنی فرع مذکر کی فرع الخ

مشق

مسـ
اب
عصبہ

مسـ
اب | ابن
سدس

مسـ
اب | ابن | بنت
سدس

مسـ
اب | بنت
سدس وعصبہ

مسـ
اب | بنت الابن
سدس وعصبہ

مسـ
اب | ابن البنت
عصبہ

مسـ
اب | بنت البنت
عصبہ

احوال جد صحیح

اگراب موجود ہوتو جد (الخ) مجوب ہے۔اور اگر اب موجود نہ ہوتو جد مثل اب کے ہے، یعنی (۱) پوتی یا پوتا مرگیا تو جد عصبہ محض ہے اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔ (۲) سدس جبکہ میت کی نرینہ اولاد ہو خواہ اس کے ساتھ مادہ اولاد ہو یا نہ۔ (۳) سدس وعصبہ جبکہ صرف مادہ اولاد ہو۔

فائدہ :اب الجد مثل جد کے ہے یعنی اب وجد میں سے کوئی بھی موجود ہوتو اب الجد مجوب ہے اور اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہوتو اب الجد کے بھی وہی تین حال ہیں۔

(۱) عصبہ محض (۲) سدس (۳) سدس وعصبہ۔ وھکذا جد الجد الخ۔

مشق

- م — اب: عصبہ، جد: م
- م — جد: عصبہ
- م — جد: سدس، ابن
- م — جد: سدس، ابن، بنت
- م — جد: سدس وعصبہ، بنت
- م — جد: سدس وعصبہ، بنت الابن
- م — جد: عصبہ، ابن البنت
- م — جد: عصبہ، بنت البنت
- م — اب: عصبہ، جد: م، اب الجد: م
- م — اب: عصبہ، اب الجد: م
- م — جد: عصبہ، اب الجد: م
- م — اب الجد: عصبہ
- م — اب الجد: عصبہ، جد الجد: م
- م — جد الجد: عصبہ، الخ

احوال اخ خیفی و اخت خیفی

میت کے اصول یا فروع موجود ہوں تو مولود مادر مجوب ہے۔اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہوتو پھر مولود مادر ایک ہے تو سدس لے گا اور اگر ایک سے زائد ہیں خواہ مذکر ہوں یا مؤنث یا دونوں تو ثلث میں یکساں شریک ہوں گے۔

مشق

مــ
اب — اخ خ
عصبہ — م

مــ
ابن — اخ خ
م

مــ
ابن الابن — اخت خ
م

مــ
اخ خ — اخ خ
ثلث

مــ
جد — اخت خ
عصبہ — م

مــ
بنت — اخت خ
م

مــ
اخت خ
سدس

مــ
اخت خ — اخت خ
ثلث

مــ
اب الجد — اخ خ — اخت خ
عصبہ — م — م

مــ
بنت الابن — اخ خ
م

مــ
اخ خ
سدس

مــ
اخ خ — اخت خ
ثلث

احوال زوج

میت کی (یعنی بیوی) کی اگر کوئی اولاد نہیں، تو زوج کو نصف ملے گا اور اگر اولاد ہے خواہ اس خاوند سے یا سابق سے تو زوج کو ربع ملے گا۔

مشق

مــ
زوج — اب
نصف — عصبہ

مــ
زوج — بنت الابن
ربع

مــ
زوج — بنت
ربع

مــ
زوج — ابن الابن
ربع

مــ
زوج — بنت البنت
نصف

مــ
زوج — ابن
ربع

مــ
زوج — ابن البنت
نصف

احوال زوجہ

میت کی (یعنی خاوند) کی اگر کوئی اولاد نہیں، خواہ اس بیوی سے ہو یا اور سے، تو زوجہ کو ربع ملے گا خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں اور اگر اولاد ہے تو ثمن ملے گا۔

مشق

میت	
زوجہ	اب
ربع	عصبہ

میت	
زوجہ	ابن البنت
ربع	

میت	
زوجہ	بنت البنت
ربع	

میت	
زوجہ	بنت
ثمن	

میت	
زوجہ	ابن
ثمن	

میت		
زوجہ	ابن	بنت
ثمن		

میت				
زوجہ	زوجہ	زوجہ	زوجہ	جد
ربع				عصبہ

میت		
زوجہ	زوجہ	ابن الابن
ثمن		عصبہ

احوال بنت

میت کی بنت ایک ہے تو نصف لے گی ،اگر ایک سے زائد ہے تو ثلثان میں برابر شریک ہوں گی اور اگر ان کے ساتھ میت کی نرینہ اولاد ہے، خواہ وہ ان کا بھائی عینی ہو یا علی، تو ان کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

مشق

میت	
زوج	بنت
ربع	نصف

میت		
زوجہ	بنت	بنت
ثمن	ثلثان	

میت		
اب	ابن	بنت
سدس	عصبہ	

احوال بنت الابن

میت کی (یعنی دادا کی) اگر کوئی اولاد نہیں، تو پوتی لڑکی کے قائم مقام ہے۔ یعنی اگر ایک ہے نصف لے گی۔ ایک سے زائد ہیں تو ثلثان میں یکساں شریک ہوں گی اور اگر ان کے ساتھ ابن الابن ہو تو اس کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

مشق

میت	
زوج	بنت الابن
ربع	نصف

میت		
زوجہ	بنت الابن	بنت الابن
ثمن	ثلثان	

میت	
بنت الابن	ابن الابن
عصبہ	

اور اگر اولاد ہے پھر اگر نرینہ (یعنی ابن) ہو تو یہ محجوبہ ہے۔

مشق مـیـت
ابن — بنت الابن
م

اور اگر مادہ (یعنی بنت) ہو پھر ایک بنت ہے تو سدس لیگی مگر اس کے ساتھ ابن الابن متحاذی ہو، نہ کہ اسفل، تو متحاذی کے ساتھ عصبہ رہے گی۔

مشق

مـیـت
بنت — بنت الابن
نصف — سدس

مـیـت
بنت — بنت الابن — ابن الابن
نصف — عصبہ

مـیـت
بنت — بنت الابن — ابن ابن الابن
نصف — سدس

اور اگر ایک سے زائد بنتیں ہیں تو یہ محجوبہ ہیں مگر اس کے ساتھ ابن الابن متحاذی ہو یا اسفل یعنی ابن ابن الابن تو پھر یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

مشق

مـیـت
زوج — بنت — بنت — بنت الابن
ربع — ثلثان — م

مـیـت
زوجہ — بنت ۲ — بنت الابن — ابن الابن
ثمن — ثلثان — عصبہ

مـیـت
اب — بنت ۲ — بنت الابن — ابن ابن الابن
سدس — ثلثان — عصبہ

احوال بنت ابن الابن

میت کی (یعنی اب الجد پردادا کی) نرینہ اولاد (یعنی ابن یا ابن الابن) ہے یا نہ، اگر ہو تو بنت ابن الابن محجوب ہوگی۔

مشق

مـیـت
ابن — بنت ابن الابن
عصبہ — م

مـیـت
ابن الابن — بنت ابن الابن
عصبہ — م

اگر نرینہ اولاد نہیں، تو پھر اس کی چار صورتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ میت کی بنت اور بنت الابن دونوں موجود ہوں۔ دوسری یہ ہے کہ دونوں موجود نہ ہوں۔ تیسری یہ ہے کہ بنت ہو اور بنت الابن نہ ہو۔

چوتھی یہ ہے کہ بنت نہ ہو اور بنت الابن ہو۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ بنت ابن الابن مجوبہ ہے، مگر اس کے ساتھ ابن ابن الابن متحاذی ہو یا اسفل یعنی ابن ابن ابن الابن تو یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔

دوسری صورت کا حکم یہ ہے کہ بنت ابن الابن بنت کے قائم مقام ہے یعنی اگر ایک ہے تو نصف لیگی اور اگر ایک سے زائد ہیں تو ثلثان میں یکساں شریک ہوں گی اور اگر اس کے ساتھ ابن ابن الابن متحاذی ہو تو پھر یہ متحاذی کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

تیسری اور چوتھی صورت کا حکم یہ ہے کہ اگر احد البنتین یعنی بنت یا بنت الابن اگر ایک ہے تو یہ سدس لیگی، مگر ابن ابن الابن متحاذی کے ساتھ عصبہ ہوگی، نہ کہ اسفل یعنی ابن ابن ابن الابن کے ساتھ، اور اگر احد البنتین ایک سے زائد ہیں تو پھر یہ مجوبہ ہوگی مگر اس کے ساتھ ابن ابن الابن متحاذی ہو یا اسفل یعنی ابن ابن ابن الابن تو یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

مشق

۱

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن
نصف	سدس	م

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
نصف	سدس	عصبہ	

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
نصف	سدس	عصبہ	

۲

بنت ابن الابن
نصف

بنت ابن الابن ۲
ثلثان

بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
عصبہ	

۳

بنت	بنت ابن الابن
نصف	سدس

بنت	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
نصف	عصبہ	

بنت	بنت ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
نصف	سدس	عصبہ

بنت ۲	بنت ابن الابن
ثلثان	م

بنت ۲	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
ثلثان	عصبہ	

بنت ۲	بنت ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
ثلثان	عصبہ	

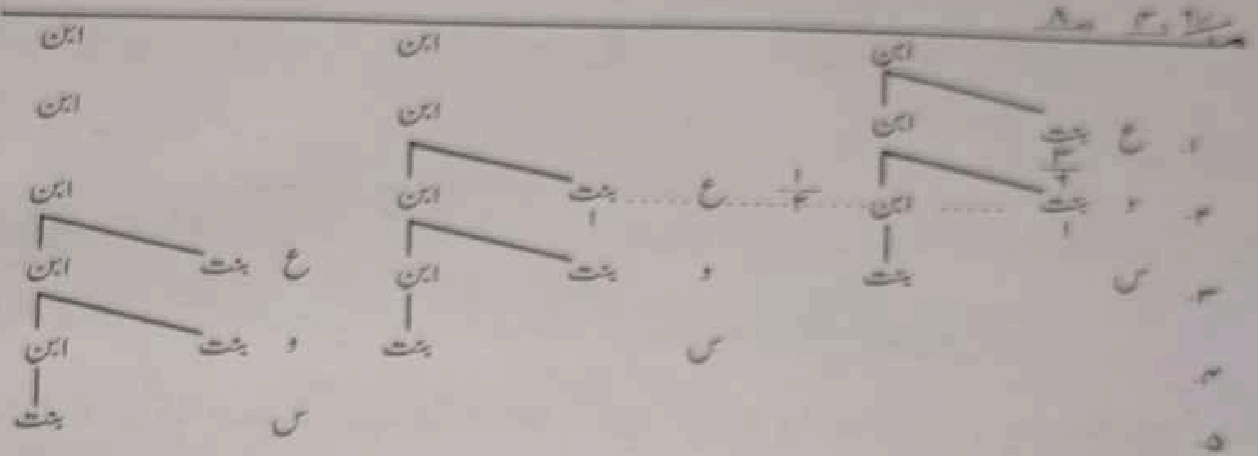
۴

بنت الابن	بنت ابن الابن
نصف	سدس

بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
نصف	عصبہ	

بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
نصف	سدس	عصبہ

بنت الابن ۲	بنت ابن الابن
ثلثان	م



تفصیل: صورت بالا میں میت کے تین ابناء ہیں۔ ہر ایک کی تین تین بنات الابن زندہ ہیں، بعضهن اسفل من بعض۔ کل نو بنات الابن ہیں۔

("ع" علامات علیا کی۔ "و" علامت وسطی کی۔ "س" علامت سفلی کی ہے۔)

فریق اول کی علیا کو نصف ملے گا۔ اور اس کی وسطی اور فریق ثانی کی علیا کو سدس ملے گا۔ فریق اول کی سفلی، فریق ثانی کی وسطی اور سفلی اور فریق ثالث کی علیا، وسطی اور سفلی کو کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں اگر ان بلا سہم والوں کے برابر یا اسفل، کوئی ابن الابن ہوتا تو وہ بنت الابن متحاذی اور فوقیہ محجوبہ کو عصبہ کر دیتا۔

صورت بالا میں مسئلہ بعد الرد و التصحیح آٹھ سے ہے۔ فریق اول کی علیا کو چھ حصے، فریق اول کی وسطی کو ایک حصہ اور فریق ثانی کی علیا کو بھی ایک حصہ ملے گا۔

باقی چھ بنات الابن جو ایک فریق اول سے ہے، دو فریق ثانی سے ہیں اور تین فریق ثالث سے ہیں یہ سب محجوبات ہیں۔

اور اگر صورت بالا میں فریق ثالث کی سفلی کے برابر ابن الابن ہو تو وہ اس فریق کی بنت الابن سفلی کو عصبہ کر دے گا اور اپنے ما فوقیہ تینوں فریقوں کی محجوب بنات الابن کو بھی عصبہ کر دے گا۔

احوال اخوات عینیہ

میت کے اصول یا فروع مذکر موجود ہوں تو اخوات عینیہ مجوبہ ہیں۔ اور اگر موجود نہ ہوں تو پھر فرع مؤنث (یعنی بنت یا بنت الابن) ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اخوات عینیہ عصبہ ہیں۔ اگر فرع مؤنث بھی نہیں، تو اخوات عینیہ بنت کے قائم مقام ہیں۔ (یعنی) اگر اخت عینی ایک ہے تو نصف لیگی، اور اگر ایک سے زائد ہیں تو ثلثان لیں گی اور اگر ان کے ساتھ اخ عینی ہو تو اس کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

مشق

اب	اخت ع
عصبہ	م

جد	اخت ع
عصبہ	م

ابن	اخت ع
عصبہ	م

ابن الابن	اخ ع
عصبہ	م

بنت	اخت ع
نصف	عصبہ

بنت الابن	اخت ع
نصف	عصبہ

زوج	اخت ع
نصف	نصف

زوجہ	اخت ع ۲
ربع	ثلثان

زوج	اخت خ	اخت ع ۳
نصف	سدس	ثلثان

زوجہ	اخت خ	اخ خ	اخت ع	اخ ع
ربع	ثلث		عصبہ	

احوال اخوات علیہ

میت کے اصول یا فروع مذکر یا میت کا اخ ع موجود ہو تو اخوات علیہ مجوبہ ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو تو پھر اس کی چار صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ بنت اور اخت عینیہ دونوں موجود ہوں۔ دوسری یہ کہ بنت اور اخت عینیہ دونوں نہ ہوں۔ تیسری یہ کہ بنت ہو اور اخت عینیہ نہ ہو۔ چوتھی یہ ہے کہ بنت نہ ہو اور اخت عینیہ ہوں۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ اخوات علیہ مجوب ہیں۔

دوسری صورت کا حکم یہ ہے کہ اخت علیہ بنت کے قائم مقام ہیں (یعنی) اگر اخت علی ایک ہے تو نصف لے گی۔ ایک سے زائد ہیں تو ثلثان لیں گی اور اگر ان کے ساتھ اخ علی ہو تو پھر یہ اس کے ساتھ

عصبہ ہو جائیں گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ اخت علی عصبہ ہے۔

چوتھی صورت کی پھر دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اخت عینیہ ایک ہو تو اخت علیہ سدس لے گی، مگر اس کے ساتھ اخ علی ہو تو پھر یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ دوسری یہ کہ اخت عینیہ ایک سے زائد ہو تو پھر اخت علیہ مجوبہ ہوں گی۔ ہاں اگر ان کے ساتھ اخ علی ہو تو پھر یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

مشق

مسئلہ	
اب	اخت عل
عصبہ	م

مسئلہ	
جد	اخت عل
عصبہ	م

مسئلہ	
ابن	اخت عل
عصبہ	م

مسئلہ	
ابن الابن	اخت عل
عصبہ	م

مسئلہ		
زوج	اخ ع	اخت عل
نصف	عصبہ	م

مسئلہ
اخت عل
نصف

مسئلہ	
زوج	اخت عل ۲
نصف	ثلثان

مسئلہ				
زوج	اخت خ	اخ خ	اخت عل	اخ عل
نصف	ثلث		عصبہ	

مسئلہ	
بنت	اخت عل
نصف	عصبہ

مسئلہ	
بنت الابن	اخت عل
نصف	عصبہ

مسئلہ	
اخت ع	اخت عل
نصف	سدس

مسئلہ		
اخت ع	اخت عل	اخ عل
نصف	عصبہ	

مسئلہ		
زوج	اخت ع ۲	اخت عل
نصف	ثلثان	م

مسئلہ		
اخت ع ۲	اخت عل	اخ عل
ثلثان	عصبہ	

فائدہ: (۱) بنت الابن کالبنت فی سائر احکام الاخوات۔ (۲) جب اخوات عینیہ یا علیہ فرع مؤنث کے ساتھ عصبہ ہوں تو ابن الاخ ع اور علی الخ مجوب ہیں۔

احوال ام

میت کی اولاد یا اخوۃ اخوات ذی عدد موجود ہوں تو ام کو سدس ملے گا، اور اگر اولاد اور اخوۃ اخوات ذی عدد موجود نہ ہوں۔ تو پھر اس کی دو صورتیں ہونگی۔ ایک یہ کہ بالکل اخوۃ واخوات نہیں۔ دوسری یہ کہ اخت یا اخ میں سے ایک ہے، تو پھر ان دونوں صورتوں میں اب اور احد الزوجین دونوں موجود ہوں،

تو ام کو ثلث ماقبی بعد فرض احد الزوجین ملے گا۔ اور اگر دونوں موجود نہ ہوں تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ دونوں نہیں۔ دوسری یہ کہ ان میں سے ایک ہے تو پھر ان دونوں صورتوں میں ام کو ثلث ملے گا۔

خلاصہ: یہ ہے کہ میت کی اولاد یا اخوۃ اخوات ذی عدد موجود ہیں یا نہیں؟ اگر موجود ہیں تو ام کو سدس ملے گا۔ اور اگر موجود نہیں تو پھر احد الزوجین اور اب ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں، تو ام کو ثلث باقی ملے گا۔ ورنہ ام کو ثلث ملے گا۔

مشق

ابن	ام
عصبہ	سدس

بنت الابن	ام
نصف	سدس

اخ خ	اخت خ	ام
ثلث		سدس

اخ ع	اخت ع	ام
عصبہ		سدس

اخت عل	اخ عل	ام
عصبہ		سدس

اخ خ	اخت عل	ام
سدس	نصف	سدس

بنت	اخت ع	ام
نصف	عصبہ	سدس

زوج	اب	ام	بنت
ربع	سدس وعصبہ	سدس	نصف

جد	ام
عصبہ	ثلث

زوج	اب	ام	اخت خ	اخت ع
نصف	عصبہ	سدس	م	م

اخ ع	ام
عصبہ	ثلث

زوج	اب	ام
نصف	عصبہ	ثلث باقی

زوج	اخ خ	ام
نصف	سدس	ثلث

اب	ام
عصبہ	ثلث

بنت البنت	ام
م	ثلث

احوال جدہ صحیحہ

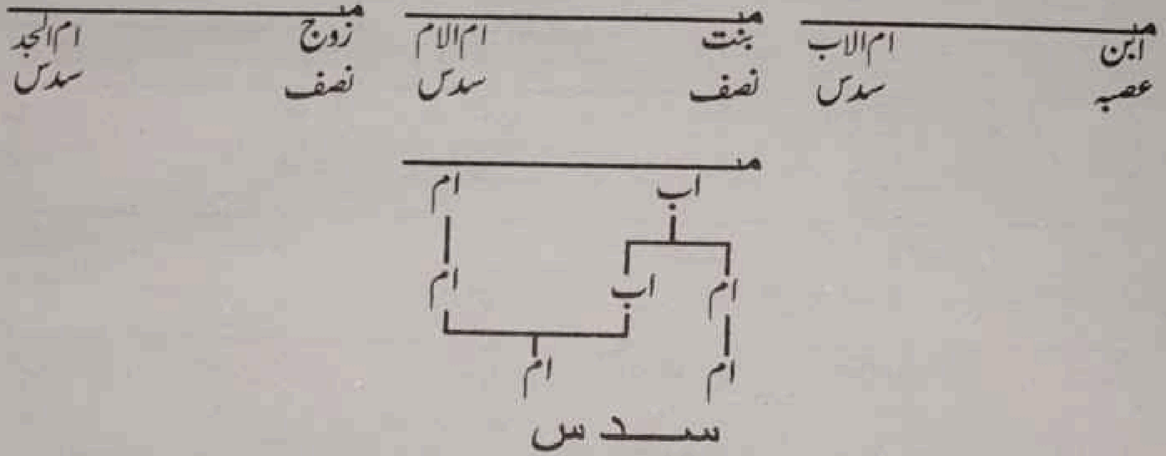
فائدہ: جدہ صحیحہ وہ ہے جو کہ بواسطہ ام یا بواسطہ اب یا جد صحیح الخ کے ہو۔ یعنی بواسطہ جد فاسد کے نہ ہو۔

جدہ صحیحہ کو سدس ملے گا۔ ایک قرابت والی ہو یا ایک سے زائد قرابات والی ہو۔ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں۔ ابویہ ہوں یا امویہ۔

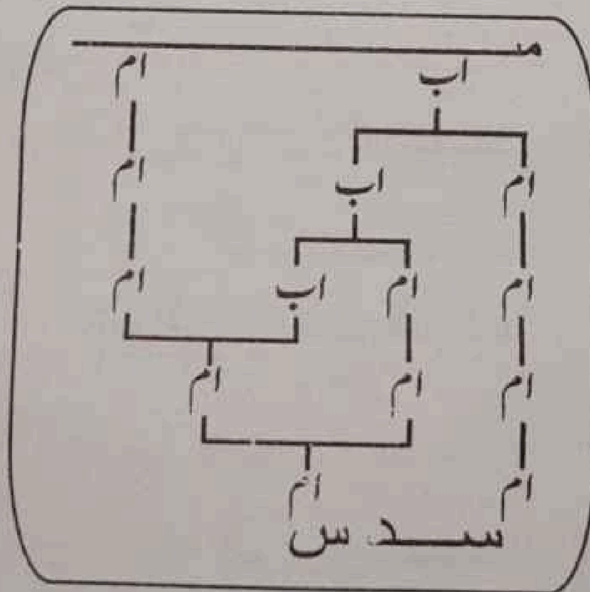
جدہ کے وجہ حجب تین ہیں۔ ایک قرب وبُعد، یعنی قربیٰ کی وجہ سے بُعدیٰ محجوبہ ہے۔ من ای جهة كانت

دوسرا وجود ام یعنی ماں کی موجودگی میں سب قسم کی جدات مجوبہ ہیں۔

تیسرا واسطہ یعنی جس واسطہ سے جدہ منسوبہ ہے اگر وہ واسطہ ہے تو جدہ مجوبہ ہوگی۔ مثلاً اب کی موجودگی ام الاب مجوبہ ہوگی۔ جد کی موجودگی میں ام الجد مجوبہ ہوگی۔ نہ ام الاب، کیونکہ جد ام الاب کا واسطہ نہیں بلکہ اس کا واسطہ اب ہے۔

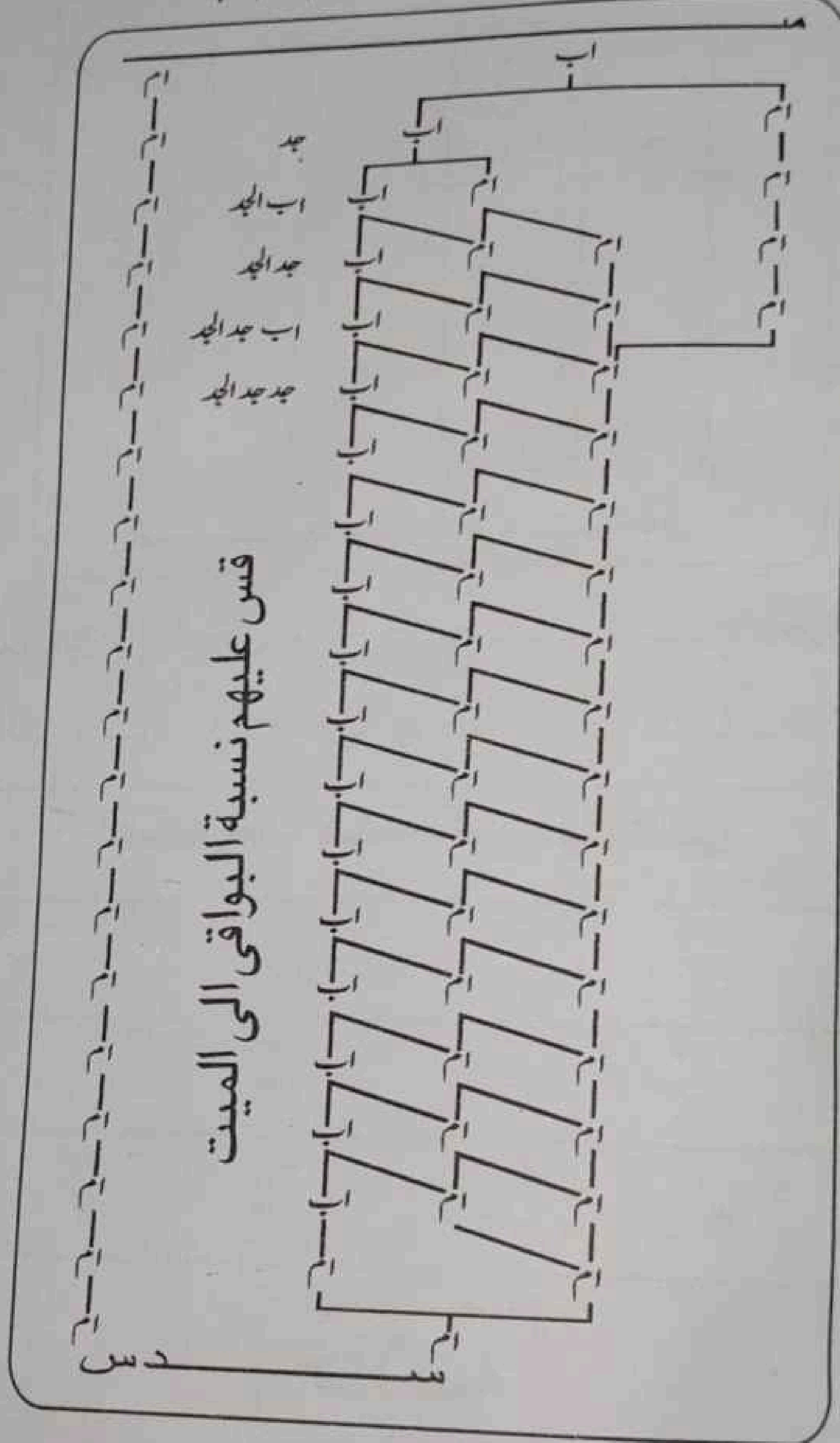


تفصیل: مذکورہ بالا مثال میں ام ام الاب کی ایک قرابت ہے صرف اب والی۔ بخلاف ام اب الاب کے کہ جیسے اس کو قرابت اب کی ہے ویسے قرابت ام کی بھی ہے کہ وہ ام ام الام بھی ہے۔



تفصیل: مذکورہ بالا مثال میں پہلی جدہ کو ایک قرابت ہے صرف اب سے۔ بخلاف دوسری جدہ کے کہ اس کو تین قرابتیں ہیں۔ ایک اب الاب سے کہ وہ ام ام اب الاب ہے۔ دوسری اب اب الاب سے

کہ وہ ام ام اب اب الاب ہے۔ تیسری ام سے کہ وہ ام ام ام ام الام ہے۔



تفصیل: مذکورہ بالا مثال میں پہلی جدہ کو میت کے ساتھ اٹھارہ قرابتیں ہیں۔ ایک اب والی، دوسری جد والی، تیسری اب الجد والی، چوتھی جد الجد والی، پانچویں اب جد الجد والی، چھٹی جد جد الجد والی الخ۔ دوسری جدہ کو صرف ایک قرابت ام والی ہے۔

ایک سے زائد جدات کی مثال ذیل ہے۔

میت

اب	اب	اب	اب	اب
ام	اب	اب	اب	اب
ام	ام	اب	اب	اب
ام	ام	ام	اب	اب
ام	ام	ام	ام	اب
ام	ام	ام	ام	ام

سدس

تفصیل: مذکورہ بالا مثال میں پہلی جدہ کو نسبت میت سے بواسطہ اب ہے۔ دوسری کو بواسطہ جد ہے۔ تیسری کو بواسطہ اب الجد ہے۔ چوتھی کو بواسطہ جدالجد ہے۔ پانچویں کو بواسطہ اب جدالجد ہے۔

امثلہ وجہ حجب کے ذیل ہیں۔

میت

اب	ام الاب	ام ام الام
عصبہ	م	م

میت

ام الاب	ام ام الام
سدس	م

میت

ام الاب	ام
م	ثلث

میت

ام الام	ام
م	ثلث

میت

اب	ام الاب
عصبہ	م

میت

جد	ام الجد
عصبہ	م

میت

جد	ام الجد	ام الاب
عصبہ	م	سدس

میت

اب الجد	ام اب الجد	ام الجد
عصبہ	م	سدس

خلاصہ

فرائض کے ذوی الفروض کا بیان

''نصف'' کے ذی فرض پانچ نفر ہیں۔ (۱) زوج (۲) بنت (۳) بنت الابن الخ (۴) اخت ع (۵) اخت عل۔

''ربع'': کے ذی فرض دو نفر ہیں۔(۱) زوج (۲) زوجہ۔

''ثمن'': کا ذی فرض صرف ایک نفر ہے۔ زوجہ۔

''ثلث'': کے ذی فرض تین نفر ہیں۔(۱) اخ خیفی ذی عدد (۲) اخت خیفیہ ذوات عدد (۳) ام۔

''ثلث باقی'': کا ذی فرض ایک نفر ہے۔ ام۔

''ثلثان'': کے ذی فرض چار نفر ہیں۔(۱) بنت (۲) بنت الابن الخ (۳) اخت عینی (۴) اخت علی ذوات عدد

''سدس'': کے ذی فرض آٹھ نفر ہیں۔(۱) اب (۲) جد الخ (۳) اخ خیفی (۴) اخت خیفی (۵) بنت الابن (۶) اخت علی (۷) ام (۸) جدہ صحیحہ۔

ذوی الفروض کے فرائض کا بیان

''باپ'' کا فرض ایک ہے۔ سدس۔

''جد'' کا بھی فرض ایک ہے۔ سدس۔

''اخ خیفی اخت خیفی'' کے فرض دو ہیں۔(۱) ثلث جبکہ ذی عدد ہوں۔(۲) سدس۔

''زوج'' کے دو فرض ہیں۔(۱) نصف (۲) ربع۔

''زوجہ'' کے بھی دو فرض ہیں۔(۱) ربع (۲) ثمن۔

''بنت'' کے بھی دو فرض ہیں۔(۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔(۲) نصف۔

''بنت الابن'' کے تین فرض ہیں۔(۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔(۲) نصف (۳) سدس۔

''اخت عینی'' کے دو فرض ہیں۔(۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔(۲) نصف۔

''اخت علی'' کے تین فرض ہیں۔(۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔(۲) نصف (۳) سدس۔

''ام'' کے بھی تین فرض (۱) سدس (۲) ثلث (۳) ثلث باقی۔

''جدہ صحیحہ'' کا صرف ایک فرض ہے۔ سدس۔

وجہ ترتیب وراث ذوی الفروض

اب۔ جد صحیح۔ اخ خ۔ اخت خ۔ زوج۔ زوجہ۔ بنت۔ بنت الابن۔ اخت ع۔ اخت عل۔ ام۔ جدہ صحیحہ۔

اب اقرب ہے جد صحیح سے، جد حاجب ہے اخ خیفی اخت خیفی کیلئے، اخوۃ اخوات خیفیہ میں علاقہ نسب کا ہے، بخلاف ازدواج کے کہ ان میں علاقہ سبب کا ہے، اور وہ عقد نکاح ہے۔ اس میں اصل زوج ہے نہ کہ زوجہ، پھر ازدواج سبب ہے توالد کا، یعنی بنت، بنت الابن کا، پھر اپنی جزء مقدم ہے اب کی جزء سے یعنی اخوات سے، پھر اخوات میں قوت ضعف قرابت کا ہے، پھر اخوات ام کو ثلث سے محجوب کر کے سدس کا مستحق بناتی ہیں، ام اقرب ہے ام الام سے۔

یہ سب وجوہات علی الترتیب وجہ تقدیم بعض کی اوپر بعض کے ہیں۔

قرآن مجید، حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ثبوت وراثت کا بیان

(۱) اب (۲) ام (۳) زوج (۴) زوجہ (۵) ابن (۶) بنت (۷) اخوۃ (۸) اخوات کا ثبوت کتاب اللہ سے ہے۔

قال اللہ تعالی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ لِاَبَوَیْہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَہٗ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِخْوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ۔

قال رسول اللہ ﷺ الحقوا الفرائض باھلھا فما ابقتہ فلاولی رجل ذکر۔

وَ لَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا

تَرَكْنَ (الآية)

وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ (الآية)

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ۔

وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ۔

و المراد اولاد الام اجماعا و تدل عليه قراءة ابیؓ وله اخ او اخت من الام۔

فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَ هُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَ اِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔

الكلالة من ليس لها ولد ولا والد۔

(٩) جدصحیح (١٠) جدہ صحیحہ (١١) اخوات ع اورعل مع البنت اورمع بنت الابن (١٢) الخال والعم و بنت الابن کا ثبوت حدیث رسول اللہ سے ہے۔ فی الترمذی عن عمر ان بن حصینؓ قال جاء رجل الى النبى ﷺ ان ابن ابنى مات فمالى من ميراثه فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس آخر۔

صورة المسئلة بان مات رجل و خلف بنتين و هذا السائل الذى هو الجد فللبنتين الثلثان فبقى ثلث و هو للجد فالسدس للفرض والسدس الآخر

للتعصیب۔

فی الترمذی جاء ت الجدة الی ابی بکر فسئلت میراثها فشهد المغیرة بن شعبةؓ ان رسول اللّٰه ﷺ اعطاها السدس ثم جاء ت جدة اخری الی عمرؓ فقال عمرؓ ان اجتمعتما فهو لکما و ایتکما انفردت فهو لها هذا معنی الحدیث ان النبی ﷺ جعل للجدة السدس اذا لم تکن دونها ام۔

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة۔

قال عبد اللّٰه بن مسعودؓ قضی رسول اللّٰه ﷺ للبنت النصف ولابنة الابن السدس تکملة للثلثین و للاخت ما بقی۔

و فی الترمذی قال رسول اللّٰه ﷺ الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فلاولی رجل ذکر و هوالعصبة

قال رسول اللّٰه ﷺ الخال وارث من لا وارث له (ترمذی)

و فی الترمذی فی حدیث طویل قال رسول اللّٰه ﷺ للعم اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امهما الثمن و ما بقی فهو لك۔

اور ''ابن الابن کالابن و بنت الابن کالبنت الصلبیة والاخ لاب کالشقیق والاخت لاب کالشقیقة'' کا ثبوت اجماع امت سے ہے۔ کذافی الدر المختار۔

فائدہ: فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۔

سوال: اس سے معلوم ہوا کہ دو بنتوں کیلئے ثلثین نہیں ہے بلکہ دو سے زائد کیلئے ثلثین ہے حالانکہ بالاتفاق دو کیلئے ثلثین ہے۔

جواب۔ قال اللّٰه تعالی فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ادنی درجہ اختلاط کا یہ ہے ایک ابن اور ایک

بنت ہوتو مسئلہ تین سے بن کر دوابن کو جو کہ ثلثین ہے اور ایک بنت کو جو کہ ثلث ہے ملے گا۔

تو ابن کو جو ثلثان مل رہا ہے اس کو قرآن پاک نے حَظّ الْاُنْثَیَیْنِ فرمایا ہے تو معلوم ہوا کہ دو بنتوں کیلئے ثلثان ہے، تو جب اشارۃ النص سے بنتین کیلئے ثلثان معلوم ہو گیا تو اب فوق اثنتین کیلئے ثلثان بیان فرمایا تا نکہ تکرار نہ ہو۔ علا ان البنت لما اخذت الثلث مع الذکر فاخذها مع الانثی اولی و احری۔

عصبات کا بیان

(۱) عصبات نسبی (۲) عصبات سببی (وھو مولی العتاقہ)

عصبات دو قسم ہیں۔ (۱) عصبات نسبی (۲) عصبات سببی (وھو مولی العتاقہ)

پھر عصبات نسبی تین قسم ہیں۔ (۱) عصبہ بغیرہ (۲) عصبہ مع غیرہ (۳) عصبہ بنفسہ۔

عصبہ بغیرہ: ہر وہ ذی فرض عورت ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ چار ہیں۔ (۱) بنت (۲) بنت الابن (۳) اخت ع (۴) اخت عل۔

مسـ	
بنت	ابن
عصبہ	

مسـ	
بنت الابن	ابن الابن
عصبہ	

مسـ	
اخت ع	اخ ع
عصبہ	

مسـ	
اخت عل	اخ عل
عصبہ	

عصبہ مع غیرہ: ہر وہ عورت ہے جو میت کی بنت یا بنت الابن کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ دو ہیں۔ (۱) اخت عینی (۲) اخت علی (بنت یا بنت الابن کے ساتھ)

مسـ	
اخت ع	بنت
عصبہ	نصف

مسـ	
اخت عل	بنت
عصبہ	نصف

مسـ	
اخت ع	بنت الابن
عصبہ	نصف

مسـ	
اخت عل	بنت الابن
عصبہ	نصف

عصبہ بنفسہ: ہر وہ مرد ہے جو بلا واسطہ منسوب ہو یا بواسطہ مذکر منسوب ہو۔ اور وہ چار قسم ہیں۔

(۱) میت کی فرع جیسے ابن۔ ابن الابن الخ

(۲) میت کا اصل اب۔ جد۔ اب الجد الخ

(۳) میت کے اب کی فرع مذکر اخ ع، علی۔ ابن الاخ عینی، علی الخ

(۴) میت کے جد کی فرع مذکر عم ع، عم عل۔ ابن العم ع، ابن العم علی الخ۔

فائدہ: ابن الخ کے ہوتے ہوئے اب الخ عصبہ نہیں۔ اب الخ کے ہوتے ہوئے اخ ع، اخ علی الخ محجوب ہیں۔ اخ ع، علی الخ کے ہوتے ہوئے عم ع، علی محجوب ہیں۔

مــــ

ابن	اب
عصبہ	سدس

مــــ

جد	ابن الابن
سدس	عصبہ

مــــ

اب	اخ ع
عصبہ	م

مــــ

جد	اخ عل
عصبہ	م

مــــ

اب الجد	ابن الاخ ع
عصبہ	م

مــــ

اخ ع	عم ع
عصبہ	م

مــــ

اخ عل	عم عل
عصبہ	م

پھر ہر قسم میں اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد محجوب ہے۔

مــــ

ابن	ابن الابن
عصبہ	م

مــــ

اب	جد
عصبہ	م

مــــ

اخ ع	ابن الاخ ع
عصبہ	م

مــــ

عم عل	ابن العم عل
عصبہ	م

پھر قوی کی وجہ سے ضعیف محجوب ہے۔قال رسول اللہ ﷺ ان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات۔

مــــ

اخ ع	اخ عل
عصبہ	م

مــــ

ابن الاخ ع	ابن الاخ عل
عصبہ	م

مــــ

عم ع	عم عل
عصبہ	م

مــــ

ابن العم ع	ابن العم عل
عصبہ	م

عصبات کا حکم

عصبہ بنفسہ کے ساتھ ذوی الفروض ہوں، تو جو ذوی الفروض سے بچے وہ عصبات لیں گے اگر اکیلے عصبات ہوں تو کل جائداد کے علی وجہ العصوبۃ مالک ہوں گے۔

مسئلہ ۶
ابن — عصبہ ۵
اب — سدس ۱

مسئلہ ۶
ابن الابن — عصبہ ۵
جد — سدس ۱

مسئلہ ۱
اب — عصبہ ۱
جد — م

مسئلہ ۱
جد — عصبہ ۱
اب الجد — م

مسئلہ ۳
اخ ع، اخ ع، اخ ع — عصبہ ۱ ۱ ۱

مسئلہ ۲
ابن الاخ عل، ابن الاخ عل — عصبہ ۱ ۱

مسئلہ ۱
اخ ع — عصبہ ۱
اخ عل — م

مسئلہ ۳
عم ع، عم ع، عم ع — عصبہ ۱ ۱ ۱

مسئلہ ۲
عم عل، عم عل — عصبہ ۱ ۱
ابن العم ع — م

مسئلہ ۱۵
ابناء العم عل ۱۵ — عصبہ ۱۵ فی کوا

فائدہ: اگر میت کے عصبہ بنفسہ کے ان چار قسم میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو، تو پھر میت کے باپ کے چچا کی طرف یہ حکم منتقل ہوگا۔ یعنی اب المیت کی طرف ثم ینتقل هذا الحكم الى ابناء عم اب الميت ثم الى اعمام جد الميت ثم الى ابناء اعمام جد الميت هكذا الى آخره پھر ان میں قرب، بُعد، قوت اور ضعف کا بھی لحاظ ہوگا۔

مسئلہ ۱
عم اب المیت ع — عصبہ ۱

مسئلہ ۱
عم اب المیت ع — عصبہ ۱
عم اب المیت عل — م

مسئلہ ۱
عم اب المیت ع — عصبہ ۱
ابن عم اب المیت ع — م

مسئلہ ۱
ابن عم اب المیت ع — عصبہ ۱
ابن عم اب المیت عل — م

مسئلہ ۱
ابن عم اب المیت ع — عصبہ ۱
ابن ابن عم اب المیت ع — م

مسئلہ ۵
اعمام جد المیت ع ۵ — عصبہ ۵

مسئلہ ۲
عم جد المیت ع ۲ — عصبہ ۲
عم جد المیت عل — م

مسئلہ ۱
عم جد المیت عل — عصبہ ۱
ابن عم جد المیت ع — م

مسئلہ ۱
ابن عم جد المیت ع — عصبہ ۱
ابن عم جد المیت عل — م

الخ

ذوی الفروض اور عصبات کے مجموعہ احوال کا بیان

وارث	احوال	وارث	احوال
ابن	عصبہ	ابن الابن الخ	عصبہ،م
اب	عصبہ،سدس،سدس وعصبہ	جد	م،عصبہ،سدس،سدس وعصبہ
اخ ع. عل	عصبہ،م	ابن الاخ ع.عل	عصبہ،م
عم ع. عل	عصبہ،م	ابن العم ع. عل	عصبہ،م
عم اب المیت	عصبہ،م	ابن عم المیت	عصبہ،م
عم جد الیمت	عصبہ،م	ابن عم جد المیت	عصبہ،م
اخ خ . اخت خ	سدس،ثلث،م	زوج	نصف،ربع
زوجہ	ربع،ثمن	بنت	نصف،ثلثان،عصبہ
بنت الابن الخ	نصف،ثلثان،سدس عصبہ،م	اخت ع	نصف،ثلثان،عصبہ،م
اخت عل	نصف،ثلثان،سدس،عصبہ،م	ام	سدس،ثلث،ثلث باقی
جدہ صحیحہ	سدس،م		

فائدہ: اگر ورثاء سب کے سب عصبات ہوں،تو مسئلہ ان کے عدد رؤس سے بنے گا۔

مسئلہ ۴				مسئلہ ۵					مسئلہ ۱۰
ابن	ابن	ابن	ابن	اخ ع	اخ ع	اخ ع	اخ ع	اخ ع	اعمام ع ۱۰
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰

اگر ورثہ سب کے سب ذوی الفروض ہوں یا بعض ورثہ ذوی الفروض ہوں اور بعض عصبہ ہوں تو پھر مسئلہ ذوی الفروض کے مخارج السہام کے حاصل ذواضعاف اقل سے بنے گا۔

فروض کے مخارج کا بیان

نصف کا مخرج ''دو'' ہے۔ ربع کا ''چار''۔ ثمن کا ''آٹھ''۔ ثلث کا ''تین''۔ ثلثان کا بھی ''تین''۔ ثلث باقی کا بھی ''تین'' اور سدس کا ''چھ'' ہے۔ اور عصبہ کا مخرج کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ بنانے کا طریقہ

مخارج السہام کا جو حاصل ذو اضعاف اقل نکلے، وہی ورثہ کا مسئلہ ہے۔

اور مخارج السہام کے حاصل ذو اضعاف اقل نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو عدد سہام کے تمامی مخارج کو یا کم سے کم دو مخارج کو فنا کرے، اس کو مخارج کے بائیں جانب یوں لکھا جائے مثلاً ثمن، نصف اور سدس کے مخارج [۸-۲-۶ | ۲] کو ''دو'' کا عدد فنا کرتا ہے۔ پھر وہ عدد مفنی جن مخارج کو جتنی بار فنا کرے، ان کے وفقوں کو مخارج کے نیچے لکھا جائے مثلاً ''دو'' کا عدد چھ کو ''تین بار''، ''دو'' کو ''ایک بار''، ''آٹھ'' کو ''چار'' بار فنا کرتا ہے [۸-۲-۶ / ۴-۱-۳ | ۲]

پھر پہلے مخرج آٹھ کے وفق چار کو، تیسرے مخرج کے وفق تین کے ساتھ ضرب دی جائے، حاصل ضرب یعنی بارہ کو عدد مفنی یعنی دو کے ساتھ ضرب کی جائے، حاصل ضرب چوبیس یہ مسئلہ ہوگا۔

مثلاً زید فوت ہو کر ایک بیوی، ایک لڑکی، ماں اور ایک بھائی عینی چھوڑ گیا ہے۔ چونکہ اس صورت میں مسئلہ چوبیس سے ہے اور چوبیس کا ثمن تین ہے، اس کا نصف بارہ ہے، سدس چار ہے، تو کل جائداد کو چوبیس حصص پر منقسم کر کے تین حصے اس کی بیوی کو، بارہ حصے اس کی لڑکی کو اور چار حصے اس کی ماں کو ملیں گے اور باقی ماندہ پانچ حصے اس کے بھائی کو بحیثیت عصوبت ملیں گے۔

مسئلہ ۲۴

زوجہ	بنت	ام	اخ ع
۳	۱۲	۴	۵
ثمن	نصف	سدس	عصبہ

اور جن مخارج کو عدد مفنی فنا نہ کرے، ان مخارج کے عدد کو نیچے پورا اتارا جائے۔ باقی عمل مثل اول کے ہے۔

مسئلہ ۲۴

زوجہ	بنات ۸	ام	عم
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳	۱۶	۴	۱

۴×۳×۲=۲۴

۲۴

۲	۸-۳-۶
۳	۴-۳-۳
	۴-۱-۱

اور اگر مخارج کو کوئی عدد فنا نہ کرے تو پھر صرف ضرب سے کام لیا جاوے۔

مسئلہ ١٢

زوج	بنات ٨	عم
ربع	ثلثان	عصبہ
٣	٨	١

٤×٣=١٢

ربع ـ ثلثان
٤ - ٣

امثلہ مخارج المسائل باعتبار احاد و مثنی و ثلث و اختلاط و حاصل ذواضعاف اقل۔

(١) مثال احاد اُحاد۔

مسئلہ ٢

بنت	اخ ع
نصف	عصبہ
١	١

مسئلہ ٤

زوج	ابن
ربع	عصبہ
١	٣

مسئلہ ٨

زوجہ	ابن
ثمن	عصبہ
١	٧

مسئلہ ٣

ام	اخ ع
ثلث	عصبہ
١	٢

مسئلہ ٣

بنت ٢	عم
ثلثان	عصبہ
٢	١

مسئلہ ٦

اب	ابن
سدس	عصبہ
١	٥

(٢) مثال مثنی وھو من نوع واحد۔

مسئلہ ٦

ام	اخت خ ٢
سدس	ثلث
١	٢

٦ / ٣ | ٣-٦ / ١-٢

مسئلہ ٦

ام	اخت ع ٢
سدس	ثلثان
١	٤

٦ / ٣ | ٣-٦ / ١-٢

مسئلہ ٣

اخت خ ٢	اخت ع ٢
ثلث	ثلثان
١	٢

٣ | ٣-٣ / ١-١

مسئلہ ٤

زوج	بنت
ربع	نصف
١	٢

٤ / ٢ | ٢-٤ / ١-٢

مسئلہ ٨

زوجہ	بنت
ثمن	نصف
١	٤

٨ / ٢ | ٢-٨ / ١-٤

(٣) مثال ثلث وهو من نوع واحد۔

مسئلہ ٦ عول ٧

ام	اخت خ٢	اخت ع٤
سدس	ثلث	ثلثان
١	٢	٤

٦ — ٣ | ٣-٣-٦ — | ١-١-٢

(٤) مثال اختلاط النصف بكل الثاني او ببعضه۔

مسئلہ ٦ عول ١٠

زوج	ام	اخت خ٢	اخت ع٤
نصف	سدس	ثلث	ثلثان
٣	١	٢	٤

٦ — ٣ | ٣-٣-٦-٢ — ٢ | ١-١-٢-٢ — | ١-١-١-١

مسئلہ ٦

بنت	ام
نصف	سدس
٣	١

٦ — ٢ | ٦-٢ — | ٣-١

مسئلہ ٦

زوج	اخت خ٢
نصف	ثلث
٣	٢

٦ — | ٣-٢

مسئلہ ٦ عول ٨

زوج	اخت ع٢	ام
نصف	ثلثان	سدس
٣	٤	١

٦ — ٣ | ٦-٣-٢ — ٢ | ٢-١-٢ — | ١-١-١

مسئلہ ٦

زوج	اخت خ٢	ام
نصف	ثلث	سدس
٣	٢	١

٦ — ٢ | ٦-٣-٢ — ٣ | ٣-٣-١ — | ١-١-١

(٥) مثال اختلاط الربع بكل الثاني او ببعضه۔

مسئلہ ١٢ عول ١٧

زوجہ	اخت خ٢	اخت ع٤	ام
ربع	ثلث	ثلثان	سدس
٣	٤	٨	٢

١٢ — ٢ | ٦-٣-٣-٤ — ٣ | ٣-٣-٣-٢ — | ١-١-١-٢

مسئلہ ١٢

زوج	بنت٢
ربع	ثلثان
٣	٨

١٢ — | ٣-٤

مسئلہ ١٢

زوجہ	ام
ربع	ثلث
٣	٤

١٢ — | ٣-٤

مسئلہ ١٢

زوجہ	اخت خ
ربع	سدس
٣	٢

١٢ — ٢ | ٦-٤ — | ٣-٢

مسئلہ ١٢

زوجہ	ام	اخت خ٢
ربع	سدس	ثلث
٣	٢	٤

١٢ — ٢ | ٦-٤-٣ — ٣ | ٣-٢-٣ — | ١-٢-١

مسئلہ ١٢ عول ١٣

زوجہ	ام	اخت ع٢
ربع	سدس	ثلثان
٣	٢	٨

١٢ — ٣ | ٣-٦-٤ — ٢ | ١-٢-٤ — | ١-١-٢

مسئلہ ١٢ عول ١٥

زوجہ	اخت خ٢	اخت ع٤
ربع	ثلث	ثلثان
٣	٤	٨

١٢ — ٣ | ٣-٣-٤ — | ١-١-٤

(۶) مثال اختلاط الثمن بکل الثانی او ببعضہ۔

مسئلہ ۲۴ عول ۳۱ — علی رأی ابن مسعودؓ

زوجہ	ابن قاتل	ام	اخت خ ۲	اخت ع ۲
ثمن	محروم	سدس	ثلث	ثلثان
۳		۴	۸	۱۶

۲۴ / ۳ | ۳-۳-۶-۸ / ۲ | ۱-۱-۲-۸ / ۱-۱-۱-۴

مسئلہ ۲۴ ۸ رد ۴۰ — علی رأی ابن مسعودؓ ۶

زوجہ	ابن قاتل	ام	اخت ع ۲
ثمن	محروم	سدس	ثلثان
۳		۴	۱۶
بعدالرد			
۱/۵	—	۱/۷	۴/۲۸

۲۴ / ۳ | ۳-۶-۸ / ۲ | ۱-۲-۸ / ۱-۱-۴

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ — علی رأی ابن مسعودؓ

زوجہ	ابن قاتل	اخت خ ۲	اخت ع ۲
ثمن	محروم	ثلث	ثلثان
۳		۸	۱۶

۲۴ / ۳ | ۳-۳-۸ / ۱-۱-۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القاتل لا یرث۔

مسئلہ ۲۴ ۸ رد ۴۰ ۶

زوجہ	ام	بنت ۲
ثمن	سدس	ثلثان
۳	۴	۱۶
۱/۵	۱/۷	۴/۲۸

۲۴ / ۳ | ۳-۶-۸ / ۲ | ۱-۲-۸ / ۱-۱-۴

مسئلہ ۲۴ ۸

زوجہ	بنت ۲
ثمن	ثلثان
۳	۱۶
۱	۷

۲۴ | ۳-۸

مسئلہ ۲۴

زوجہ	ام	ابن
ثمن	سدس	عصبہ
۳	۴	۱۷

۲۴ / ۲ | ۶-۸ / ۳-۴

مسئلہ ۲۴ ۸ — علی رأی ابن مسعودؓ

زوجہ	ابن رقیق	اخت خ ۲
ثمن	محروم	ثلث
۳		۸
۱		۷

عول اور رد کا بیان

ورثہ کے سہام مسئلہ کے ساتھ برابر ہوں گے، یا زیادہ، یا کم، اگر برابر ہوں تو فبہا۔ اگر زیادہ ہوں تو اس کو عول کہتے ہیں۔ پھر مسئلہ عول سے بنے گا۔

جاننا چاہئے کہ تمامی مسائل باعتبار فرضیت کے سات قسم ہیں۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔
ایک وہ کہ اس کا عول کبھی نہیں ہوتا۔ وہ چار قسمیں ہیں۔ (۱) دو (۲) تین (۳) چار (۴) آٹھ

مسئلہ ۲

زوج	اخت ع
نصف	نصف
۱	۱

مسئلہ ۳

اخت خ ۲	اخت ع ۲
ثلث	ثلثان
۱	۲

مسئلہ ۴

زوجہ	اب	ام
ربع	عصبہ	ثلث باقی
۱	۲	۱

مسئلہ ۸

زوجہ	بنت	اخ ع
ثمن	نصف	عصبہ
۱	۴	۳

دوسرا یہ کہ کبھی اس کا عول ہوتا ہے۔ تو وہ تین قسم ہیں۔ (۱) چھ (۲) بارہ (۳) چوبیس۔

چھ کا عول دس تک جاتا ہے وترا وشفعا۔

مسئلہ ۶ عول ۷

زوج	اخت ع ۲
نصف	ثلثان
۳	۴

مسئلہ ۶ عول ۸

زوج	اخت ع ۲	ام
نصف	ثلثان	سدس
۳	۴	۱

مسئلہ ۶ عول ۹

زوج	اخت ع ۲	اخت خ ۲
نصف	ثلثان	ثلث
۳	۴	۲

مسئلہ ۶ عول ۱۰

زوج	اخت ع ۲	اخت خ ۲	ام
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۴	۲	۱

بارہ کا عول سترہ تک جاتا ہے وترا۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوجہ	اخت ع ۲	اخت خ
ربع	ثلثان	سدس
۳	۸	۲

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

زوجہ	اخت ع ۲	اخت خ ۲
ربع	ثلثان	ثلث
۳	۸	۴

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

زوجہ	اخت ع ۲	اخت خ ۲	ام
ربع	ثلثان	ثلث	سدس
۳	۸	۴	۲

چوبیس کا عول صرف ستائیس ہوتا ہے اور عند ابن مسعود رضی اللہ عنہ اکتیس تک جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

زوجہ	بنت ۲	اب	ام
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
۳	۱۶	۴	۴

مسئلہ ۲۴ عول ۳۱ — عند ابن مسعودؓ

زوجہ	ابن قاتل	ام	اخت خ ۲	اخت ع ۲
ثمن	محروم	سدس	ثلث	ثلثان
۳		۴	۸	۱۶

اور اگر سہام مسئلہ سے کم ہو جائیں یعنی مسئلہ کی تقسیم کے بعد سہام بچے پڑے ہوں، تو اس کو رد کہتے ہیں۔

رد کی چار صورتیں ہیں۔ وجہ حصر یہ ہے کہ ورثہ متحدۃ الجنس ہوں گے یا مختلفۃ الجنس؟ پھر ہر ایک کے ساتھ احد الزوجین میں سے کوئی ہوگا یا نہ؟

اگر ورثہ صرف متحدۃ الجنس ہوں تو مسئلہ عدد روس سے بنے گا۔

مسئلہ ۳ رد ۲

بنت	بنت
۱	۱

مسئلہ ۳ رد ۳

اخت ع	اخت ع	اخت ع
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ رد ۴

اخت خ	اخت خ	اخت خ	اخت خ
۱	۱	۱	۱

مسئلہ ۶ رد ۵

جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	جدہ
۱	۱	۱	۱	۱

مسئلہ ۳ رد ۴

بنت الابن	بنت الابن	بنت الابن	بنت الابن
۱	۱	۱	۱

اور اگر ورثہ صرف مختلفۃ الجنس ہوں تو مسئلہ مجموع سہام سے بنے گا۔

مسئلہ ۶ رد ۴

بنت	بنت الابن
۳	۱

مسئلہ ۶ رد ۴

اخت ع	اخت عل
۳	۱

مسئلہ ۶ رد ۴

بنت	ام
۳	۱

مسئلہ ۶ رد ۳

اخت خ ۲	جدہ
۲	۱

مسئلہ ۶ رد ۲

اخت خ	جدہ
۱	۱

مسئلہ ۶ رد ۵

بنت ۲	ام
۴	۱

مسئلہ ۶ رد ۵

اخت ع	اخت عل	اخت خ
۳	۱	۱

اوراگر ورثہ متحدۃ الجنس کے ساتھ احدالزوجین میں سے کوئی ہو، تو پھر مسئلہ احدالزوجین کے مخرج السہم سے بنا کر احدالزوجین کو اپنے مسئلہ سے سہم دیکر، باقی متحدۃ الجنس کو دیا جائے۔

مسئلہ ۱۲ رد ۴

زوج	بنات ۳
۱	۳

مسئلہ ۱۲ رد ۴

زوج	بنات ۲
۱	۳

مسئلہ ۲۴ رد ۸

زوجہ	بنت الابن ۲
۱	۷

مسئلہ ۱۲ رد ۴

زوجہ	اخوات ع ۳
۱	۳

مسئلہ ۶ رد ۲

زوج	جدہ
۱	۱

اوراگر ورثہ مختلفۃ الجنس کے ساتھ احدالزوجین میں سے کوئی ہو، تو احدالزوجین کا مسئلہ جدا بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہم دیا جائے، اور مختلفۃ الجنس کا مسئلہ جدا بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہام دیے جاویں۔

پھر مختلفۃ الجنس کے مجموع سہام کو احدالزوجین کے سہم اور احدالزوجین کے مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجاوے۔ (حاصل ضرب مسئلہ احدالزوجین یہ سب کا مسئلہ ہوگا۔) اور مابقی بعد سہم احدالزوجین من مسئلۃ احدالزوجین کو مختلفۃ الجنس کے سہام کے ساتھ ضرب دیجاوے۔ مثلاً زید فوت ہو کر ایک بیوی رقیہ، ایک بہن عینی خالدہ اور ایک جدہ زینب چھوڑ گیا ہے۔ تو مسئلہ بارہ سے بن کر رقیہ کو تین، خالدہ کو چھ اور زینب کو دو حصے آتے ہیں، مگر مسئلہ بارہ سے ایک سہم بچ جاتا ہے تو رد ہوا اور یہ رد کی چوتھی صورت ہے۔

پھر اس کا عمل یوں کیا جائے گا کہ زوجہ رقیہ کا اپنا مسئلہ چار سے بنا کر رقیہ کو ایک حصہ دیا جائے اور مختلفۃ الجنس بہن یعنی خالدہ اور جدہ زینب کا اپنا مسئلہ چھ سے بنا کر خالدہ کو چھ حصے سے تین حصے، زینب کو ایک حصہ دیا جائے۔ پھر خالدہ کے سہم تین کو زینب کے سہم ایک کے ساتھ ملا کر کل چار کو جوان کا مجموعہ سہام کا ہے رقیہ کے سہم ایک کے ساتھ ضرب دیجائے تو اس کا سہم چار ہو جائے گا اور رقیہ کے مسئلہ چار کے ساتھ بھی ضرب دیجائے تو مسئلہ سولہ ہو جائے گا۔

اب یہ سولہ ان سب ورثہ کا مسئلہ ہو گیا اور رقیہ کا مسئلہ چار کا جو ماقی تھا یعنی تین تو اس تین کو خالدہ کے تین سہم کے ساتھ ضرب دیجائے تو خالدہ کا سہم نو ہو جائے گا۔ اسی طرح اس تین کو زینب کے سہم ''ایک'' کے ساتھ ضرب دیجاوے تو زینب کا سہم تین ہو جائے گا۔ تو گویا کہ مسئلہ سولہ سے چار رقیہ کو، نو خالدہ کو اور تین زینب کو دیئے جاویں گے۔

مسئلہ ۱۲ د ۴ ص ۱۶ — مسئلہ ۶

زوجہ	اخت ع	جدہ
رقیہ	خالدہ	زینب
۳	۶	۲
۱/۴	۳/۹	۱/۳

مسئلہ ۱۲ د ۴ ص ۱۶ — مسئلہ ۶

زوج	بنت	بنت الابن
۱/۴	۳/۹	۱/۳

مسئلہ ۱۲ د ۳ ص ۱۲ — مسئلہ ۶

زوجہ	جدات	اخت ع ۲
۱/۳	۱/۳	۲/۶

مسئلہ ۲۴ د ۸ ص ۴۰ — مسئلہ ۶

زوجہ	بنات ۲	جدہ
۱/۵	۴/۲۸	۱/۷

دو عددوں کے درمیان نسبتوں کا بیان

دو عدد برابر ہوں گے یا کم و بیش؟ اگر برابر ہوں تو ان کے درمیان نسبت تماثل کی ہے جیسے دو، دو۔ دس، دس اور سو، سو۔ اگر برابر نہ ہوں بلکہ ایک اقل ہو دوسرا اکثر، اگر اقل اکثر کو فنا کرے تو ان کے درمیان نسبت تداخل کی ہے۔ جیسے چار اور سولہ، چار سولہ کو چار بار فنا کرتا ہے تو اس کا وفق چار نکلا۔ اور اگر اقل اکثر کو فنا نہ کرے، بلکہ ان دونوں کو تیسرا عدد فنا کرے تو ان کے درمیان نسبت توافق کی ہوگی۔ جیسے چھ اور چودہ، ان دونوں کو تیسرا عدد یعنی ''دو'' فنا کرتا ہے، چھ کو تین بار اور چودہ کو سات بار فنا کرتا ہے، تو چھ کا

وفق تین نکلا اور چودہ کا وفق سات نکلا۔ اور اگر ان دونوں کو تیسرا عدد بھی فنا نہ کرے تو ان کے درمیان نسبت تباین کی ہے جیسے دو اور سات۔

طریقہ معرفت تداخل، توافق، تباین

اکثر عدد اقل پر بلا کسر تقسیم ہو گا یا نہ؟ اگر تقسیم ہو جائے تو نسبت تداخل کی ہے۔ اگر اکثر اقل پر تقسیم نہ ہو سکے، بلکہ دونوں عدد ایک تیسرے عدد پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں، تو ان کے درمیان نسبت توافق کی ہے اور اگر یہ دونوں تیسرے عدد پر بھی بلا کسر تقسیم نہ ہو سکیں تو ان کے درمیان نسبت تبائن کی ہے۔

تبائن

۶ | ۲۳ | ۳
۱۸
۵ | ۶ | ۱
۵

تداخل

۴ | ۱۶ | ۴
۱۶

توافق

۶ | ۱۴ | ۲
۱۲
۲ | ۶ | ۳
۶

تبائن

۲ | ۷ | ۳
۶
۱

تداخل

۸ | ۴۰ | ۵
۴۰

توافق

۸ | ۳۶ | ۴
۳۲
۴ | ۸ | ۲
۸

تصحیح کا بیان

اگر سہام کی ورثہ پر کسر ہو، یعنی صحیح تقسیم نہ ہو سکے تو صحیح تقسیم کا ایک طریقہ ہے جس کو تصحیح کہتے ہیں۔

دیکھا جائے کسر ایک طائفہ میں ہے یا ایک سے زائد میں؟ اگر ایک طائفہ میں ہو تو طائفہ کے عدد رؤس اور ان کے سہام کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر نسبت تداخل کی ہو یعنی سہام عدد رؤس میں داخل ہوں تو عدد رؤس کے وفق کو تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجائے۔ اور اگر طائفہ کے عدد رؤس اور ان کے سہام کے درمیان نسبت توافق کی ہو تو عدد رؤس کے وفق کا تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجائے۔ اور اگر نسبت تبائن کی ہو تو پورے عدد رؤس کو تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے ان ضروب سے اعداد میں جو بسط ہو جائے گی اس سے صحیح تقسیم ہو جائے گی۔

تداخل

مسئلہ ٦ تصـ ١٢

اب	ام	بنات ٨
١/٢	١/٢	٤/٨

مسئلہ ٢٤ تصـ ٤٨

زوجہ	بنات ٣٢	عم
٣/٦	١٦/٣٢	٥/١٠

توافق

مسئلہ ٦ تصـ ١٨

اب	بنات ٦
٢/٦	٤/١٢

مسئلہ ٦ تصـ ٣٠

اب	ام	بنات ١٠
١/٥	١/٥	٤/٢٠

تبائن

مسئلہ ٦ تصـ ١٨

اب	بنات ٣
٢/٦	٤/١٢

مسئلہ ١٢ رد ٤ تصـ ٢٠

زوج	بنات ٥
١/٥	٣/١٥

اور اگر طائفہ کے عدد رؤس اور اس کے سہام کے درمیان نسبت تماثل کی ہو یا عدد رؤس داخل ہوں سہام میں، تو صحیح تقسیم ہو جائیگی فلا حاجة الی الضرب۔

تماثل

مسئلہ ۶

اب	ام	بنات ۴
۱	۱	۴

تداخل عدد رؤس کا

مسئلہ ۶

اب	ام	بنات ۲
۱	۱	۴

اور اگر کسر ایک سے زائد طائفوں میں ہو، تو ان تمام طائفوں کے عدد رؤس کا ذواضعاف اقل نکالا جاوے، جو عدد حاصل ذواضعاف اقل نکلے اسی عدد کو تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجائے۔ حاصل ضربوں سے جو بسط ہوگی اس سے صحیح تقسیم ہو جائے گی پھر ہر طائفہ کے سہام کو اسی طائفہ کے عدد رؤس پر تقسیم کیا جاوے حاصل تقسیم اسی طائفہ کے فی عدد کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۲ تصـ ۱۴۴

زوجات ۴	جدات ۳	اعمام ۱۲
$\frac{۳}{۳۶}$	$\frac{۲}{۲۴}$	$\frac{۷}{۸۴}$
فی کو ۹	فی کو ۸	فی کو ۷

۱۲

۳	۱۲-۳-۴
۴	۴-۱-۴
	۱-۱-۱

۴×۳=۱۲

مسئلہ ۲۴ تصـ ۹۶۰

زوجات ۳	بنات ۲۰	جدات ۸	اعمام ۵
$\frac{۳}{۱۲۰}$	$\frac{۱۶}{۶۴۰}$	$\frac{۴}{۱۶۰}$	$\frac{۱}{۴۰}$
فی کو ۴۰	فی کو ۳۲	فی کو ۲۰	فی کو ۸

۴۰

۵	۵-۸-۲۰
۴	۱-۸-۴
	۱-۲-۱

۲×۴×۵=۴۰

مسئلہ ۲۴ تصـ ۴۳۲۰

زوجات ۴	بنات ۱۸	جدات ۱۵	اعمام ۶
$\frac{۳}{۵۴۰}$	$\frac{۱۶}{۲۸۸۰}$	$\frac{۴}{۷۲۰}$	$\frac{۱}{۱۸۰}$
فی کو ۱۳۵	فی کو ۱۶۰	فی کو ۴۸	فی کو ۳۰

۱۸۰

۳	۶-۱۵-۱۸-۴
۲	۲-۵-۶-۴
۵	۱-۵-۳-۲
۳	۱-۱-۳-۲
	۱-۱-۱-۲

۲×۳×۵×۲×۳=۱۸۰

مناسخه کا بیان

مناسخہ اس کو کہتے ہیں کہ بعض ورثہ کا حصہ بسبب اس کی موت قبل القسمۃ کے اس کے ورثہ کی طرف منتقل ہو جائے۔

مناسخہ کا اصل یہ ہے کہ میت اول کے ورثہ کا مسئلہ بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہام دیئے جائیں۔

پھر میت ثانی کے ورثہ کا مسئلہ بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہام دیئے جائیں۔

پھر میت ثانی کے مسئلہ اور اس کے مافی الید کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر نسبت توافق کی ہو تو مافی الید کے وفق کو میت ثانی کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دیجاوے اور میت ثانی کے مسئلہ کے وفق کو میت اول کے ورثہ احیاء کے سہام کے ساتھ اور اس کے مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجاوے۔ حاصل ضرب مسئلہ اول دونوں میتوں کے ورثہ کا مسئلہ ہوگا اور حاصل ضرب سہام ہر ایک ورثہ کا مسئلہ اول سے سہم ہوگا۔

مثلاً زید فوت ہو کر ایک بیوی حلیمہ، باپ عمر، ماں رحیمہ اور ایک لڑکی کریمہ چھوڑ گیا ہے۔ بعدہ قبل از تقسیم شرعی کریمہ فوت ہو کر ایک لڑکی رقیہ، دو لڑکے خالد اور عبد اللہ، جد عمر، ماں حلیمہ اور ام الاب رحیمہ چھوڑ گئی ہے۔

مسئلہ اول چوبیس سے ہے، اس سے حلیمہ کو تین، عمر کو پانچ، رحیمہ کو چار اور کریمہ کو بارہ حصے ملیں گے۔

مسئلہ ثانی تمیں سے ہے اس سے رقیہ کو چار، خالد کو آٹھ، عبد اللہ کو آٹھ، عمر کو پانچ اور حلیمہ کو پانچ حصے ملیں گے۔ رحیمہ محجوبہ ہوگی۔

میت ثانی کا مسئلہ تمیں اور اس کے مافی الید بارہ کے درمیان نسبت توافق کی ہے۔ چھ والا عدد دونوں کو فنا کرتا ہے۔ مافی الید کا وفق "دو" ہے، مسئلہ ثانی کا وفق پانچ ہے۔ اسی دو وفق کو رقیہ کے سہم چار

کے ساتھ ضرب دیجائے تو رقیہ کا سہم آٹھ ہو جائے گا۔ اسی طرح خالد، عبداللہ، عمر اور حلیمہ کے سہام کو دو کے ساتھ ضرب دیجائے گی، اور مسئلہ ثانی کے وفق پانچ کو میت اول کے ورثہ احیاء کے سہام اور مسئلہ اول کے ساتھ ضرب دیجائے، حاصل ضرب مسئلہ اول ایک سو بیس ان دونوں میتوں کے ورثہ کا مسئلہ بن گیا۔ اس مبلغ ایک سو بیس کو ورثہ احیاء کے درمیان بایں طور پر تقسیم کیا جاویگا کہ حلیمہ کو پچیس ملیں گے، پندرہ میت اول سے اور دس میت ثانی سے۔ عمر کو پینتیس ملیں گے، پچیس میت اول سے اور دس میت ثانی سے۔ رحیمہ کو بیس صرف میت اول سے ملیں گے۔ رقیہ کو آٹھ، خالد کو سولہ اور عبداللہ کو سولہ صرف میت ثانی سے ملیں گے۔

زید

(۱) مسئلہ ۲۴ تہ ۱۲۰

زوجہ	اب	ام	بنت
حلیمہ	عمر	رحیمہ	کریمہ
۳ / ۱۵	۵ / ۲۵	۴ / ۲۰	۱۲

و ق ۵ — توافق — و ق ۲ — مف ۱۲ کریمہ

(۲) مسئلہ ۶ تہ ۳۰ — ۴ / ۲۰

بنت	ابن	ابن	جد	ام	ام الاب
رقیہ	خالد	عبداللہ	عمر	حلیمہ	رحیمہ
۴ / ۸	۸ / ۱۶	۸ / ۱۶	۱ / ۵ / ۱۰	۱ / ۵ / ۱۰	م

الاحیاء — المبلغ ۱۲۰

حلیمہ	عمر	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ
۲۵	۳۵	۲۰	۸	۱۶	۱۶

اور اگر مسئلہ ثانی اور مافی الید کے درمیان نسبت تبائن کی ہو تو پورے مافی الید کو میت ثانی کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دیجائے اور پورے مسئلہ ثانی کو میت اول کے ورثہ احیاء کے سہام اور مسئلہ اول کے ساتھ ضرب دیجائے۔ باقی حال مثل اول کے ہے۔

(۱) مسئلہ ۱۲ ۴ ۸ ۲۷

بنت	۳/۶	بنت	زوج
زینب		خالدہ	بکر
۳/۲۷		۳/۲۷	۱/۴

(۲) مسئلہ ۳ ۹ — تبائن

بکر مف ۲				
اخ ع	۱/۳	اخت ع	بنت	بنت
عمر		رقیہ	زینب	خالدہ
۲/۴		۱/۲	۱/۳/۲	۱/۳/۲

الاحیاء المبلغ (۷۲)

عمر	رقیہ	زینب	خالدہ
۴	۲	۳۳	۳۳

اور اگر مسئلہ ثانی و مافی الید کے درمیان نسبت تداخل کی ہو یعنی اگر مسئلہ داخل ہو مافی الید میں تو ما فی الید کے وفق کو صرف میت ثانی کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دیجائیگی۔ پس بس باقی عمل مثل اول کے ہے۔

(۱) مسئلہ ۱۲ ۴۸

اب	ابن	۷/۲۸	بنت	بنت	زوج
عمر	خالد		خالدہ	رقیہ	بکر
۲/۸	۱۴		۷	۷	۳/۱۲

(۲) مسئلہ ۴ — تداخل — وفق ۳ — بکر مف ۱۲

ابن	بنت	بنت
خالد	خالدہ	رقیہ
۲/۲	۱/۴	۱/۴

الاحیاء المبلغ (۴۸)

عمر	خالد	خالدہ	رقیہ
۸	۲۰	۱۰	۱۰

اور اگر مافی الید داخل ہو مسئلہ ثانی میں، تو مسئلہ ثانی کے وفق کو صرف میت اول کے ورثاء احیاء کے سہام اور مسئلہ اول کے ساتھ ضرب دیجائے گی پس بس باقی عمل مثل اول کے ہے۔

(۱) میت — مسئلہ ۴ ۳ تصح ۱۲ تصح ۱۲۸

زوج	بنت	بنت الابن
بکر	خالدہ	رقیہ
۱	۳	۱
۴	۹	۳
	۷۲	۲۴

مف ۴ بکر ۶

(۲) میت — مسئلہ ۲۴ ۸۱ تصح ۳۲ — وفق ۸ — تداخل

زوجہ	بنت	بنت الابن
ہندہ	خالدہ	رقیہ
۱	۳	۱
۴	۲۱	۷

المبلغ ۱۲۸

الاحیاء		
خالدہ	رقیہ	ہندہ
۹۳	۳۱	۴

اور اگر نسبت تماثل کی ہو تو ضرب کا کوئی عمل نہیں کیا جاوے گا۔

(۱) میت — مسئلہ ۱۲ ۳ تصح ۱۶

زوج	بنت	ام
عبداللہ	کلثوم	زینب
۱	۳	۱
۴	۹	۳

مف ۴ عبداللہ

(۲) میت — مسئلہ ۳ ۴

بنت	بنت	بنت	بنت
کلثوم	رقیہ	خالدہ	ہندہ
۱	۱	۱	۱

المبلغ ۱۶

الاحیاء				
کلثوم	زینب	رقیہ	خالدہ	ہندہ
۱۰	۳	۱	۱	۱

مزید امثلہ

(۱) مسئلہ ۱۲ عولہ ۱۵ بہ ۹۰۰

زوج	بنت	بنت	اب	ام	ام الاب	اخوات ع
خالد	زینب	رقیہ	بکر	ہندہ	سلمٰی	فاطمہ
۳/۱۸۰	۴/۲۴۰	۴/۲۴۰	۲	۲/۱۲۰	م	م

(۲) مسئلہ ۲۴ الی ۸ بہ ۴۰ بہ ۱۲۰ — وفق ۶ — تداخل — مف ۲ بکر

زوجہ	بنت	بنت	۴/۲۸/۸۴	بنت	ام	بنت البنت	بنت البنت
ہندہ	کلثوم	عائشہ		خالدہ	سلمٰی	زینب	رقیہ
۱/۵/۱۵	۲۸	۲۸		۲۸	۱/۷/۲۱	م	م

الاحیاء — المبلغ (۹۰۰)

خالد	زینب	رقیہ	ہندہ	کلثوم	عائشہ	خالدہ	سلمٰی
۱۸۰	۲۴۰	۲۴۰	۱۳۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۱

(۱) مسئلہ ۸ بہ ۴۰ بہ ۱۴۴۰

زوجہ	ابن	بنت	بنت	۷/۳۵	بنت
منو	علی بخش	چنن	پارو		سونن
۱/۵/۱۸۰	۱۴/۵۰۴	۷/۲۵۲	۷/۲۵۲		۷

(۲) مسئلہ ۱۲ تص ۳۶ — تباین — مف ۷ سونن

زوج	ابن	۷/۲۱	بنت	ام	اخت ع	اخ ع	اخت عل
چھٹہ خان	واحد بخش		کرم	منو	چنن	علی بخش	پارو
۳/۹/۶۳	۱۴/۹۸		۷/۴۹	۲/۶/۴۲	م	م	م

الاحیاء — المبلغ (۱۴۴۰)

منو	علی بخش	چنن	پارو	چھٹہ خان	واحد بخش	کرم
۲۲۲	۵۰۴	۲۵۲	۲۵۲	۶۳	۹۸	۴۹

اور اگر تیسرا میت قبل القسمۃ مرجائے خواہ وہ میت اول کا وارث ہو یا میت ثانی کا تو پھر تیسرے میت کے ساتھ بھی وہی عمل کیا جائے گا جو دوسرے کے ساتھ کیا گیا تھا وھکذا الی آخرہ

(۱) مسئلہ ۸ تص ۴۰ مص ۱۴۴۰

زوجہ	ابن	۷/۳۵	بنت	بنت	بنت
منو	علی بخش		چنن	پارو	سونن
۱ / ۵ / ۱۸۰	۱۴ / ۵۰۴		۷ / ۲۵۲	۷ / ۲۵۲	۷

تبائن — مف ۷ سونن

(۲) مسئلہ ۱۲ تص ۳۶

زوج	ابن	۷/۲۱	بنت	ام	اخت ع	اخ ع	اخت عل
چھٹہ خان	واحد بخش		کرم	منو	چنن	علی بخش	پارو
۳ / ۹ / ۶۳	۱۴ / ۹۸		۷ / ۴۹	۲ / ۶ / ۴۲	م	م	م

تداخل — وفق ۲۱ — مف ۲۵۲ پارو

(۳) مسئلہ ۴ تص ۱۲

زوج	بنت	اخ عل	۱/۳	اخت عل
اللہ ڈتہ	شرم	علی بخش		چنن
۱ / ۳ / ۶۳	۲ / ۶ / ۱۲۶	۲ / ۴۲		۱ / ۲۱

المبلغ ۱۴۴۰ — الاحیاء

منو	علی بخش	چنن	چھٹہ خان	واحد بخش	کرم	اللہ ڈتہ	شرم
۲۲۲	۵۴۶	۲۷۳	۶۳	۹۸	۴۹	۶۳	۱۲۶

(۱) مسئلہ ۲ تص ۴ تص ۲۰ تص ۱۹۲۰

بنت				
عظیمہ	اخ ع بنو		اخ ع پلو	
۱/۲	۱	۱/۲	۱/۵	
۱۰/۹۶۰				

(۲) مسئلہ ۵

ابن	بنت	بنت	بنت	مف۱ بنو
غلام قادر	جندل	جنی	سچل	اخ ع پلو
۲/۱۹۲	۱/۹۶	۱/۹۶	۱/۹۶	م

(۳) مسئلہ ۸ تص ۹۶ — تباین — مف ۵ پلو

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن	۷/۸۴	بنت	بنت	بنت	بنت
رحمۃ	غلام حسین	اللہ بخش	واحد بخش	امام بخش		مقصود	نور	زینب	عائشہ
۱/۱۲/۶۰	۱۴/۷۰	۱۴/۷۰	۱۴/۷۰	۱۴/۷۰		۷/۳۵	۷/۳۵	۷/۳۵	۷/۳۵

الاحیاء — المبلغ ۱۹۲۰

عظیمہ	غلام قادر	جندل	جنی	سچل	رحمۃ	غلام حسین
۹۶۰	۱۹۲	۹۶	۹۶	۹۶	۶۰	۷۰

اللہ بخش	واحد بخش	امام بخش	مقصود	نور	زینب	عائشہ
۷۰	۷۰	۷۰	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵

هذا المثال لسبعة الاموات

(۱) میت مسئلہ ۸ تص ۴۰ تص ۱۴۴۰ تص ۸۶۴۰ تص ۴۳۲۰۰

زوجہ	ابن	بنت	بنت		بنت
منو	علی بخش	چمن	پارو	۷/۳۵	سونن
۱	۱۴	۷	۷		۷
۵	۵۰۴	۲۵۲	۲۵۲		
۱۸۰	۳۰۲۴	۱۵۱۲			
۱۰۸۰		۷۵۶۰			

(۲) میت مسئلہ ۱۲ تص ۳۶ — تبائن — مف ۷ سونن

زوج	ام	ابن		بنت
چھٹہ خان	منو	واحد بخش	۷/۲۱	کرم
۳	۲	۱۴		۷
۹	۶	۹۸		۴۹
۶۳	۴۲	۵۸۸		
۳۷۸	۲۵۲	۲۹۴۰		
۱۸۹۰				

(۳) میت مسئلہ ۴ تص ۱۲ — تداخل — وفق ۲ — مف ۲۵۲ پارو

زوج	بنت	اخ عل		اخت عل
اللہ ڈوایا	شرم	علی بخش	۱/۳	چمن
۱	۲	۲		۱
۳	۶	۴۲		۲۱
۶۳	۱۲۶	۲۵۲		۱۲۶
۳۷۸	۷۵۶			۶۳۰
۱۸۹۰				

(۴) میت مسئلہ ۶ — تبائن — مف ۴۹ کرم

اب	ابن	ام الام	اخ ع
چھٹہ خان	یار محمد	منو	واحد بخش
۱	۴	۱	م
۴۹	۱۹۶	۴۹	
۲۴۵	۹۸۰		

(۵) مسئلہ ٦ ۱۸ — تداخل — وق ۱۸۲ — مف ۳۲۷٦ — علی بخش

اخت ع	ام	ابن ابن العم	۱/۳	ابن ابن العم	ابن ابن العم
چنن	منو	موسیٰ		اللہ ڈوایا	قادر بخش
۳ / ۹	۲ / ٦	۱ / ۱۸۲		۱ / ۱۸۲	۱ / ۱۸۲
۱٦۳۸ / ۸۱۹۰	۱۰۹۲	۹۱۰		۹۱۰	۹۱۰

(٦) مسئلہ ۱ — مف ۷۵٦ — شرم

اب
اللہ ڈوایا
۱ / ۷۵٦
۳۷۸۰

(۷) مسئلہ ۵ — تبائن — مف ۲۴۷۳ — منو

ابن	بنت	بنت	بنت
اللہ بخش	مریم	مہراں	چنن
۲ / ۴۹۴٦	۱ / ۲۴۷۳	۱ / ۲۴۷۳	۱ / ۲۴۷۳

الاحیاء — المبلغ ۴۳۲۰۰ — (وق ۲۷۰۰) — (تداخل ۱٦ آنے کے)

چنن	اللہ ڈوایا	چھٹہ خان	واحد بخش	یار محمد
۱۸۸۵۳	٦۵۸۰	۲۱۳۵	۲۹۴۰	۹۸۰
٦-۱۱ ۲۱۳٦/۲۷۰۰	۲-۵ ۲٦٦۰/۲۷۰۰	-۹ ۱۳۲۰/۲۷۰۰	۱-۱ ۱۸۰/۲۷۰۰	-۴ ۹٦۰/۲۷۰۰

موسیٰ	قادر بخش	اللہ بخش	مریم	مہراں
۹۱۰	۹۱۰	۴۹۴٦	۲۴۷۳	۲۴۷۳
-۴ ۱۲۰/۲۷۰۰	-۴ ۱۲۰/۲۷۰۰	۱-۹ ۲٦۵۲/۲۷۰۰	-۱۰ ۲٦۷٦/۲۷۰۰	-۱۰ ۲٦۷٦/۲۷۰۰

مخرج المسئلة باعتبار سوله آنے کے

ضربوں کی وجہ سے مسئلہ بہت لمبا ہو جائے، تو سولہ آنے سے مسئلہ بنایا جا سکتا ہے۔
دیکھا جائے مسئلہ اور سولہ آنے کے درمیان کونسی نسبت ہے۔ اگر مسئلہ اور سولہ آنے کے درمیان نسبت توافق کی ہو تو ورثہ کے سہام کو سولہ آنے کے وفق کے ساتھ ضرب دیجائے۔ حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق پر تقسیم کیا جائے۔ حاصل تقسیم ورثہ کے سہام روپیہ کے اجزاء یعنی آنات سے ہوں گے۔

پھر اگر اس تقسیم کے بعد کچھ بچ جائے تو ماقبی من التقسیم کی بسط یوں کی جائے کہ ماقبی کو بارہ پائی کے ساتھ ضرب دیجائے۔ حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق پر تقسیم کیا جائے۔ حاصل تقسیم روپیہ کی جزء الجزء یعنی پائیات سے ورثہ کو دیا جائے۔

پھر بھی اگر اس تقسیم ثانی کے بعد کچھ بچ جائے، تو اس ماقبی یعنی پائی کے مسئلہ کے وفق کے مطابق اجزاء کئے جائیں، تو یہ ماقبی ورثہ کے سہام روپیہ کی جزء جزء الجزاً سے ہوں گے، پھر ان آخری بٹوں کو جمع کر کے حاصل جمع کو، مسئلہ کے وفق پر تقسیم کر کے، حاصل تقسیم کو پائی شمار کر کے باقی پائیوں کے ساتھ جمع کر کے، کل پائیوں کے آنے بنا کر باقی آنات کے ساتھ جمع کر کے روپیہ بنایا جائے۔ وقس على روبية الباكستانية روبية غير الممالك من العرب و غيره۔

اور اگر نسبت تباین کی ہو تو ورثہ کے سہام کو پورے سولہ آنے کے ساتھ ضرب دیجائے۔ حاصل ضرب کو پورے مسئلہ پر تقسیم کیا جاوے باقی عمل مثل توافق کے ہے۔

اور اگر نسبت تداخل کی ہو پھر اگر مسئلہ داخل ہو سولہ آنے میں، تو ورثہ کے سہام کو سولہ آنے کے وفق کے ساتھ ضرب دی جائے پس بس، اور اگر سولہ آنے داخل ہوں مسئلہ میں تو ورثہ کے سہام کو مسئلہ کے وفق پر تقسیم کیا جائے پس بس باقی عمل مثل توافق و تباین کے ہے۔

مثال توافق

مسئلہ ۳ تصح ۱۸ — وفق ۹ — (توافق) — وفق ۸ — ۱۶ آنے

اخت ع	اخت ع	اخت ع $\frac{۲}{۱۲}$	اخت ع	اخت ع $\frac{۱}{۶}$
۴	۴	۴	۳	۳
۳—۶ $\frac{۶}{۹}$	۳—۶ $\frac{۶}{۹}$	۳—۶ $\frac{۶}{۹}$	۲—۸	۲—۸
۸×۴=۳۲	۸×۴=۳۲	۸×۴=۳۲	۸×۳=۲۴	۸×۳=۲۴
آنے ۳، ۹)۳۲، ۲۷، ۵	آنے ۳، ۹)۳۲، ۲۷، ۵	آنے ۳، ۹)۳۲، ۲۷، ۵	آنے ۲، ۹)۲۴، ۱۸، ۶	آنے ۲، ۹)۲۴، ۱۸، ۶
۵×۱۲=۶۰	۵×۱۲=۶۰	۵×۱۲=۶۰	۶×۱۲=۷۲	۶×۱۲=۷۲
پائی ۶، ۹)۶۰، ۵۴، بے ۶	پائی ۶، ۹)۶۰، ۵۴، بے ۶	پائی ۶، ۹)۶۰، ۵۴، بے ۶	پائی ۸، ۹)۷۲، ۷۲	پائی ۸، ۹)۷۲، ۷۲

بے : ۶+۶+۶ = ۱۸ ÷ ۹ = ۲ پائی

پائی : ۶+۶+۶+۸+۸+ = ۳۴ ÷ ۹ = ۲ آنے ، ۱۰ پائی

آنات : ۳+۳+۳+۲+۲ = ۱۳

۱۶ آنے

مثال تباین

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ — تباین — ۱۶ آنے

زوج	بنت	بنت	اب	ام
۳	۴	۴	۲	۲
۳—۲ $\frac{۶}{۱۵}$	۴—۳ $\frac{۳}{۱۵}$	۴—۳ $\frac{۳}{۱۵}$	۲—۱ $\frac{۹}{۱۵}$	۲—۱ $\frac{۹}{۱۵}$
۱۶×۳=۴۸	۱۶×۴=۶۴	۱۶×۴=۶۴	۱۶×۲=۳۲	۱۶×۲=۳۲
آنے ۳، ۱۵)۴۸، ۴۵، ۳	آنے ۴، ۱۵)۶۴، ۶۰، ۴	آنے ۴، ۱۵)۶۴، ۶۰، ۴	آنے ۲، ۱۵)۳۲، ۳۰، ۲	آنے ۲، ۱۵)۳۲، ۳۰، ۲
۱۲×۳=۳۶	۱۲×۴=۴۸	۱۲×۴=۴۸	۱۲×۲=۲۴	۱۲×۲=۲۴
پائی ۲، ۱۵)۳۶، ۳۰، بے ۶	پائی ۳، ۱۵)۴۸، ۴۵، بے ۳	پائی ۳، ۱۵)۴۸، ۴۵، بے ۳	پائی ۱، ۱۵)۲۴، ۱۵، بے ۹	پائی ۱، ۱۵)۲۴، ۱۵، بے ۹

بے = ۹+۹+۳+۳+۶ = ۳۰ ÷ ۱۵ = ۲ پائی

پائی = ۱+۱+۳+۳+۲ = ۱۰ پائی

آنات = ۲+۲+۴+۴+۳ = ۱۵ آنات

= ۱۶ آنے

مثال تداخل

مسئلہ ۱۲ ر ۴		وق ۴	تداخل	۱۶ آنے
زوج	بنت		بنت	بنت
۱/۴	۱/۴		۱/۴	۱/۴

مثال تداخل

مسئلہ ۲۴ ر ۸ تص ۳۲	وق ۲	تداخل	۱۶ آنے
زوجہ	بنت		بنت الابن
۱/۴	۳/۲۱		۱/۷
۲	۶—۱۰		۶—۳

زوجہ	بنت	بنت الابن
۲ آنے ۴ ۲	۱۰ آنے ۲۱ ۲	۳ آنے ۷ ۲
۴	۲۰	۶
	۱	۱
	۱۲×۱=۱۲	۱۲×۱=۱۲
	۶ ۱۲ ۲	۶ ۱۲ ۲
	۱۲	۱۲

پائی = ۶+۶ = ۱۲ ÷ ۱۲ = ۱ آنا

آنات = ۳+۱۰+۲ = ۱۵ آنات

= ۱۶ آنے

مزید امثلہ

مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰	و ق ۱۵	توافق		و ق ۸	۱۶ آنے
زوج	اخ ع	اخ ع	۲/۱۰	اخت ع	ام
زید	خالد	بکر		زینب	رقیہ
۳/۱۵	۴	۴		۲	۱/۵
۰—۸	۹/۱۵ ۱—۲	۹/۱۵ ۱—۲		۱۲/۱۵ ۰—۱	۰—۸—۲

مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۴۴			و ق ۹			تداخل				۱۶ آنے
زوجہ	زوجہ	۳/۳۶	زوجہ	زوجہ	جدہ	۲/۲۴	جدہ	جدہ	عم	عم
۹	۹		۹	۹	۸		۸	۸	۷	۷
۰—۱	۰—۱		۰—۱	۰—۱	۶/۹ ۱۰—۰		۶/۹ ۱۰—۰	۶/۹ ۱۰—۰	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰

عم	عم	عم	عم	عم	۷/۸۴	عم	عم	عم	عم	عم
۷	۷	۷	۷	۷		۷	۷	۷	۷	۷
۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰		۳/۹ ۹—	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰	۳/۹ ۹—۰

تقسیم ترکہ یعنی جائداد متروکہ کا بیان

مسئلہ اور ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، تباین تداخل اور توافق جو بھی ہو عمل مثل مخرج المسئلہ باعتبار سولہ آنے کے کیا جائے گا۔

مگر ما بقی من التقسیم للاول کی بسط یوں کی جاوے کہ ترکہ اگر روپے ہوں تو سولہ آنے کے ساتھ ضرب دی جائے۔ اگر جریب اراضی کے ہوں تو چار کنال کے ساتھ، اگر سونے یا چاندی کے تولہ جات ہوں تو بارہ ماشہ کے ساتھ اور اگر گندم یا اور کوئی چیز من والی ہو تو چالیس سیر کے ساتھ ضرب دیجائے۔

پھر حاصل ضرب کو پورے مسئلہ پر اگر تباین ہو، یا مسئلہ کے وفق پر اگر توافق یا تداخل ہو تقسیم کیا جائے، پھر بھی اگر کچھ بچ جائے تو مابقی کی بسط اس مابقی کے اجزاء سے کی جائے۔ آنہ کو بارہ پائیوں کے ساتھ ضرب دی جائے۔ کنال کو بیس مرلہ کے ساتھ، ماشہ کو آٹھ رتی کے ساتھ، سیر کو سولہ شارک کے ساتھ

ضرب دی جائے۔

پھر حاصل ضرب کو مثل اول کے مسئلہ پر یا اس کے وفق پر تقسیم کیا جائے۔ پھر بھی اگر کچھ بچ جائے تو اس کے بٹے یعنی مقسوم علیہ کے مطابق اجزاء کئے جائیں پھر تقسیم کا حاصل اسی وارث کا حصہ روپیہ سے یا جریب اراضی سے یا تولہ جات سونا چاندی سے یا منوں سے ہوگا۔ دوسری تقسیم کا حاصل اسی وارث کا حصہ ترکہ کی جزء الجزء سے ہوگا۔ تیسری تقسیم کا حاصل اسی وارث کا حصہ جزء جزء الجزء سے ہوگا۔

مثلاً ہندہ فوت ہو کر زوج خالد، بنت رقیہ اور اب عبداللہ چھوڑ گئی ہے۔ مسئلہ بارہ سے بنا، بارہ سے تین حصے خالد کو، چھ حصے رقیہ کو اور تین حصے عبداللہ کو ملیں گے۔ جائداد کل سات روپیہ چھوڑ گئی ہے۔ چونکہ مسئلہ بارہ اور ترکہ سات روپے کے درمیان نسبت تباین کی ہے، اس لئے خالد کے سہم تین کو ترکہ یعنی سات کے ساتھ ضرب دی جائیگی، حاصل ضرب اکیس کو مسئلہ یعنی بارہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاصل تقسیم کا ایک یعنی ایک روپیہ خالد کو دیا جائے گا۔

چونکہ اس پہلی تقسیم کے بعد نو بچ گئے ہیں گویا یہ نو روپے ہیں اس کی بسط اس کے اجزاء یعنی سولہ آنے سے یوں کی جائے گی کہ نو کو سولہ آنے سے ضرب دی جائے گی، پھر حاصل ضرب ایک سو چوالیس کو مسئلہ یعنی بارہ پر تقسیم کیا جائے گا، حاصل تقسیم بارہ آنے خالد کو دیئے جائیں گے۔ اسی طرح عبداللہ کو خالد کے مثل ایک روپیہ بارہ آنے دیئے جائیں گے اور رقیہ کو خالد کے دو مثل یعنی تین روپیہ آٹھ آنے دیئے جائیں گے۔

اور اگر ہندہ کل جائداد دس جریب اراضی چھوڑ گئی ہے تو چونکہ مسئلہ بارہ اور ترکہ دس کے درمیان نسبت توافق کی ہے اس لئے خالد کے سہم تین کو دس کے وفق پانچ کے ساتھ ضرب دیجائیگی حاصل ضرب پندرہ کو مسئلہ کے وفق چھ پر تقسیم کیا جائے گا، حاصل تقسیم دو یعنی دو جریب اراضی خالد کو دیئے جائیں گے، چونکہ اس تقسیم کے بعد تین بچ گئے ہیں، اس لئے تین کو چار کنال کے ساتھ ضرب دی جائے گی، حاصل ضرب بارہ کو چھ یعنی مسئلہ کے وفق پر تقسیم کیا جاوے گا، حاصل تقسیم دو یعنی دو کنال خالد کو دیئے جائیں

گے۔ اسی طرح عبداللہ کو خالد کے مثل دو جریب دو کنال اراضی دی جائے گی اور رقیہ کو خالد کے دو مثل یعنی پانچ جریب اراضی دی جائیگی۔

اور اگر ہندہ ترکہ چوبیس تولہ سونا چھوڑ گئی ہے۔ تو چونکہ مسئلہ بارہ ترکہ چوبیس میں ''دو'' بار داخل ہے، اس لئے خالد کے سہم تین کو ترکہ چوبیس کے وفق دو کے ساتھ ضرب دی جائے گی پس بس، حاصل ضرب چھ یعنی چھ تولہ سونا خالد کو دیا جائے گا۔ عبداللہ کو خالد کے مثل چھ تولہ سونا دیا جائے گا اور رقیہ کو خالد کے دو مثل بارہ تولہ سونا دیا جائے گا۔

اور اگر ہندہ کل جائداد چھ من کپاس چھوڑ گئی ہے۔ چونکہ ترکہ چھ مسئلہ بارہ میں دو بار داخل ہے، اس لئے خالد کے سہم تین کو مسئلہ کے وفق دو پر تقسیم کیا جائے گا، حاصل تقسیم یعنی ایک من کپاس خالد کو دی جائیگی، چونکہ اس تقسیم کے بعد ایک بچ گیا ہے تو اس ایک کو یعنی ایک من کو چالیس سیر کے ساتھ ضرب دیکر، حاصل ضرب چالیس کو دو پر تقسیم کیا جائے گا، حاصل تقسیم بیس یعنی بیس سیر کپاس خالد کو دی جائے گی۔ رقیہ کو خالد کے دو مثل یعنی تین من کپاس دی جائیگی اور عبداللہ کو خالد کے مثل ایک من بیس سیر کپاس دی جائے گی۔

مسئلہ ۱۲	تباین	ترکہ سات روپے
زوج	بنت	اب
خالد	رقیہ	عبداللہ
۳	۶	۳
۱-۱۲	۳-۸	۱-۱۲
۷×۳=۲۱	۷×۶=۴۲	۷×۳=۲۱
۱۲)۲۱(۱	۱۲)۴۲(۳	۱۲)۲۱(۱
۱۲	۳۶	۱۲
۹	۶	۹
۱۶×۹=۱۴۴	۱۶×۶=۹۶	۱۶×۹=۱۴۴
۱۲)۱۴۴(۱۲	۱۲)۹۶(۸	۱۲)۱۴۴(۱۲
۱۴۴	۹۶	۱۴۴

مسئلہ ۱۲ — و ق ۶ — توافق — و ق ۵ — ترکہ ۱۰ جریب اراضی

زوج	بنت	اب
خالد	رقیہ	عبداللہ
۳	۲	۳
۲-۲	۵	۲-۲
۵×۳=۱۵	۵×۶=۳۰	۵×۳=۱۵
۶ ⟌ ۱۵ ⟌ ۲	۶ ⟌ ۳۰ ⟌ ۵	۶ ⟌ ۱۵ ⟌ ۲
۱۲	۳۰	۱۲
۳		۳
۴×۳=۱۲		۴×۳=۱۲
۶ ⟌ ۱۲ ⟌ ۲		۶ ⟌ ۱۲ ⟌ ۲
۱۲		۱۲

مسئلہ ۱۲ — تداخل — و ق ۲ — ترکہ ۲۴ تولہ سونا

زوج	بنت	اب
خالد	رقیہ	عبداللہ
۳	۲	۳
۶	۱۲	۶
۲×۳=۶	۲×۶=۱۲	۲×۳=۶

مسئلہ ۱۲ — و ق ۲ — تداخل — ترکہ ۶ من کپاس

زوج	بنت	اب
خالد	رقیہ	عبداللہ
۳	۲	۳
۱-۲۰	۳	۱-۲۰
۲ ⟌ ۳ ⟌ ۱	۲ ⟌ ۶ ⟌ ۳	۲ ⟌ ۳ ⟌ ۱
۲	۶	۲
۱		۱
۴۰×۱=۴۰		۴۰×۱=۴۰
۲ ⟌ ۴۰ ⟌ ۲۰		۲ ⟌ ۴۰ ⟌ ۲۰
۴۰		۴۰

اور اگر ہندہ ترکہ یعنی جائداد مختلفۃ الجنس چھوڑ گئی ہے۔ مثلاً سات روپے، دس جریب اراضی، چوبیس تولہ سونا، چھ من کپاس تو ہر جنس کی تقسیم علیحدہ علیحدہ بمطابق قوانین تباین، توافق اور تداخل کر کے

ورثہ کو دی جائے گی۔مثلاً خالد کو ایک روپے بارہ آنے، دو جریب دو کنال اراضی، چھ تولہ سونا اور ایک من بیس سیر کپاس دیئے جائے گی۔عبداللہ کو خالد کے مثل اور رقیہ کو خالد کے دو مثل دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۲ — ترکہ ۷ روپے، ۱۰ جریب اراضی، ۲۴ تولہ سونا، ۶ من کپاس

	زوج	بنت	اب
	خالد	رقیہ	عبداللہ
	۳	۶	۳
روپے ←	۱-۱۲	۳-۸	۱-۱۲
اراضی ←	۲-۲	۵-۰	۲-۲
سونا ←	۶-۰	۱۲-۰	۶-۰
کپاس ←	۱-۲۰	۳-۰	۱-۲۰

مسئلہ ۱۲ — تداخل — وق ۷۵ — ترکہ ۹۰۰ جریب اراضی

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	اخت ع
۳	۲	۲	۲	۲	۱
۲۲۵	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۷۵

مسئلہ ۶ تصـ ۳۰ — تباین — ترکہ ۵۱۷ روپے

زوج	اخ ع	اخ ع	۲/۱۰	اخت ع	ام
۳/۱۵	۴	۴		۲	۱/۵
۲۵۸-۸	۶۸-۱۴-۱۱ ۶/۳۰	۶۸-۱۴-۱۱ ۶/۳۰		۳۴-۷-۵ ۱۸/۳۰	۸۶-۲-۸

دین محیط کا بیان

میت پر اگر دین محیط ہو، یعنی ترکہ میں وفا نہ ہو، تو طریقہ معرفت نصیب ہر غریم کا، ترکہ قاصرہ سے یہ ہے کہ غرماء کو بمنزلہ ورثہ کے اور ان کے مقدار دین کو بمنزلہ سہام کے اور ان کے مجموع الدیون کو بمنزلہ مسئلہ کے ٹھیرایا جائے۔

پھر مجموع الدیون اور ترکہ قاصرہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر نسبت تباین کی ہو تو ہر غریم کے دین کو ترکہ قاصرہ کے ساتھ ضرب دی جائے اور اگر نسبت توافق کی ہو تو ترکہ کے وفق کے ساتھ ضرب

دیجائے، حاصل ضرب کو مجموع الدیون پر تقسیم کیا جائے اگر تباین ہو۔ اور اس کے وفق پر تقسیم کیا جائے اگر توافق ہو۔ اور اگر ترکہ داخل ہو مجموع الدیون میں تو ہر غریم کے دین کو مجموع الدیون کے وفق پر تقسیم کیا جائے باقی عمل مثل تقسیم ترکہ کے کیا جائے۔

دیون ۶ روپے	تباین	ترکہ قاصرہ ۵ روپے
زید	بکر	عمر
۱	۲	۳
-۱۳-۴	۱-۱۰-۸	۲-۸

زید	بکر	عمر
۵×۱۶=۸۰	۵×۲=۱۰	۵×۳=۱۵
۸۰ ÷ ۶ = ۱۳ آنے (۷۸، باقی ۲)	۱۰ ÷ ۶ = ۱ روپے (۶، باقی ۴)	۱۵ ÷ ۶ = ۲ روپے (۱۲، باقی ۳)
۱۲×۲=۲۴	۱۶×۴=۶۴	۱۶×۳=۴۸
۲۴ ÷ ۶ = ۴ پائی (۲۴)	۶۴ ÷ ۶ = ۱۰ آنے (۶۰، باقی ۴)	۴۸ ÷ ۶ = ۸ آنے (۴۸)
	۱۲×۴=۴۸	
	۴۸ ÷ ۶ = ۸ پائی (۴۸)	

دیون ۱۰ روپے	وفق ۵	توافق	وفق ۴	ترکہ قاصرہ ۸ روپے
زید		بکر		عمر
۳		۲		۵
۲-۶-۴ $\frac{۴}{۵}$		۱-۹-۷ $\frac{۱}{۵}$		۴-۰

دیون ۶ روپے	وفق ۲	تداخل	ترکہ قاصرہ ۳ روپے
زید		بکر	عمر
۳		۲	۱
۱-۸-		۱-۰-۰	-۸-

دیون ۸ روپے	وفق ۲	توافق و تداخل	ترکہ قاصرہ ۴ روپے
زید		بکر	عمر
۲		۲	۴
۱-۰-۰		۱-۰-۰	۲-۰-۰

کسورالترکہ کا بیان

ترکہ خواہ ورثہ میں تقسیم ہو یا غرماء میں، جب اس کے ساتھ کسر ہو مثلا روپیہ کے ساتھ آنے ہوں، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ترکہ کو کسر کی جنس سے مبسوط کیا جائے، مثلا ترکہ دو روپے پانچ آنے ہو تو کل ترکہ سینتیس آنے بنایا جائے پھر مسئلہ اور ترکہ مبسوط کے درمیان نسبت دیکھی جائے جو بھی نسبت ہو عمل مثل مذکورہ نسبتوں کے کیا جاوے۔

مسئلہ ٦	تباین	ترکہ ۲ روپے ۵ آنے یعنی کل ترکہ ۳۷ آنے	
ابن	ابن	بنت	بنت
۲	۲	۱	۱
-۱۲-۴	-۱۲-۴	-۶-۲	-۶-۲

کسورالدین کا بیان

اگر دیون میں کسر ہو تو مجموع الدیون و ترکہ کو کسر کی جنس سے مبسوط کر کے تباین، توافق اور تداخل والا عمل کیا جائے۔

مسئلہ دیون ۱ روپیہ ۴ آنے یعنی کل دیون ۲۰ آنے	ترکہ ۱ روپیہ	مبسوط ۱۶ آنے
زید	بکر	عمر
-۸- آنے	-۸- آنے	-۴- آنے
-۶-۴ ۴/۵	-۶-۴ ۴/۵	-۳-۲ ۲/۵

کسورالدیون و کسورالترکہ کا بیان

اگر دیون و ترکہ دونوں میں کسر ہو تو دونوں کو کسر کی جنس سے مبسوط کر کے عمل مثل اول کے کیا جائے۔

مسئلہ مجموع الدیون ۱ روپیہ ۲ آنے - مبسوط ۱۸ آنے		ترکہ ۱ روپیہ ۱ آنہ - مبسوط ۱۷ آنے
زید	بکر	عمر
۴ آنہ	٦ آنہ	۸ آنہ
-۳-۹ ٦/۱۸	-۵-۸	-۷-٦ ۱۲/۱۸

مولی العتاقة کا بیان

قال رسول اللہ ﷺ انما الولاء لمن اعتق

آخر عصبات کا مولی العتاقة کا یعنی معتق ہے۔ پھر معتق کا عصبہ بنفسہ اوپر ترتیب عصبہ بنفسہ کے یعنی پہلے معتق کی فرع، پھر اس کا اصل، پھر فرع اب کی، پھر فرع جد، کی پھر معتق کا عصبہ سببی یعنی معتق المعتق، پھر اس کا عصبہ نسبی، پھر اس کا سببی الی آخرہ۔ مولی عتاقہ عصبہ نسبی کی عدم موجودگی میں اس کے قائم مقام ہے پھر اگر معتق ایک ہے تو اکیلا مالک ہوگا اور اگر ایک سے زائد ہیں تو بقدر ملک کے مالک ہوں گے۔

تشریح: دیکھا جائے ان کے سوا ورثہ میں ذوی الفرض ہیں یا نہیں؟ اگر ان کے سوا ورثہ میں ذوی الفروض ہیں تو پھر مال ولائی کی تقسیم مستقیم ہو جائے تو فبہا۔

ورنہ اس کا اصل یہ ہے کہ اقدار اموال یا اقدار ملک کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر نسبت توافق کی ہو تو اموال کے وفقوں کو جمع کر کے حاصل جمع کو تمامی ورثہ کے سہام اور مال ولائی اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجائے۔ اب مال ولائی کی تقسیم بایں طور پر مستقیم ہو جائیگی کہ ولاء مضروب فیہ (جو کہ بعد تصحیح ہے) کو ہر ایک معتق کے مال کے وفق کے ساتھ ضرب دیجائے حاصل ضرب اس معتق کا حصہ ہوگا۔ اور اگر نسبت تباین کی ہو تو اموال کو جمع کر کے حاصل جمع کے ساتھ ضرب کا عمل مثل توافق کے کیا جائے۔

اور اگر ان کے سوا ورثہ میں ذوی الفروض نہ ہوں تو قدر ملک کو سہام کے قائم مقام ٹھہرایا جائے پھر مجموع اقدار ملک سے مسئلہ بنایا جائے پھر ترکہ کی تقسیم بمطابق اصول تقسیم ترکہ کے کی جائے۔

مثلاً زید غلام ہے۔ اس کی تین لڑکیاں ہیں۔ دو لڑکیوں نے اپنے باپ زید کو تین روپے میں خریدا، خریدتے ہی زید ان دو لڑکیوں پر خود بخود آزاد ہو گیا۔ ایک لڑکی نے زید کے لئے ایک روپیہ دیا

دوسری نے دو روپے دیے۔ تصحیح کے بعد مسئلہ نو سے بنا۔ دو، دو سہام ان تین لڑکیوں کو بطور فرضیت کے ملیں گے اور تین سہام بطور عصوبت کے ان دو لڑکیوں کو ملیں گے۔ ان تین ولائی سہام کی ان دو لڑکیوں پر تقسیم اثلاثا صحیح ہے۔

اور اگر ان دو نے اپنے باپ کو پچاس روپے میں خریدا، ایک نے تیس روپے دیئے، دوسری نے بیس روپے، تو یہاں پر تین سہام ولائی کی ان دو پر تقسیم اخماسا صحیح نہیں، اس لئے اموال تیس، بیس کے وفقوں تین، دو کو جمع کر کے حاصل جمع ''پانچ'' کو سہام اور ولاء اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے گی۔ اب ولاء جو بعد ضرب کے پندرہ ہو گیا ہے، اس کی ان دو پر تقسیم بایں طور اخماسا درست ہے کہ ولاء مضروب فیہ تین کو تیس کے وفق تین سے ضرب دیکر حاصل ضرب نو پہلے لڑکی کو جس نے تیس روپے دیے تھے، دیئے جائیں، اور تین مضروب فیہ ولاء کو بیس کے وفق دو کے ساتھ ضرب دیجائے حاصل ضرب چھ دوسری لڑکی کو جس نے بیس روپئے دیئے تھے دیئے جائیں۔

اور اگر ایک نے تین روپے دیے ہوں، دوسری نے چار روپے یعنی کل سات روپے میں باپ کو خریدا تو ولاء تین کی ان دو پر تقسیم اسباعا صحیح نہیں ہو سکتی، چونکہ مال کے درمیان نسبت تباین کی ہے تو اموال کو جمع کر کے حاصل جمع سات کو مثل توافق کے ضرب کیا جائے اب تقسیم مستقیم ہو جائے گی۔

تقسیم مستقیم

مسئلہ ۳ تصـ ۹				
بنت (۱)	ولاء	بنت (۲)	فرض	بنت
سہم ۲	$\frac{۱}{۳}$	سہم ۲	$\frac{۲}{۶}$	سہم ۲
ولاء ۱		ولاء ۲		
۳ = ۲ + ۱		۴ = ۲ + ۲		

توافق

مسئلہ ۳ تص ۹ تص ۴۵

بنت (۳۰)
فرض ۲/۱۰
ولاء ۹
کل ۱۹

ولاء
۱/۳ مضروب فیہ
۱۵

بنت (۲۰)
فرض ۲/۱۰
ولاء ۶
کل ۱۶

فرض
۲/۶

بنت
فرض ۲/۱۰

اموال
۱۰ | ۲۰ — ۳۰
| ۲ — ۳
۳+۲=۵ وفق

تباین

مسئلہ ۳ تص ۹ تص ۶۳

بنت (۳)
فرض ۲/۱۴
ولاء ۹
کل ۲۳

ولاء
۱/۳ مضروب فیہ
۲۱

بنت (۴)
فرض ۲/۱۴
ولاء ۱۲
کل ۲۶

فرض
۲/۶

بنت
فرض ۲/۱۴

اموال
۳+۴=۷

مسئلہ ۵ — تباین — ترکہ ۳ روپے

معتق زید
۳ حصہ
۳/۵ ۹—۱۲—۱

معتق بکر
۲ حصہ
۲/۵ ۲—۳—۱

مسئلہ ۱۲ — وفق ۳ — توافق — وفق ۴ — ترکہ ۱۶ روپے

معتق زید
۲ حصہ
۸—۱۰—۲

معتق بکر
۴ حصہ
۴—۵—۵

معتق عمر
۶ حصہ
—۰—۸

مسئلہ ۵ — تداخل — وفق ۲ — ترکہ ۱۰ روپے

معتق زید
۲ حصہ
—۰—۴

معتق بکر
۳ حصہ
—۰—۶

مسئلہ ۲۰ وفق ۲ تداخل ترکہ ۱۰ روپے

معتق زید	معتق بکر	معتق عمر	معتق خالد
۲ حصہ	۲ حصہ	۴ حصہ	۱۲ حصہ
۱—۰—	۱—۰—	۲—۰—	۶—۰—

مذید امثلہ

مسئلہ ۲۴

زوجہ	بنت	بنت	مولی عتاقہ
ہندہ	خالدہ	رقیہ	زید
۳	۸	۸	۵

مسئلہ ۸ تص ۱۶

زوجہ	بنت	ابن المعتق	۳/۶	ابن المعتق
۱/۲	۴/۸	۳		۳

مسئلہ ۸

زوجہ	بنت	معتق المعتق
۱	۴	۳

مسئلہ ۸

زوجہ	بنت	اب معتق المعتق
۱	۴	۳

مسئلہ ۸

زوجہ	بنت	معتق معتق المعتق
۱	۴	۳

مسئلہ ۲۴ تصـ ۳۶۰

زوجہ	بنت	بنت	معتق(۲۰)		معتق(۳۰)	معتق(۱۰۰)
ہندہ	خالدہ	رقیہ	زید	۵/۷۵	خالد	بکر
۳/۴۵	۸/۱۲۰	۸/۱۲۰	۱۰		۱۵	۵۰

۱۰ | ۱۰۰ - ۳۰ - ۲۰
| ۱۰ - ۳ - ۲

۱۵ = ۱۰ + ۳ + ۲

مسئلہ ۱۲ تصـ ۳۶ تصـ ۱۸۷۲ — تداخل — وفق ۳ — ترکہ ۵۶۱۶

زوجہ	اخت ع(۱۰۰)	ولاء	اخت عل(۳۰۰)	فرض	اخت عل(۵۰)	اخت عل(۷۰)
ہندہ	زینب	۱/۳/۱۵۶	رقیہ	۲/۶	خالدہ	سکینہ
۳/۹/۴۶۸	۶/۱۸/۹۳۶		۲/۱۰۴		۲/۱۰۴	۲/۱۰۴
	۳۰/۹۶۶		۹۰/۱۹۴		۱۵/۱۱۹	۲۱/۱۲۵
۱۴۰۴	۲۸۹۸		۵۸۲		۳۵۷	۳۷۵

۱۰ | ۷۰ - ۵۰ - ۳۰۰ - ۱۰۰
| ۷ - ۵ - ۳۰ - ۱۰

۷ + ۵ + ۳۰ + ۱۰ = ۵۲

باب ذوی الارحام

ذوی الارحام وہ ہیں جن کو میت کے ساتھ قرابت ہو اور نہ وہ عصبہ ہوں نہ ذوی الفروض۔

ذوی الارحام کا حکم یہ ہے کہ اگر ذوی الفروض نسبی و عصبات نسبی و سببی نہ ہوں تو پھر علی الترتیب ذوی الارحام وارث ہوں گے۔ یعنی پہلے، پہلا قسم، پھر دوسرا قسم، پھر تیسرا قسم، پھر چوتھا قسم۔ پھر یہ عصبات نسبی کی طرح چار قسم ہیں۔ (۱) میت کی فرع جیسے اولاد البنات و ان سفلوا (۲) پھر میت کا اصل جیسے الاجداد الساقطون والجدات الساقطات و ان علوا (۳) پھر فرع اب، ام کی جیسے اولاد الاخوات و بنات الاخوۃ و بنوالاخوۃ لام و ان نزلوا (۴) پھر فرع جد، جدہ کی وان بعدوا جیسے اعمام اخیافی، عمات، اخوال، خالات (۵) پھر ان کی اولاد اور بنات العم (٦) پھر میت کے والدین کے اعمام اخیافی، عمات، اخوال، خالات (۷) پھر ان کی اولاد (۸) پھر میت کے دادا، دادی کے اعمام اخیافی، عمات، خال، خالات، (۹) پھر ان کی اولاد۔ ھکذالی آخرہ

پهلا قسم: ابن البنت، بنت البنت یعنی نواسا، نواسی الخ

دوسرا قسم: جد فاسد، جدہ فاسدہ اب الام، ام اب الام یعنی نانا، نانا کی ماں الخ۔

تیسرا قسم: اولاد الاخوات، بھانجا، بھانجی بنات الاخوۃ، بھتیجیاں، بنوالاخوۃ لام، بھائی خیفی کے لڑکے یعنی بھتیجا خیفی الخ۔

چوتھا قسم: فرع جد، جدہ کی۔ چچا خیفی، پھوپھی، ماموں، خالہ یعنی ماسی پھر ان کی اولاد۔ چچازاد بھائی خیفی یعنی سوتر خیفی۔ چچازاد بہن خیفی یعنی سوتر خیفی، پھوپھی کی اولاد یعنی پھوپھی زاد، ماموں کی اولاد یعنی ملیر، خالہ کی اولاد یعنی خالہ زادہ مسات الخ۔

پھر میت کے والدین کا صنف رابع یعنی میت کے ماں، باپ کے چچا اخیافی۔ پھوپھی، ماموں، خالہ۔
پھر میت کے ماں، باپ کے صنف رابع کی اولاد یعنی ماں باپ کے چچا اخیافی کی اولاد، پھوپھی

کی اولاد۔خال، خالہ کی اولاد الخ

پھر میت کے ماں باپ کے ماں باپ کا صنف رابع یعنی میت کے دادا۔ دادی کے چچا اخیافی

پھوپھی، ماموں، خالہ، پھر ان کی اولاد الخ۔

فصل صنف اول

اولاد البنات وان سفلوا کے بیان میں

دیکھا جائے وارث ایک ہے یا ایک سے زائد؟ اگر ایک ہو تو کل جائداد کا مستحق ہوگا۔

اگر ایک سے زائد ہوں تو پھر استواء درجہ کا ہوگا یا عدم استواء؟ اگر عدم استواء ہو تو اقرب اولی

ہے۔

اور اگر استواء درجہ کا ہو تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کُل ولد الوارث ہوں۔(۲) یا کُل ولد غیر وارث ہوں۔(۳) یا بعض ولد وارث ہوں اور

بعض ولد غیر وارث ہوں۔

تیسری صورت میں ولد الوارث اولیٰ ہے۔

پہلی دو صورتوں میں سے کوئی صورت ہو، دیکھا جائے عدد فروع عدد اصول کے برابر ہیں یا

اکثر؟ اگر عدد فروع عدد اصول کے برابر ہوں تو پھر دیکھا جائے اصول کی صفت ذکورۃ اور انوثۃ کی متفق

ہے یا مختلف؟

اگر اصول کی صفت متفق ہو تو مسئلہ ابدان فروع سے بنا کر ان پر فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

الْأُنْثَيَيْنِ تقسیم کیا جائے۔

اور اگر اصول کی صفت مختلف ہو تو میت کی طرف سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں کے

ابدان سے مسئلہ بنا کر ذکور و اناث کا علیحدہ علیحدہ طائفہ کر کے ہر ایک طائفہ کو جدا جدا حصہ دیدیا جائے۔

پھر ہر ایک طائفہ کے فروع کو آخر تک دیکھا جائے اگر ذکور واناث کا اختلاف نہ ہو تو ان کا حصہ ان کے آخری فروع کو دیدیا جائے، اور اگر اختلاف ہو تو پھر سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر ذکور و اناث کا علیحدہ علیحدہ طائفہ کر کے فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ طائفوں میں تقسیم کیا جائے پھر ہر ایک طائفہ کے فروع کو آخر تک دیکھا جائے، اختلاف الصفت ہے یا نہیں؟ جو بھی ہو عمل مثل مذکور کے کیا جائے۔

اور اگر عدد فروع عدد اصول سے اکثر ہوں تو دیکھا جائے اصول میں ذکور واناث کا اتفاق ہے یا اختلاف؟ اگر اتفاق ہو تو مسئلہ ابدان فروع سے بنا کر ان پر فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ تقسیم کیا جائے۔

اگر اصول میں اختلاف ہو تو میت کی طرف سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر جہت اصول وعدد فروع کی رعایت کر کے مسئلہ بنا کر ذکور واناث کا علیحدہ علیحدہ طائفہ کر کے ہر ایک طائفہ کو جدا جدا حصہ دیدیا جائے۔ پھر ہر ایک طائفہ کو آخر تک دیکھا جائے اتفاق الصفت ہے یا اختلاف الصفت؟ اگر اتفاق الصفت ہو تو ان کا حصہ ان کے آخری فروع پر فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ تقسیم کیا جائے اور اگر اختلاف الصفت ہو تو سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر ذکور واناث کا علیحدہ علیحدہ طائفہ کر کے ہر ایک طائفہ پر بمطابق قانون رعایت جہت اصول وعدد فروع کے تقسیم کیا جائے۔

تشریح: اس قانون کی یہ ہے مثلاً زید فوت ہو کر دو ابن بنت بنت البنت اور دو بنت ابن بنت البنت چھوڑ گیا ہے۔ تو میت کی طرف سے تیسرے بطن میں ذکور واناث کا اختلاف ہے۔ اور عدد فروع عدد اصول سے اکثر ہیں۔ تو جہاں اختلاف ہے وہاں پر ایک بنت ہے اور ایک ابن ہے، پہلے میں انوثۃ ہے دوسرے میں ذکورۃ، پھر بنت کی فرع دو ابن ہیں اور ابن کی فرع دو بنت ہیں، تو اصل میں ایک بنت کو دو بنت اور ایک ابن کو دو ابن باعتبار عدد فروع کے بنایا جائے پھر مسئلہ چھ سے بنا کر بنت کو دو حصے ابن کو چار

حصے دیئے جائیں۔ تو گویا اختلاف والے بطن میں ذکورۃ انوثۃ ان کی اپنی ملحوظ رکھی گئی اور ان کا عدد فروع والا عدد ملحوظ رکھا گیا ہے۔

مسئلہ ٦ — زید

بنت	بنت
بنت	بنت
بنت	ابن
٢	٤
ابن ، ابن	بنت ، بنت
١ ، ١	٢ ، ٢

امثلہ صنف اول

مسئلہ ١

بنت بنت البنت

١

مسئلہ ١

بنت بنت البنت	ابن بنت بنت البنت
١	م

مسئلہ ١

بنت بنت ابن ابن الابن	بنت بنت بنت ابن الابن
١	م

مسئلہ ٨

ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
٢	٢	٢	١	١

مسئلہ ١٢

طائفہ اناث									طائفہ ذکور
بنت	بنت	بنت	بنت		بنت	بنت	بنت	بنت	
بنت	بنت	٤	بنت	بنت	ابن	ابن	٨	ابن	ابن
ابن	ابن		ابن	ابن	بنت	بنت		بنت	بنت
١	١		١	١	٢	٢		٢	٢

مسئلہ ۱۲ تص ۲۴ تص ۲۱۶

بطن اناث | بطن ذکور

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	ابن
بنت $\frac{8}{24}$	بنت $\frac{4}{24}$	ابن	ابن ۱۲	بنت	بنت	ابن $\frac{8}{48}$	ابن $\frac{32}{96}$
ابن	ابن	بنت	بنت	ابن	ابن ۱۲	بنت	بنت
بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت
۸	۱۲	$\frac{8}{24}$	$\frac{8}{24}$	$\frac{8}{24}$	$\frac{8}{24}$	۶۴	۳۲

مسئلہ ۷ تص ۲۸

بطن اناث | بطن ذکور

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت $\frac{3}{12}$	ابن	ابن ۴
بنت ۶	بنت	ابن ۶	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۳	۳	۶	$\frac{2}{8}$	$\frac{2}{8}$

مسئلہ ۱۵ تص ۶۰

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت $\frac{9}{36}$	بنت	بنت	بنت	بنت ۲	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
بنت	بنت	بنت	ابن ۱۸	ابن	ابن	بنت	بنت ۱۸	ابن	بنت	بنت ۳	بنت $\frac{3}{}$
بنت	بنت	ابن ۶	بنت	بنت	ابن ۱۲	بنت	بنت ۹	بنت $\frac{9}{}$	بنت	ابن	بنت
۳		۳	۶		۶				۱	۲	
بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۲	۳	۲	۴	۶	۶	۳	۹	$\frac{1}{4}$	$\frac{2}{8}$	$\frac{3}{12}$

مسئلہ ۷

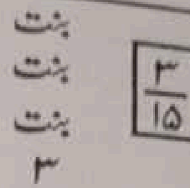
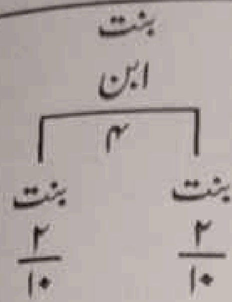
ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	بنت	بنت	بنت
۲	۲	۱	۱	۱

ھذا المثال و المثال الاولی واحد   کلھم ولد الوارث

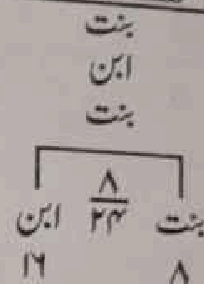
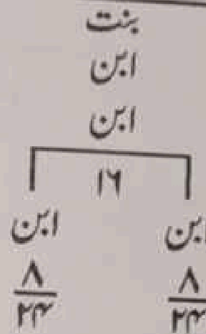
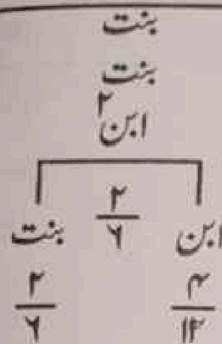
مسئلہ ۷



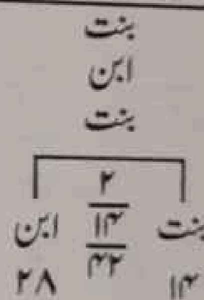
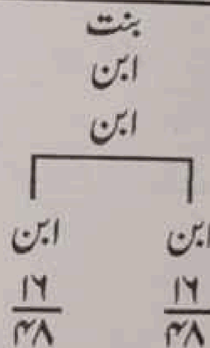
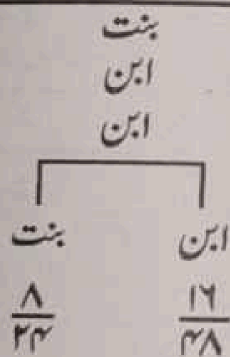
مسئلہ ۷ تص ۳۵

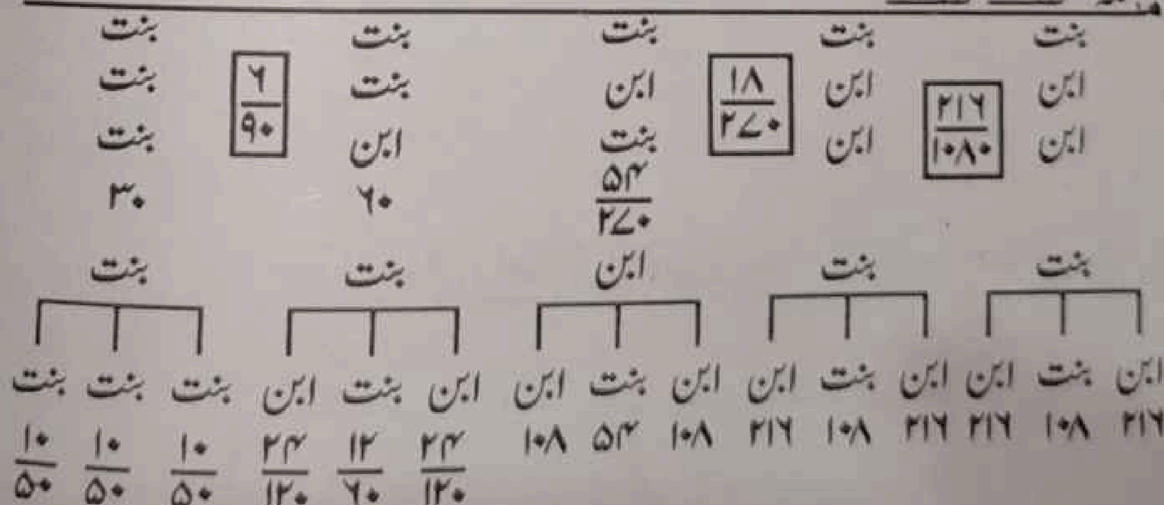
مسئلہ ۱۰ تص ۳۰ تص ۹۰

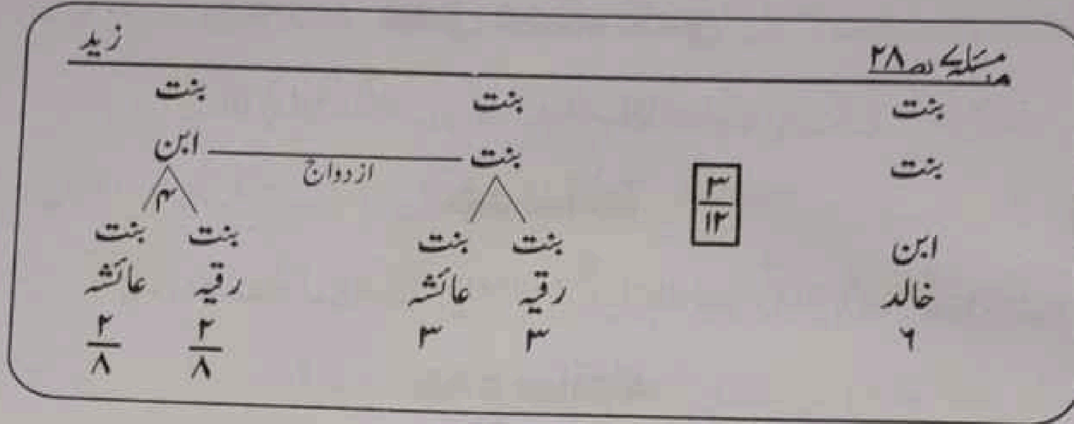




مسئلہ ۱۰ تص ۷ تص ۲۱۰

مسئلہ ۲۴ تص ۳۶۰ تص ۱۸۰

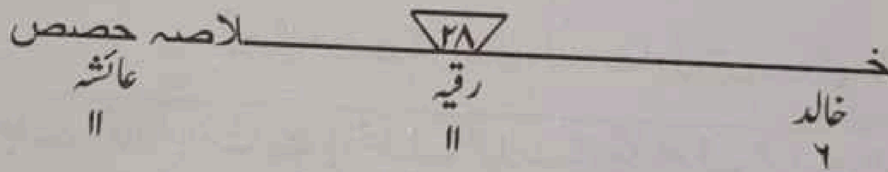




مذکورہ بالا مثال کی تشریح

زید فوت ہو کر ایک ابن بنت البنت خالد اور دو بنت بنت البنت رقیہ اور عائشہ چھوڑ گیا وھما ایضا بنتا ابن البنت ہیں، بایں طور کہ زید کی دو لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو لڑکی پیدا ہوئی اور ایک لڑکی کو لڑکا پیدا ہو گیا، پھر ان کی آپس میں شادی کرا دی تو دو لڑکیاں عائشہ اور رقیہ پیدا ہوئیں۔

کل جائداد کو اٹھائیس حصص پر منقسم کر کے خالد کو چھ حصے اپنی ماں والے ملیں گے اور رقیہ اور عائشہ کو تین تین حصے اپنی ماں والے اور آٹھ آٹھ حصے اپنے باپ والے ملیں گے تو رقیہ اور عائشہ کو کل گیارہ گیارہ حصے ملیں گے۔



فصل صنف ثانی

الاجداد الساقطون والجدات الساقطات کے بیان میں

جد ساقط

یعنی نانا وہ ہے جو کہ بواسطہ ام یا ام الام الخ یا ام الاب الخ یا ام الجد الخ ہو۔

جدہ ساقطہ

وہ ہے جو کہ بواسطہ جد فاسد ہو۔

دیکھا جائے وارث ایک ہے یا ایک سے زائد؟

اگر ایک ہو تو کل کا مستحق ہوگا

اور اگر ایک سے زائد ہوں تو عدم استواء میں اقرب اولی ہے

اور اگر استواء کا درجہ ہو تو اس کی پھر تین صورتیں ہیں۔

(۱) کل ان کے مدلی بالوارث ہوں گے۔ (۲) یا کل ان کے مدلی بغیر الورث ہوں گے۔

(۳) یا بعض مدلی بالوارث اور بعض مدلی بغیر الوارث ہوں گے۔

تیسری صورت میں مدلی بالوارث اولی ہیں۔ پہلی دو صورتوں میں کوئی صورت ہو دیکھا جائے اتحاد قرابت ہے یا اختلاف قرابت؟ یعنی صرف قرابت ابویہ ہے یا صرف امویہ تو یہ اتحاد قرابت کا ہوا۔ قرابت ابویہ اور امویہ دونوں ہوں یہ اختلاف قرابت کا ہوا۔ اگر اتحاد قرابت کا ہو تو پھر دیکھا جائے صفت اصول کی ذکورۃ انوثت میں متفق ہے یا مختلف اگر متفق ہو تو مسئلہ ابدان اصول سے بنا کر ان پر فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ تقسیم کیا جائے اور اگر صفت اصول کی مختلف ہو تو میت کی طرف سے سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر ذکور وانات کو علیحدہ علیحدہ طائفہ کر کے مسئلہ بنا کر ہر ایک طائفہ کو مثل صنف اول کے دیدیا جائے تا کہ اگر عدد اصول عدد فروع سے اکثر

ہوں تو قانون رعایت جہت اصول (فروع) وعدد فروع (اصول) کے مطابق تقسیم کیا جائے اور اگر اختلاف قرابت کا ہو یعنی قرابت ابویہ اور امویہ دونوں ہوں تو جانب اب کو ثلثان اور جانب ام کو ثلث دیکر جدا جدا طائفہ کر کے ہر دو طائفوں میں مثل قسم اول کے عمل کیا جائے تا کہ اگر عدد اصول عدد فروع سے اکثر ہوں تو اس قانون کو جاری کیا جائے۔

تنبیہ ولم يجد مثال من يدلون بالوارث و اتفقت اصولهم۔

امثلہ صنف ثانی

مسئلہ ۱

اب الام
۱

مسئلہ ۱

اب الام	اب اب الام
۱	م

مسئلہ ۱

اب ام الام	اب اب الام
۱	م

مسئلہ ۳ مدلی بغیر الوارث

اب	ام
ام	ام
اب	اب
اب	ام
۲	۱

مسئلہ ۳ مدلی بالوارث

اب	اب
اب	ام
اب	ام
ام	ام
اب	اب
۲	۱

مسئلہ ۳۵

اب	اب	اب	اب
ام	اب	اب	اب
۱/۵		۲/۳۰	
اب	ام/۲	اب	اب
ام	اب	ام ۲۴	ام
ام	ام	ام ۸	۱۶ اب
ام	ام	اب	اب
ام/۵	ام/۲	اب/۸	ام/۱۶

مسئلہ ۳

ام	ام
اب	اب
ام	ام
اب	اب
اب	ام
۲	۱

مسئلہ ۳

ام	ام
اب	اب
ام ۱	اب ۲
اب	اب
ام	ام
۱	۲

اختلاف قرابت یعنی ابویہ وامویہ

مسئلہ ۳ تصـ ۹

	۲/۳			۱/۳	
اب		اب	ام		ام
ام		ام	اب		اب
اب		اب	ام ۱		اب ۲
اب		ام	اب		ام
۴		۲	۱		۲

مسئلہ ۳ تصـ ۹

	۲/۳			۱/۳	
اب		اب	ام		ام
ام ۲		اب ۴	اب		اب
اب		ام	ام ۱		اب ۲
اب		اب	اب		اب
اب		اب	ام		ام
۲		۴	۱		۲

مسئلہ ۳

ام اب ام اب الاب	ام اب اب اب الام
۲	۱

عدد اصول فروع سے اکثر ہوں۔

هذان المثالان مثال واحد

مسئلہ ۳

اب
ام
اب

اب	ام
۲	۱

مسئلہ ۳

اب	اب
ام	ام
اب	اب
اب	ام
۲	۱

هذان المثالان مثال واحد

مسئلہ ۳

ام
اب
ام
اب

اب	ام
۲	١

مسئلہ ۳

ام	ام
اب	اب
ام	ام
اب	اب
اب	ام
۲	١

مسئلہ ۷ ص ۳۵

اب

ام	اب
$\frac{1}{5}$	

اب (تحت الأب): ام، اب

$\frac{6}{30}$

ام	اب
۲	۲۴
اب	ام

ام (تحت ام الأب): ام، اب

ام	اب
۸	١٢
اب	اب
اب	ام
۸	١٢

ام (عمود الأم الأولى): ام، اب، ام، ام، ام، ام، ۵

ام (عمود أم الأب): ام، ام، ام، ۲

مسئلہ ۳ ص ۹

اب

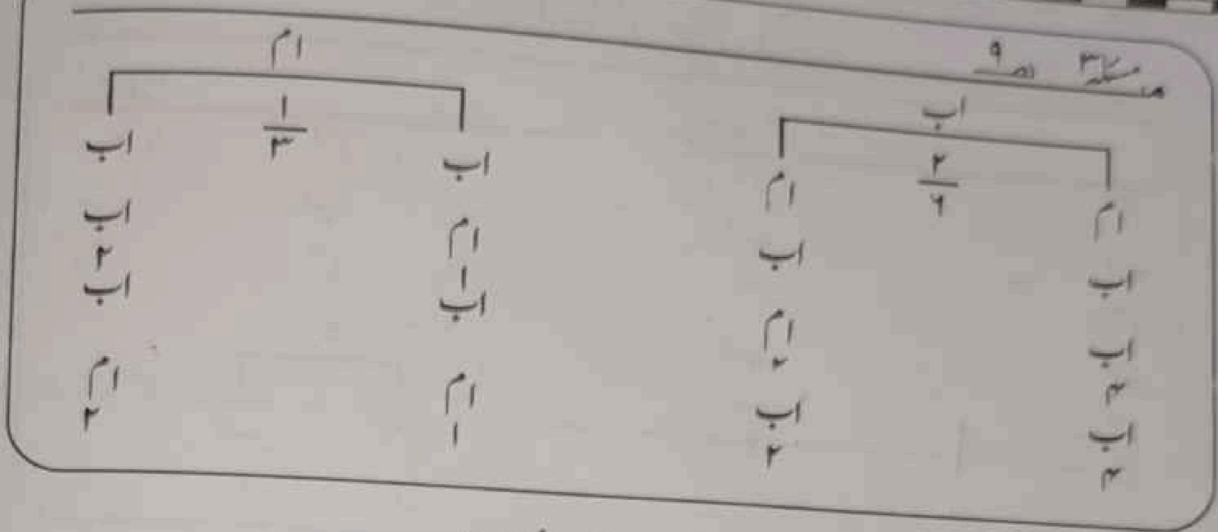
$\frac{2}{6}$

ام	اب
۲	۴
اب	ام
اب	اب
اب	اب
۲	۴

ام

$\frac{1}{3}$

اب	اب
ام	اب
١	۲
اب	اب
ام	ام
١	۲



فصل صنف ثالث

اولاد الاخوات مطلقا و بنات الاخوۃ مطلقا و بنو الاخوۃ لام کے بیان میں

دیکھا جائے وارث ایک ہے یا ایک سے زائد

اگر وارث ایک ہو تو کل کا مستحق ہوگا

اور اگر ایک سے زائد ہوں تو عدم استواء میں اقرب اولی ہے

اور اگر استواء درجہ کا ہو تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں

(۱) کل ان کے ولد الوارث ہوں گے (۲) کل ان کے ولد غیر وارث ہوں گے (۳) بعض ان کے ولد وارث اور بعض ان کے ذوی الارحام ہوں گے

تیسری صورت میں ولد الوارث اولی ہے

پہلی دو صورتوں میں کوئی صورت ہو امام محمد کے نزدیک ترکہ کو اخوۃ اخوات پر اولا تقسیم کیا جاوے تا نکہ اگر عدد فروع اصول سے اکثر ہوں تو قانون رعایت جہت اصول و عدد فروع والا جاری کیا جاوے پھر جو کچھ اصل کو حصہ میں آئے اسی کو اس کی فرع میں مثل صنف اول تقسیم کیا جائے۔

فائدہ

ولد الوارث سے مراد عام ہے خواہ ولد عصبہ ہو یا ولد ذی فرض ہو

پھر اس کی تین صورتیں ہیں (۱) کل ولد عصبہ ہوں (۲) کل ولد ذی فرض ہوں (۳) بعض ولد عصبہ ہوں بعض ولد ذی فرض ہوں۔

امثلہ صنف ثالث

مسئلہ ۱

بنت الاخت ع
۱

مسئلہ ۱

بنت الاخت ع	ابن بنت الاخت ع
۱	م

مسئلہ ۱

بنت ابن الاخ ع	ابن بنت الاخت ع
۱	م

فائدہ کے تین امثلہ

مسئلہ ۲

اخ ع	اخ ع
ابن	ابن
بنت	بنت
۱	۱

مسئلہ ۲

اخ خ	اخت خ
بنت	ابن
۱	۱

مسئلہ ۶

اخ ع	اخ خ
بنت	بنت
۵	۱

مسئلہ ۳ تصـ ۱۸ تصـ ۵۴

اخ ع	$\frac{8}{24}$	اخ ع	$\frac{2}{12}$	اخت ع	$\frac{4}{12}$	اخت ع	اخ خ	$\frac{1}{6}$	اخ خ
بنت		بنت		بنت		بنت	بنت		بنت
ابن		بنت		ابن		بنت	ابن		بنت
۱۶		۸		۸		۴	$\frac{3}{9}$		$\frac{3}{9}$

هذا المثال و المثال الاول واحد

مسئلہ ۳ تصـ ۱۸ تصـ ۵۴

اخ ع			$\frac{2}{12}$	اخت ع			اخ خ		
بنت				بنت			بنت		
ابن	$\frac{8}{24}$	بنت		ابن	$\frac{4}{12}$	بنت	ابن	$\frac{1}{6}$	بنت
۱۶		۸		۸		۴	$\frac{3}{9}$		$\frac{3}{9}$

مسئلہ ۶ تص ۲۴

اخ عل (۱/۴)	اخت عل (۲)		اخت ع (۴)		اخت خ
بنت	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۲	۱	۱	۲/۸	۲/۸	۱/۴

مسئلہ ۳ تص ۹

اخ ع (۲/۶)	اخت ع (۳)		اخ عل	اخت عل		اخ خ (۱/۳)	اخت خ	
بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن
۳	۱	۲	م	م	م	۱	۱	۱

فصل صنف رابع

اعمام اخیافی۔عمات۔خال۔خالات اوران کی اولاد کے بیان میں

دیکھا جائے وارث ایک ہے یا ایک سے زائد

اگر ایک ہوتو کل کا مستحق ہوگا

اوراگر ایک سے زائد ہوں تو عدم استواء کی صورت میں اقرب اولی ہے

اگر استواء درجہ کا ہوتو پھر اتحاد قرابت ہے یا اختلاف قرابت

اگر اتحاد قرابت ہو یعنی قرابت صرف ابو یہ ہو یا صرف امو یہ یعنی صرف اعمام اخیافی۔عمات یا ان کی اولاد ہو یا صرف اخوال خالات یا ان کی اولاد ہو

تو پھر قوۃ وضعف قرابت کے اختلاف میں قوی ضعیف کو مجوب کریگا یعنی عینی علی اور خیفی کو اور علی خیفی کو مجوب کریگا

بعدہ ولد الوارث ولد غیر وارث کو مجوب کریگا یعنی اگر دو قانون کا تعارض ہو جائے تو پہلے قانون کو ترجیح دی جائیگی۔مثلا زید فوت ہو کر بنت العم عل اور ابن العمۃ ع چھوڑ گیا ہے تو اس صورت میں ابن

العمۃ عینی اولی ہے چونکہ اس میں قوت قرابت ہے خواہ بنت العم عل ولد الوارث بھی ہے کیونکہ اس میں ضعف قرابت ہے باقی عمل مثل صنف اول کے ہے۔

اور اگر اختلاف قرابت کا ہو یعنی اعمام اخیافی۔عمات یا ان کی اولاد اور اخوال۔خالات یا ان کی اولاد دونوں قرابتیں موجود ہوں تو قرابت اب کو یعنی اعمام اخیافی عمات یا ان کی اولاد کو ثلثان اور قرابت ام کو یعنی اخوال خالات یا ان کی اولاد کو ثلث دیا جائے گا قرابت اب میں دونوں قانون کا لحاظ ہوگا اور قرابت ام میں صرف پہلے قانون قوت ضعف قرابت کا لحاظ ہوگا مگر ایک طائفہ کا قوی دوسری طائفہ کے ضعیف کو محجوب نہ کریگا اسی طرح اب والی جانب کا ولد الوارث ام والی جانب کے ولد غیر وارث کو محجوب نہ کریگا اس کے بعد ہر دو طائفہ میں مثل قسم اول کے عمل کیا جائے۔اگر قانون جہت رعایت اصول وعدد فروع والا جاری کرنا پڑے تو اس کو بھی جاری کیا جائے واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

فائدہ اس سارے باب میں فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ پر تقسیم ہوگی اگرچہ قرابت اخیافی ہو میت کی صنف رابع سے اگر کوئی موجود نہ ہو تو پھر یہی حکم میت کے ماں باپ کے صنف رابع کے اصل پھر اولاد کی طرف منتقل ہو جائے گا اگر یہ بھی موجود نہ ہوں تو میت کے دادا۔دادی کے صنف رابع کے اصل پھر اولاد کی طرف منتقل ہو جائیگا وھکذا الی آخرہ یعنی اگر کوئی تنہا ہو تو کل کا مستحق ہوگا عدم استواء میں اقرب اولی ہے اور استواء درجہ میں قرابت متحدہ ہے یا مختلفہ جو بھی ہو قوۃ ضعف والا قانون ولد الوارث ولد غیر وارث کا قانون بھی جاری ہوگا پھر قرابت اب کو ثلثان اور قرابت ام کو ثلث دیا جائیگا بعدہ ہر ایک طائفہ میں مثل صنف رابع کے عمل کیا جائیگا اور تقسیم فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ہوگی حتی کہ قرابت اخیافی میں بھی تقسیم اسی طرح ہوگی فواللہ تعالی اعلم بالصواب۔

امثلہ صنف رابع

مسئلہ ا

عمۃ
ا

مسئلہ ا

خال ع
ا

مسئلہ ا

بنت العم
ا

مسئلہ ا

ابن الخال
ا

مسئلہ ا

بنت العم	بنت ابن الخال
ا	م

مسئلہ ا

عمۃ ع	عمۃ عل	عمۃ خ
ا	م	م

مسئلہ ا

خال عل	خال خ
ا	م

مسئلہ ا

خالۃ ع	خالۃ خ
ابن	ابن
ا	م

مسئلہ ا

ولد الوارث	ولد غیر الوارث
عم ع	عمۃ ع
بنت	ابن
ا	م

مثال تعارض قانون

مسئلہ ا

عم عل	عمۃ ع
بنت	ابن
م	ا

مسئلہ ۳

عمۃ خ	عم خ
ا	۲

مسئلہ ۳

خال خ	خال خ
ابن	بنت
۲	ا

مسئلہ ۳

عم خ	عم خ
بنت	ابن
ا	۲

مسئلہ ۳

عمۃ ع	خالۃ خ
۲	ا

مسئلہ ۳

عم خ	خال ع
بنت	بنت
۲	ا

مسئلہ ۳

عمۃ ع	عم خ	خال عل	خالۃ ع
۲	م	م	ا

مسئلہ ۳ تصح ۹

عمۃ ع	عم ع	خال ع	$\frac{1}{3}$	خالۃ ع
ابن	بنت	بنت		ابن
م	$\frac{2}{6}$	۲		ا

مسئلہ ۳ تص ۱۲ تص ۷۲

عمة عل	۸	عمة عل	۴/۲۴	عمة عل	۱۶	عمة عل	۲/۸	عم عل	۴	عم عل
بنت		بنت		ابن		ابن		بنت		بنت
ابن		ابن		بنت		بنت		بنت		بنت
۴		۴		۸		۸		۲/۱۲		۲/۱۲

خالة عل	۴	خالة عل	۲/۱۲	خالة عل	۸	خالة عل	۱/۴	خال عل	۲	خال عل
بنت		بنت		ابن		ابن		بنت		بنت
بنت		بنت		ابن		ابن		ابن		ابن
۲		۲		۴		۴		۱/۶		۱/۶

هذا المثال و المثال الاول واحد

مسئلہ ۳ تص ۱۲ تص ۳۶

عمة عل	۴/۱۲	عمة عل	۲/۸	عم عل		خالة عل	۲/۶	خالة عل	۱/۴	خال عل
بنت		ابن		بنت		بنت		ابن		بنت
۴		۸		۴		۲		۴		۲/۶
ابن ۲، ابن ۲		بنت ۴، بنت ۴		بنت ۲/۶، بنت ۲/۶		بنت ۱، بنت ۱		ابن ۲، ابن ۲		ابن ۳، ابن ۳

امثله للصنف الرابع لابوى الميت واولاده

مسئلہ ۱	مسئلہ ۱	مسئلہ ۱	مسئلہ ۱
عمة الاب	عم خ لاب	خالة الاب	خال الام
۱	۱	۱	۱

مسئلہ ۱ — اب

عم عل	عمة عل
	ابن
۱	م

مسئلہ ۱ — اب

عمة ع	عمة خ
۱	م

مسئلہ ۲ — ام

عمة ع	عم ع
بنت	بنت
۱	۱

مسئلہ ۳

اب

عم خ	خال خ
بنت	بنت
۲	۱

مسئلہ ۳

ام

عم ع	عمة ع	خال ع	خالة عل
ابن	ابن	ابن	ابن
۲	۳	۱	۳

مسئلہ ۳

ام

عم ع	عمة ع
۲	۱

مسئلہ ۳

ام

عمة ع	خالة خ
۲	۱

مسئلہ ۳

اب

عم خ	عمة ع	خالة ع	خال خ
ابن	بنت	ابن	ابن
۳	۲	۱	۳

مسئلہ ۳ تص ۹ تص ۱۸

اب

عم خ	(۴) عم خ	[۲/۶] خال خ	(۲) خالة خ
بنت	بنت	بنت	بنت
۲/۴	۲/۴	۱/۲	۱/۲

ام

عمة خ	(۲) عم خ	[۱/۳] خال ع	[۱/۲] خالة ع
ابن	ابن	ابن	ابن
۱/۲	۱/۲	۱	۱

امثلہ للصنف الرابع لابوی المیت و اولادہ

مسئلہ ۱

عمة اب الاب

۱

مسئلہ ۱

عمة اب الاب	ابن عمة اب الاب
۱	۳

مسئلہ ۳

اب

اب

عمة ع	خالة عل
۲	۱

مسئلہ ۳ تص ۹

اب

اب

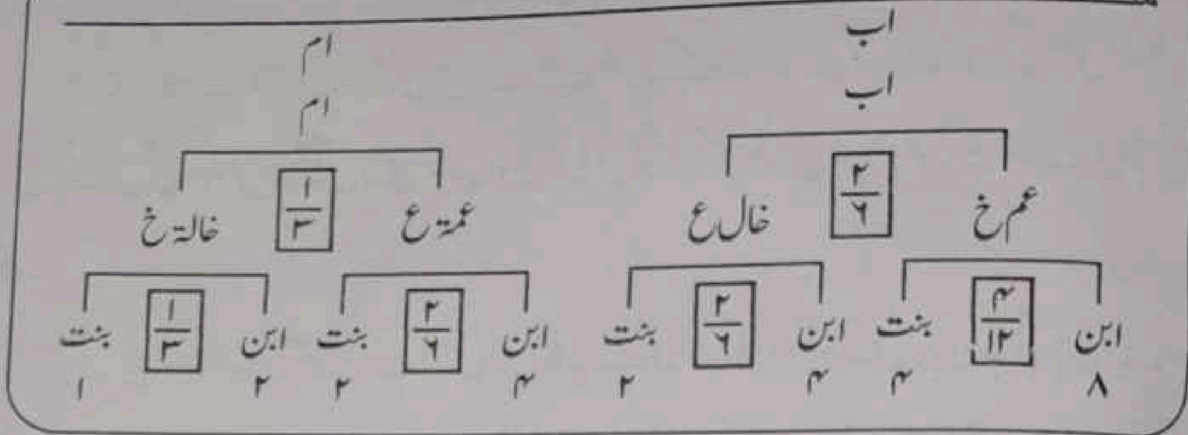
عمة ع	[۲/۶] خال خ
۴	۲

ام

ام

عمة ع	[۱/۳] عمة خ
۱/۳	۳

مسئلہ ۳ تصـ ۹ تصـ ۲۷ م



خنثی کا بیان

مرد عورت کے مقابلہ میں خنثی ایسا ہے جیسے مفرد کے مقابلہ میں مرکب ہوتا ہے خنثی مشکل اس کو کہتے ہیں کہ اس کی دونوں حالتیں ایسی مشتبہ ہوں کہ اس کو کسی بھی طرح مرد یا عورت ہونے کی ترجیح نہ دی جا سکے۔

خنثی کیلئے نصف النصیبین ہے اصل اس کا یہ ہے کہ اس کی دو صورتیں بنائی جاتی ہیں ایک صورت میں خنثی کو مؤنث فرض کیا جاتا ہے۔ اور دوسری صورت میں مذکر پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے۔

توافق ہو تو ہر مسئلہ کے وفق کو دوسرے مسئلہ کے وفق اور اس کے ورثہ کے سہام کیساتھ ضرب دیجائے۔

تباین ہو تو پورے مسئلہ کو پورے دوسرے مسئلہ اور اس کے ورثہ کے سہام کیساتھ ضرب دیجائے پھر مجموعِ مسئلتین کو کل مسئلہ بنایا جائے اور ورثہ کے سہام کو جمع کر کے ہر ایک وارث کے حاصل جمع کو کل مسئلہ سے سہم دیا جائے۔

مسئلہ ۵ تص ۲۰	تباین	
ابن	بنت	ابن خنثی مذکر
۲/۸	۱/۴	۲/۸

مسئلہ ۴ تص ۲۰	تباین	
ابن	بنت	بنت خنثی مؤنث
۲/۱۰	۱/۵	۱/۵

جمع	تص ۲۰	تص ۲۰	جمع ۴۰ جمع
ابن		بنت	خنثی
۱۰		۴	۸
۸/۱۸		۵/۹	۵/۱۳

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ تصـ ۱۵۶ — تباین

زوج	اب	ام	ولد خنثیٰ مؤنث
۳ ۳۹	۲ ۲۴	۲ ۲۴	۶ ۷۲

مسئلہ ۱۲ تصـ ۱۵۶ — تباین

زوج	اب	ام	ولد خنثیٰ مذکر
۳ ۳۹	۲ ۲۶	۲ ۲۶	۵ ۶۵

جمع — ۱۵۶ — ۱۵۶ — جمع جمع ۳۱۲

زوج	اب	ام	ولد خنثیٰ
۳۶ ۳۹ ۷۵	۲۴ ۲۶ ۵۰	۲۶ ۲۴ ۵۰	۷۲ ۶۵ ۱۳۷

مسئلہ ۱۲ ر ۴ تصـ ۱۶ تصـ ۳۲ تصـ ۹۶ — توافق — وفق ۸

زوجہ	اخت ع	اخت عل	توافق	اخت عل خنثیٰ
۱ ۴ ۸ ۲۴	۳ ۹ ۱۸ ۵۴	۳ ۹	۱ ۳ ۶	۳ ۹

مسئلہ ۴ تصـ ۱۲ تصـ ۹۶ — توافق — وفق ۳

زوجہ	اخت ع	اخت عل	توافق	اخ عل خنثیٰ
۱ ۳ ۲۴	۲ ۶ ۴۸	۱ ۸	۱ ۳	۲ ۱۶

جمع — ۹۶ — ۹۶ — جمع جمع ۱۹۲

زوجہ	اخت ع	اخت عل	اخ او اخت عل خنثیٰ
۲۴ ۲۴ ۴۸	۵۴ ۴۸ ۱۰۲	۹ ۸ ۱۷	۹ ۱۶ ۲۵

مسئلہ ۲ تصـ ۶

ولد خنثی مذکر	ابن
۱/۳	۱/۳

مسئلہ ۳ تصـ ۶

ابن	ولد خنثی موئنث
۲/۴	۱/۲

تصـ ۶ تصـ ۶ جمع ۱۲ ع

جمـ	ابن	ولد خنثی
	۴	۲
	۳	۳
	۷	۵

مذید فائدہ کے لئے مثال اسوء الحالین کی جو کہ تفسیر ہے اقل النصیبین کی

مسئلہ ۲ تصـ ۱۴

زوج	اخت ع	اخ او اخت عل خنثی مذکر
۱/۷	۱/۷	م

مسئلہ ۶ عول ۷ تصـ ۱۴

زوج	اخت ع	اخ او اخت عل خنثی موئنث
۳/۲	۳/۲	۱/۲

تصـ ۱۴ تصـ ۱۴ جمع ۲۸ ع

جمـ زوج	اخت ع	اخ او اخت عل خنثی
۷	۷	۲
۶	۶	
۱۳	۱۳	

مسئلہ ۸

زوجہ	بنت	عم خنثی مذکر
۱	۴	۳

مسئلہ ۸ ۸

زوجہ	بنت	عمۃ خنثی موئنث
۱	۷	م

۸+۸ جمع ۱۶ ع

جمـ زوجہ	بنت	عم او عمۃ خنثی
۱	۴	۳
۱	۷	
۲	۱۱	

حمل کا بیان

جیسے خنثی کا حال متردد ہے ویسے حمل کا بھی ذکورۃ۔انوثۃ میں تردد ہے مگر حمل کا تردد زائل ہو جاتا ہے اور خنثی میں اشکال باقی رہتا ہے۔خنثی میں تردد قوی ہے اس لئے حمل کو خنثی سے مؤخر کیا گیا ہے۔امام ابو یوسف کے نزدیک حمل کیلئے ایک لڑکا یا ایک لڑکی کا حصہ (جو بھی اکثر ہو) رکھیں گے وعلیہ الفتوی۔

مسائل حمل میں اصل یہ ہے کہ اس کی بھی دو صورتیں بنائی جائیں گی ایک صورت میں حمل کو مذکر فرض کیا جائے اور دوسری میں مؤنث۔

پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے

اگر نسبت توافق کی ہو تو ہر مسئلہ کی وفق کو پورے دوسرے مسئلہ اور اس کے ورثہ کے سہام کیساتھ ضرب دیجائے

اگر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت تباین کی ہو تو پورے مسئلہ کو پورے دوسرے مسئلہ اور اس کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دیجائے حاصل ضرب مسئلہ تصحیح مسئلۃ الحمل ہوگا

پھر حمل کے سوا باقی وارثوں کو جس صورت میں کم ملے وہ ان وارثوں کو مسئلہ سے دیدیا جائے اور جو باقی بچے حمل کیلئے محفوظ رکھدیا جائے پھر جب ولد پیدا ہو جائے اگر وہ کل داشتہ مال کا مستحق ہو تو فبہا ورنہ اس کی وجہ سے جن وارثوں کو کم حصہ دیا گیا تھا ان کو ان کا حصہ پورا کر دیا جائیگا۔

مسئلہ ۲۴ تص ۲۷ تص ۲۱۶

زوجہ	حمل مذکر		بنت	اب	ام
۳ / ۹ / ۲۷	۲۶ / ۷۸	۱۳ / ۳۹ / ۱۱۷	۱۳ / ۳۹	۴ / ۱۲ / ۳۶	۴ / ۱۲ / ۳۶

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ تص ۲۱۶

زوجہ	حمل مؤنث	بنت	اب	ام
۳ / ۲۴	۸ / ۶۴	۸ / ۶۴	۴ / ۳۲	۴ / ۳۲

چونکہ بعد عمل ضرب کے مسئلہ دو سو سولہ سے بنا ہے اور حمل کے سوا باقی ورثہ کو اقل دینا ہے اس لئے زوجہ کو چوبیس والدین کو بتیس بتیس دیں گے چونکہ امام ابو یوسف کے نزدیک لڑکی کے حق میں ایک لڑکا کا حصہ موقوف ہے اس لئے مذکر والی صورت میں اولاد کیلئے جو ایک سو سترہ ہے اس کو تین پر تقسیم کرنے سے لڑکی کا حصہ انتالیس لڑکی کو دیدیا جائے دو سو سولہ سے زوجہ والدین اور لڑکی کو ایک سو ستائیس دینے کے بعد جو نناوے بچا ہے وہ روکا جائے۔

اگر زوجہ نے اولاد مؤنث جنی تو تمامی روکا ہوا مال مؤنث کا حق ہے نناوے موقوف کیساتھ انتالیس لڑکی والے جمع کئے جائیں تو ایک سو اٹھائیس ہوں گے یہ صرف اولاد مؤنث پر تقسیم کئے جائیں

اگر زوجہ نے اولاد مذکر جنی تو زوجہ کو تین اور والدین کو چار چار دیئے جائیں زوجہ والدین اور لڑکی کو مل جانے کے بعد باقی جو اٹھتر تھے ان کے ساتھ لڑکی والا حصہ انتالیس ملا کر جمع کیا جائے جو ایک سو سترہ ہوتا ہے وہ اولاد پر فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ تقسیم کیا جائے۔

اور اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو زوجہ کو تین اور والدین کو چار چار حصے دیدیا جائے اور باقی موقوف سے لڑکی کو اتنا دیا جائے کہ کل کا نصف ایک سو آٹھ ہو جائے وہ انہتر ہے اور باقی نو باپ کو بوجہ عصوبت کے دیدیا جاوے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۶ تصـ ۱۸ تصـ ۹۰

ام حاملہ	حمل مذکر یعنی اخ ع	۵/۱۵	اخت ع
۱	۱۰		۵
۳	۵۰		۲۵
۱۵			

مسئلہ ۶ ، ۵ تصـ ۹۰

ام حاملہ	حمل مؤنث یعنی اخت ع	اخت ع
۱	۲	۲
۱۸	۳۶	۳۶

مفقود کا بیان

حمل اور مفقود کا وجود بوقت موت مورث کے مظنون ہوتا ہے مگر حمل میں بوجہ آثار کے وجود کا گمان غالب ہوتا ہے بخلاف مفقود کے اس لئے حمل کو مقدم کیا گیا ہے غائب کے واپس آنے کی جب امید منقطع ہو جائے تو اس وقت سے اس کا حکم مفقود کا ہے محققین علماء حنفیہ نے مفقود کی زوجہ کے نکاح کے جواز کے بارے میں امام مالک کے قول پر فتوی دیدیا کہ جس دن سے وہ غائب ہو گیا ہے اس تاریخ سے چار سال تک متواتر لا پتہ ہے جو مسلمان حاکم سے اس کی موت پر قضا سے اس کی زوجہ کا نکاح ختم ہو جائیگا اب چار ماہ دس دن کی مدت عدت گزارنے کے بعد زوج آخر سے نکاح کر سکتی ہے میراث کی تقسیم کے بارے میں امام مالک اور امام ابو حنیفہ دونوں نے نوے سال کی مدت مقرر فرمائی ہے جب مفقود کی عمر نوے سال تک پہنچ جائیگی تو اس وقت اس پر موت کا حکم دیکر اس وقت جو اس کے وارث زندہ ہوں گے ان میں اس کا ذاتی مال (نہ کہ وراثت کا مال) تقسیم کیا جائیگا اور نوے سال کی عمر سے پہلے مفقود غیر کے مال کے حق میں میت ہے یعنی اگر کوئی مورث مر جائے تو مفقود کا حصہ محفوظ رکھا جائیگا اگر نوے سال تک واپس آجائے تو داشتہ مال اس کو دیدیا جائیگا ورنہ میت کے جن ورثہ سے جتنا مال بوجہ مفقود کے روکا گیا تھا اتنا مال ان کو واپس کر دیا جائے گا اصل اس کا یہ ہے کہ اس کے بھی دو مسئلے بنائے جائیں گے ایک مسئلہ میں مفقود کو مردہ فرض کریں گے دوسرے میں زندہ پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے تماثل ہو تو ایک مسئلہ پر اکتفاء کیا جائے گا تداخل ہو تو اکثر پر اکتفاء کیا جائے گا توافق ہو تو ہر مسئلہ کے وفق کو پورے دوسرے مسئلہ اور ورثہ کے سہام کیساتھ ضرب دیجائیگی تباین ہو تو ہر مسئلہ کے کل کو دوسرے مسئلہ کے کل اور اس کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دی جائیگی۔ پھر مفقود کے سوا باقی ورثہ کو جس صورت میں کم ملے ان کو دیکر باقی جو بچے وہ مفقود کیلئے رکھا جائیگا اگر مفقود واپس آجائے اور کل مال داشتہ کا مستحق ہو جائے تو فبھا اور اگر بعض مال داشتہ کا مستحق ہو یا واپس نہ آئے تو اسکی وجہ سے جن ورثہ کو مال کم

کردیا گیا تھا ان کو ان کا حصہ پورا دیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۶ عول ۷ تصحیح ۵۶			
زوج	اخت ع	اخت ع	اخ ع مفقود میت
$\frac{3}{24}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	

مسئلہ ۲ تصحیح ۸ تصحیح ۵۶				
زوج	اخت ع	اخت ع		اخ ع مفقود حی
$\frac{1}{4}$ / ۲۸	$\frac{1}{7}$	$\frac{1}{7}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{2}{14}$

زوج کو چوبیس اور اختین کو چودہ دیگر باقی اٹھارہ مفقود کیلئے محفوظ رکھا جائیگا اگر مفقود واپس آ گیا تو اٹھارہ سے چار زوج کو اور چودہ مفقود کو دیا جائے گا اور اگر واپس نہ آیا تو کل داشتہ مال یعنی اٹھارہ اختین کو دیا جائے گا اسی طرح اختین کے کل سہام بتیس ہو جائیں گے فواللہ تعالی اعلم بالصواب۔

تخارج کا بیان

کوئی وارث ترکہ میں سے کسی چیز پر صلح کرے اس کو تخارج کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مصالح کو جملہ وارثین میں داخل کر کے مسئلہ بنایا جاوے اور ہر وارث کو حصہ دیا جائے پھر مصالح کے سہم کو مسئلہ سے تفریق کر کے باقی سے مسئلہ بنایا جاویگا۔

مسئلہ ۶	(ص ۳)	مسئلہ ۳
زوج	ام	عم
ص ۳	۲	۱

مسئلہ ۸ تصحیح ۳۲		(ص ۷)			مسئلہ ۲۵
زوجہ	ابن	ابن		ابن	ابن
$\frac{1}{4}$	۷	۷	$\frac{7}{28}$	۷	ص ۷

فصل فی المحروم والمحجوب

محروم وہ ہے کہ کسی بھی حال میں وارث نہیں ہوسکتا اس کے چار اسباب ہیں۔ القتل۔ الرق اختلاف دین۔ دار

مانع ارث۔ قتل ناحق دان۔ از مکلف کہ شد مباشر آن۔

رقیت۔ اختلاف دین۔ دار۔ جہل ترتیب موت مورث نیز شمار۔

اور محجوب وہ ہے کہ کسی غیر کی وجہ سے اس کی میراث کم ہو جائے اس کو حجب نقصان کہتے ہیں وہ پانچ نفر ہیں ۔زوج۔ زوجہ۔ ام۔ بنت الابن۔ اخت علی ۔ یا اس کو میراث نہ ملے اس کو حجب حرمان کہتے ہیں اس کا اصل الادلاء الی المیت ہے یعنی واسطہ الی المیت کا اگر وہ واسطہ ہوگا تو یہ محجوب ہو گا۔ جیسے اب الاب۔ اب کے ہوتے ہوئے جد محجوب ہے۔ پھر ورثہ اس میں دو قسم ہیں ایک وہ کہ کسی حال میں محجوب یعنی محروم نہیں ہوتے وہ چھ نفر ہیں ابن۔ اب۔ زوج۔ بنت۔ ام۔ زوجہ۔ دوسرا وہ کہ یرثون بحال و یحجبون ای یحرمون بحال ۔ وہ ہیں الاقرب فالاقرب۔ ابن الابن۔ اب الاب۔ ابن الاخ۔ ابن العم الخ نیست محروم حاجب میراث ہست محجوب حاجب وراث۔

جو خود محروم ہو وہ دوسرے وارث کو محجوب نہیں کرتا نہ حجب حرمان کا اور نہ حجب نقصان کا جیسے بیٹا کہ اپنی ماں کو ناحق قتل کرتا ہے خود تو محروم ہے مگر باپ کو سہم میں نصف سے ربع کا نقصان نہ دیگا اور نہ ماں کے اخوۃ۔ اخوات کو محجوب یعنی محروم کریگا اور جو وارث محجوب ہو دونوں قسموں کے ساتھ حاجب ہو سکتا ہے حجب نقصان کا جیسے اخوۃ۔ اخوات اب کے ساتھ خود تو محجوب ہیں لیکن ام کو ثلث سے سدس کا مستحق کر کے نقصان دیں گے اور حجب حرمان کا جیسے ام الاب بوجہ اب کے خود تو محجوبہ ہے لیکن ام ام الام کو بھی محجوبہ یعنی محرومہ کر دیتی ہے۔

مقاسمۃ الجد کا بیان

چونکہ مقاسمۃ الجد کا طریقہ غیر مفتی بہ قول ہے اس لے مقاسمۃ الجد کو تمام کے آخر میں بیان کیا

گیا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک جد کی موجودگی میں کل اخوۃ اخوات ساقط ہیں بخلاف صاحبین کے کہ ان کے نزدیک اخوۃ اخوات خیفیہ ساقط ہیں عینیہ وعلیہ ساقط نہیں اس لئے صاحبین کے قول پر تقسیم کا ایک طریقہ ہے جس کو مقاسمۃ الجد کہتے ہیں۔ اصل اس کا یہ ہے۔ کہ تقسیم ترکہ میں جد کو مثل ایک بھائی کے شمار کیا جائے اور بنوالعلات کو بنوالاعیان کے ساتھ اضرار اللجد تقسیم ترکہ میں داخل کیا جائے پھر جب جد اپنا حصہ لے لے اگر بنوالاعیان سے کچھ بچ جائے تو بنوالعلات کو دیدیا جائے ورنہ بنوالعلات بوجہ موجودگی بنو الاعیان کے محجوب ہو کر درمیان سے نکل جائیں گے۔ پھر دیکھا جائے جد کیساتھ اخوۃ اخوات کے سوا ورثہ میں ذوی الفروض ہیں یا نہیں اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو جد کیلئے افضل الامرین ہے یعنی مقاسمۃ یا ثلث جمیع المال میں سے جو بھی افضل ہو جد کیلئے وہی ہے اور اگر جد کیساتھ اخوۃ اخوات کے سوا ذوی الفروض ہوں تو جد کیلئے افضل الامور الثلثۃ بعد فرض ذی سہم ہے مقاسمۃ ثلث باقی سدس جمیع مال سے جو بھی افضل ہو وہی ہے۔

جد کے ساتھ اخوۃ اخوات کے سوا ذوی الفروض نہ ہو ان کے امثلہ کا بیان

بنوالعلات کیلئے کچھ بچ جائے اس کی دو مثالیں ہیں ایک المقاسمۃ خیر کی دوسری الثلث کی۔

مسئلہ ۵ تص ۱۰ تص ۲۰ — المقاسمۃ خیر

جد	اخت ع	باقی	اخت عل	باقی	اخت عل
۲ / ۴ / ۸	۵ / ۱۰	۳ / ۶	۱	۱ / ۲	۱

جد مثل دو اخت کے ہے گویا کہ ورثہ کل پانچ اخوات ہیں مسئلہ پانچ سے بنا اس سے جد کو دو ملیں گے کل کا نصف اخت ع کو ملیگا۔ وہ اڑھائی ہے اس لئے نصف کے مخرج دو کو جد کے سہم دو کیساتھ ضرب دیں گے اور باقی من المسئلہ بعد سہم الجد جو تین ہے اس سے بھی دو کو ضرب دیں گے اور مسئلہ پانچ کیساتھ بھی ضرب دیں گے تو مسئلہ دس ہو گیا اس سے جد کو مثل دو اخت کے خمساہ چار دیں گے اور اخت عینی کو کل

کا نصف پانچ دیں گے اب اخت عینی کو جو کہ بنوالاعیان سے ہے اس سے بنوالعلات کیلئے ایک بچ گیا وہ دو اخت علیہ کو دیں گے ایک کی دو پر تقسیم صحیح نہیں ہے اس لئے دو کو ورثہ کے سہام اور مسئلہ کیساتھ ضرب دیں گے تو مسئلہ اب بیس ہو جائیگا اس سے جد کو آٹھ حصے اخت عینی کو دس حصے اور دو اخت علیہ کو ایک ایک حصہ دیں گے۔

مسئلہ ۳ تہ ۶ تہ ۱۲ — مثال الثلث

جد	اخت ع		اخت عل		اخت عل
۱ / ۲ / ۴	۳ / ۶	۲ / ۴	۱	۱ / ۲	۱

اس صورت میں کل مسئلہ تین سے بنا کر جد کو اس کا ثلث یعنی ایک دیا جائیگا کل کا نصف اخت ع کو دیا جائیگا اس لئے نصف کے مخرج دو کو جد کے سہم اور ماقبی دو کیساتھ اور مسئلہ تین کیساتھ ضرب دیں گے تو مسئلہ چھ سے ہو گیا اس سے جد کو ثلث یعنی دو اور کل چھ کا نصف یعنی تین اخت ع کو اور باقی بچا ہوا ایک ہے وہ دو اخت علیہ کو دیں گے تقسیم صحیح نہیں ہو سکتی اس لئے تصحیح کرنے سے مسئلہ بارہ سے ہو گیا اس سے جد کو ثلث یعنی چار اخت ع کو نصف یعنی چھ اور ماقبی یعنی دو وہ دو اخت علیہ کو ایک ایک کر کے دیں گے ظاہر ہے کہ جد کیلئے بیس سے آٹھ افضل ہے بہ نسبت چار کے بارہ سے بنوالعلات کیلئے کچھ نہ بچے اس کی بھی دو مثالیں ہیں ایک المقاسمۃ خیر کی دوسری الثلث کی۔

مسئلہ ۴ — المقاسمۃ خیر

جد	اخت ع	اخت عل
۲	۲	م

جد کو مثل دو اخت کے شمار کر کے کل مسئلہ عدد رؤس چار سے بنا کر جد کو دو حصے اور اخت عینی کو کل کا نصف دو حصے ملیں گے اخت علیہ کیلئے کچھ نہ بچا۔

مثال الثلث

جد	اخت ع		اخت عل
مسئلہ ۳ تصحیح ۶		۲/۴	
۱/۲	۳		۱

تصحیح کے بعد مسئلہ چھ سے ہذا جد کو ثلث یعنی دو دیدیا گیا کل کا نصف تین اخت ع کو دیا گیا باقی ایک بچا وہ اخت عل کو دیا گیا مگر مقاسمۃ والی صورت جد کیلئے افضل ہے اس لئے صاحبین کے مذہب میں مقاسمۃ کا فتوی دیا جائے گا بہر حال ظاہر ہے کہ جد کیلئے چار سے دو افضل ہے بہ نسبت دو کے چھ سے مزید دو مثالیں ایک الثلث خیر کی دوسری المقاسمۃ والثلث سواء کی دو مثالوں کے تقابل سے جد کیلئے افضل الامرین واضح ہو جاتا ہے۔

الثلث خیر

مسئلہ ۳ تصحیح ۹

جد	اخ ع		اخ ع	اخ ع
۱/۳	۲	۲/۶	۲	۲

مثال المقاسمۃ

مسئلہ ۴

جد	اخ ع	اخ ع	اخ ع
۱	۱	۱	۱

ظاہر ہے جد کے لئے نو سے تین افضل ہے بہ نسبت ایک کے چار سے۔

المقاسمۃ والثلث سواء

مسئلہ ۳

جد	اخ ع	اخ ع
۱	۱	۱

جد کیساتھ اخوۃ اخوات کے سوا اور ورثہ ذوی الفروض ہوں ان کے امثلہ کا بیان۔

مسئلہ ۲ تصح ۴

زوج	جد	$\frac{1}{2}$	اخ ع
$\frac{1}{2}$	۱		۱

المقاسمۃ خیر

مسئلہ ۲ تصح ۶

زوج	$\frac{1}{3}$	جد	اخ ع
$\frac{1}{3}$		۱	۲

ثلث باقی

مسئلہ دو سے بنا ایک زوج کو دیکر باقی ایک بچا ایک کی تقسیم جد اور اخ ع پر صحیح نہیں ہوسکتی اس لئے ثلث کے مخرج تین کو ضرب دینے سے مسئلہ چھ سے ہوگیا اس سے زوج کو تین حصے اور باقی تین کا ثلث ایک حصہ جد کو اور دو حصے اخ ع کو دیئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲ تصح ۱۲

زوج	جد	$\frac{1}{6}$	اخ ع
$\frac{1}{6}$	۲		۴

سدس

مسئلہ دو سے بنا ایک حصہ زوج کو ملا چونکہ جد کیلئے کل مسئلہ سے سدس ہے تقسیم صحیح نہیں ہوسکتی اس لئے سدس کے مخرج چھ کو مسئلہ کیساتھ ضرب دیں گے تو مسئلہ بارہ ہو جائیگا اس سے زوج کو چھ حصے جد کو کل کا سدس یعنی دو حصے اور اخ ع کو چار حصے دیں گے ظاہر ہے کہ جد کیلئے چار سے ایک افضل ہے بہ نسبت ایک کے چھ سے اور دو کے بارہ سے۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸ — الثلث الباقی خیر

جده	جد		اخ ع	اخ ع	اخت ع
۱/۳	۵	۵/۱۵ باقی	۴	۴	۲

چھ سے ایک جدہ کوملا باقی پانچ کوثلث باقی کے مخرج تین سے ضرب دینے سے مسئلہ اٹھارہ سے ہوگیا اس سے ذی فرض جدہ کوسدس تین دیکر باقی پندرہ کا ثلث پانچ جد کو دیدیا گیا باقی دس چار چار اخ عینی اور دو حصے اخت عینیہ کو دیئے گئے۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۴۲ — المقاسمة

جده	جد		اخ ع	اخ ع	اخت ع
۱/۷	۱۰	۵/۳۵	۱۰	۱۰	۵

مسئلہ بیالیس سے بنا اس سے سات جدہ کو ملے باقی پینتیس کوسات حصص پر تقسیم کیا گیا تو جد کو دس ملے

مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰ — السدس

جده	جد	اخ ع		اخ ع	اخت ع
۱/۵	۱/۵	۸	۴/۲۰	۸	۴

ظاہر ہے کہ جد کیلئے اٹھارہ سے پانچ افضل ہیں بہ نسبت دس کے بیالیس سے اور پانچ کے تمیں سے۔

مسئلہ ٦ تص ١٢ — السدس خیر

جدہ	بنت	جد	اخ ع		اخ ع
١/٢	٣/٦	١/٢	١	١/٢	١

مسئلہ ٦ تص ١٨ — المقاسمۃ

جدہ	بنت	جد		اخ ع	اخ ع
١/٣	٣/٩	٢	٢/٦	٢	٢

مسئلہ ٦ تص ١٨ — ثلث باقی

جدہ	بنت	جد		اخ ع	اخ ع
١/٣	٣/٩	٢	٢/٦	٢	٢

ظاہر ہے کہ جد کیلئے بارہ سے دو افضل ہیں بہ نسبت دو دو کے اٹھارہ سے۔

مذید تین امثلہ برائے فائدہ خاص و تنبیہ

مسئلہ ١٢ عولہ ١٣ — السدس افضل

زوج	بنت	ام	جد	اخت ع
٣	٦	٢	٢	م

مسئلہ ١٢ تص ٣٦ — المقاسمۃ

زوج	بنت	ام	جد		اخت ع
٣/٩	٦/١٨	٢/٦	٢	١/٣	١

مسئلہ ١٢ تص ٣٦ — ثلث باقی

زوج	بنت	ام	جد		اخت ع
٣/٩	٦/١٨	٢/٦	١	١/٣	٢

ظاہر ہے کہ جد کیلئے تیرہ سے دو افضل ہے بہ نسبت دو کے چھتیس سے اور ایک کے چھتیس سے تین

امثلہ بالا میں سے پہلی مثال جد کیلئے السدس افضل ہے مگر اس میں اخت ع مجوبہ ہے۔

سوال۔ ہوا کہ اخت ع۔عل جد کیساتھ مجوبہ تو نہیں ہوتیں لیکن صورت السدس افضل والی میں اخت عینی مجوبہ ہوگئی ہے۔

جواب۔ یہ ہے کہ اگر اخت عینی علی کیلئے کچھ نہ بچے تو دیکھا جائے کہ ورثہ میں بنت موجود ہے یا نہیں اگر بنت موجود ہے تو کہا جائیگا کہ چونکہ بنت کیساتھ اخت ع علی عصبہ ہوتی ہے۔

عصبہ کا حکم یہ ہے کہ ذوی الفروض سے جو بچے گا تو وہ لیں گے ورنہ نہیں چونکہ یہاں پر اخت عینی علی کیلئے کچھ نہیں بچا تو اس کی نسبت بنت کے طرف ہوگی نہ کہ جد کی طرف اور اگر بنت موجود نہ ہو تو حضرت زید بن ثابتؓ اولا اخت ع۔علی کو ذی سہم بناتے ہیں تا کہ حرمان سے بچ جائیں پھر اخت ع علی کے سہم کو جد کے سہم کیساتھ ملا دیتے ہیں تا کہ اخت ع۔عل کا سہم جد کے سہم سے بڑھ نہ جائے پھر ان کی آپس میں فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ تقسیم کرتے ہیں چونکہ ان کے نزدیک اصل یہ ہے کہ اخوات ع۔علیہ۔ جد کیساتھ اولا ہی عصبہ ہوتی ہیں تو اس انحراف سے ان کے اصل پر کدورۃ آجاتی ہے۔

فواللہ تعالی اعلم بالصواب۔

صورت بالا والا سوال تو ختم ہو گیا کیونکہ اس صورت میں بنت موجود ہے صورت ذیل میں سوال سے بچنے کیلئے حضرت زید بن ثابتؓ اخت عینی کو اولا ذی سہم بناتے ہیں مسئلہ چھ سے ہے اس سے زوج کو نصف تین حصے ام کو ثلث دو حصے جد کو سدس ایک حصہ ملا اور اخت عینی مجوبہ ہو رہی ہے اس لئے اولا اخت عینی کو ذی سہم بنا کر چھ کا نصف تین دیا جائیگا تو عول نو ہو جائیگا پھر اخت ع کے سہم تین کو جد کے سہم ایک کے ساتھ ملا کر ان کے درمیان تقسیم فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کی جائیگی صحیح تقسیم کیلئے تصحیح کرنے سے مسئلہ ستائیس سے بن گیا اس سے زوج کو نو، ام کو چھ، جد کو آٹھ اور اخت ع کو چار دئے جائیں گے هكذا افتى به زيد بن ثابتؓ فی مسئلة الاكدرية*

مسئلہ ۶ عولہ ۹ تصحیح ۲۷ — مسئلہ اکدریہ المقاسمۃ افضل

زوج	ام	مخلوط سہم	جد	اخت ع
۳/۹	۲/۶	۴/۱۲	۱/۸	۳/۴

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸ — ثلث باقی

زوج	ام	جد		اخت ع
۳/۹	۲/۶	۱	۱/۳	۲

مسئلہ ۶ — السدس

زوج	ام	جد	اخت ع
۳	۲	۱	م

ظاہر ہے کہ جد کیلئے ستائیس سے آٹھ افضل ہے بہ نسبت ایک کے اٹھارہ سے اور ایک کے چھ سے اور اگر اسی صورت میں ایک اخت عینی کے قائمقام اخ ع ہو تو عول نہ ہوگا اور جد کیلئے سدس افضل ہے۔

مسئلہ ۶ — السدس افضل

زوج	ام	جد	اخ ع
۳	۲	۱	م

یہاں پر حضرت زید بن ثابتؓ بھائی کو محجوب کر دیتے ہیں کیونکہ بھائی ذی سہم تو کسی صورت میں نہیں ہو سکتا فواللہ تعالی اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸ — ثلث باقی

زوج	ام	جد		اخ ع
۳/۹	۲/۶	۱	۱/۳	۲

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ — المقاسمۃ

زوج	ام	جد		اخ ع
۳/۶	۲/۴	۱	۱/۲	۱

ظاہر ہے کہ جد کیلئے چھ سے ایک افضل ہے بہ نسبت ایک کے اٹھارہ سے اور ایک کے بارہ سے تو صورۃ السدس افضل والی اختیار فرماتے ہیں اگرچہ اخ عینی محجوب ہو جاتا ہے اب خلاصی کا کوئی چارہ کار نہ رہے گا اور اگر ایک اخت عینی کے قائمقام دو اخت عینیاں ہوں تو سدس افضل ہے ثلث باقی سے البتہ مقاسمۃ سے افضل نہیں ہوتا بلکہ برابر ہوتا ہے۔

السدس افضل

م مسئلہ ٦ تص ١٢

زوج	ام	جد	اخت ع		اخت ع
٣/٦	١/٢	١/٢	١	١/٢	١

ثلث باقی

م مسئلہ ٦ تص ١٨

زوج	ام	جد	اخت ع		اخت ع
٣/٩	١/٣	٢	٢	٢/٦	٢

المقاسمۃ

م مسئلہ ٦ تص ٢٤

زوج	ام	جد	اخت ع		اخت ع
٣/١٢	١/٤	٤	٢	٢/٨	٢

ظاہر ہے کہ جد کیلئے بارہ سے دو افضل ہیں بہ نسبت دو کے اٹھارہ سے البتہ چار کی نسبت چوبیس سے بھی سدس کی ہوتی ہے لیکن طریقہ مقاسمۃ کا یوں ہی بنتا ہے تو مقاسمۃ کے برابر ہوا۔ فو اللہ تعالی اعلم۔

فصل مات الاخان معا

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ دو بھائی زید عمر غرق ہو کر اکٹھے مرگئے ولم یدر ایهما مات اولا اور ہر ایک، ایک ایک لڑکی، ماں اور مولی عتاقہ چھوڑ گئے ہیں اور ہر ایک کا ترکہ نوے نوے روپیہ ہے تو ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا بینوا توجروا۔

الجواب

علماء احناف کے نزدیک ہر ایک اخ کے ترکہ سے اس کی لڑکی کو پینتالیس روپے اس کی ماں کو پندرہ روپے اور اس کے مولی عتاقہ کو تیس روپے ملیں گے اور کوئی اخ بھی ایک دوسرے سے وارث نہ ہوگا کیونکہ ان کی موت کے وقت کا یقینی معلوم نہیں تو گویا کہ ماتا جمیعا۔

مسئلہ ٦ — ترکہ نوے روپے اخ زید

ام	بنت	مولی عتاقة
زینب	رقیہ	عبداللہ
۱	۳	۲
۱۵-۰-۰	۴۵-۰-۰	۳۰-۰-۰

مسئلہ ٦ — ترکہ نوے روپے اخ عمر

ام	بنت	مولی عتاقة
زینب	خالدہ	عبدالرحمن
۱	۳	۲
۱۵-۰-۰	۴۵-۰-۰	۳۰-۰-۰

الاحیاء — الاموات اخ زید و اخ عمر — کل ترکہ ۱۸۰ روپے

ام	بنت	بنت	مولی عتاقة	مولی عتاقة
زینب	رقیہ	خالدہ	عبداللہ	عبدالرحمن
۳۰	۴۵	۴۵	۳۰	۳۰

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں اہل یمامہ کے مقتولین کے بارے میں مجھے حکم دیا کہ زندوں کو مردوں کا وارث بنالوں اور حضرت عمر فاروقؓ نے حکم دیا کہ وباء

طاعون سے عمواس میں جو لوگ اسی طرح وفات پاگئے تھے تو مجھے اسی طرح کا حکم دیا تھا، اسی طرح حضرت عثمان سے بھی منقول ہے اور جنگ جمل و صفین کے مقتولین کے بارے میں حضرت علی نے بھی اسی طرح کا حکم دیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور ایک روایت حضرت علیؓ سے یہ ہے کہ یرث بعضهم عن بعض الا فی ماورث بعضهم من بعض یعنی ہر ایک اخ دوسرے اخ سے وارث ہوگا مگر اس مال میں جو کہ ہر ایک دوسرے سے وارث ہوا ہے وہ مال بجائے اخ کے اس کے مولیٰ عتاقة کو دیا جائیگا اور وہ مال تیس تیس روپے ہے اس کی تقسیم یوں کی جائیگی کہ ماں زینب کو ہر ایک سے پانچ پانچ روپے، بنت رقیہ کو پندرہ، بنت خالدہ کو پندرہ، مولی عتاقة عبداللہ کو دس روپے، مولی عتاقة عبدالرحمٰن کو دس روپے دیئے جائیں گے۔ تو گویا کل ترکہ ساٹھ سے زینب کو دس روپے، رقیہ کو پندرہ روپے، خالدہ کو پندرہ روپے، عبداللہ کو دس روپے اور عبدالرحمٰن کو دس روپے ملیں گے۔

فواللہ تعالی اعلم بالصواب ۔و علمه اتم و اکمل فللّٰه الحمد و الصلوة علی رسوله النبی الامی صلی اللّٰه علیه وسلم۔

مسئلہ ۶ — ترکہ نوے روپے اخ زید

ام	بنت	اخ ع	مولی عتاقة
زینب	رقیہ	عمر	عبداللہ
۱	۳	۲	م
۱۵-۰-۰	۴۵-۰-۰	۳۰-۰-۰	

مسئلہ ۶ — ترکہ نوے روپے اخ عمر

ام	بنت	اخ ع	مولی عتاقة
زینب	خالدہ	زید	عبدالرحمٰن
۱	۳	۲	م
۱۵-۰-۰	۴۵-۰-۰	۳۰-۰-۰	

الا فی ما ورث بعضهم من صاحبه کی صورت ذیل هے علی رأیهما رحمهما

مسئلہ ٦ — ترکہ ۳۰ روپے اخ زید

ام	بنت	مولی عتاقة
زینب	رقیہ	عبداللہ
١	۳	۲
۵-۰-۰	۱۵-۰-۰	۱۰-۰-۰

مسئلہ ٦ — ترکہ ۳۰ روپے اخ عمر

ام	بنت	مولی عتاقة
زینب	خالدہ	عبدالرحمن
١	۳	۲
۵-۰-۰	۱۵-۰-۰	۱۰-۰-۰

الاحیاء الاموات — اخ زید واخ عمر — ترکہ فی ما ورث بعضهم من صاحبہ ستون روبیة

ام	بنت	بنت	مولی عتاقة	مولی عتاقة
زینب	رقیہ	خالدہ	عبداللہ	عبدالرحمن
۱۰-۰-	۱۵-۰-	۱۵-۰-	۱۰-۰-	۱۰-۰-

تقسیم کل ترکه مأة و ثمانون روبیة علی مذهب ابن مسعود رضی و علی رضی

الاحیاء الاموات — اخ زید واخ عمر — کل ترکہ ۱۸۰ روپے

ام	بنت	بنت	مولی عتاقة	مولی عتاقة
زینب	رقیہ	خالدہ	عبداللہ	عبدالرحمن
۴۰	٦۰	٦۰	۱۰	۱۰

رب زدنا علما و فهما و شوقا و حفظا و هدی و تقی بحرمة اسمك الاعظم یا علیم

یا علیم علمنامن لدنك

فائدہ جلیلہ:

زوج	اخت ع ٢	اخت خ ٢
مسئلہ ٦ عولہ ٩		
٣	٤	٢

السوال

تین، چار اور دو "عول نو" کا (جو کہ اب مسئلہ بن گیا ہے) نصف، ثلثان، ثلث نہیں ہے تو مسئلہ کے عول سے بن جانے سے مخالفت نصوص قطعیہ کی لازم ہو جائیگی۔

الجواب

اصل مسئلہ "٦" ضرب "$13\frac{1}{2}$" ہو تو نتیجہ ضرب "٨١" ہوگا۔ تو اصل مسئلہ "٦" کے اجزاء "٨١" ہوں گے۔ اور مسئلہ عول "٩" ضرب "٩" ہو تو نتیجہ ضرب "٨١" ہوگا تو عول "٩" کے بھی اجزاء "٨١" ہوں گے۔ اب "٨١" کی تقسیم بر "٦" ہو۔ تو فی حصہ "$13\frac{1}{2}$" ہوگا اور "٨١" کی تقسیم بر "٩" ہو تو فی حصہ "٩" ہوگا۔ پھر اولاً تقسیم "٦" کی (جس کے اجزاء "٨١" تھے اور فی حصہ "$13\frac{1}{2}$" تھا) بایں طور کریں گے کہ "٨١" سے اختان ع کو ثلثان "٥٤" اختان خ کو ثلث "٢٧" دیں گے۔ تو زوج کیلئے کچھ نہ بچا۔ تو ثانیاً تقسیم "٩" کی (جس کے اجزاء "٨١" تھے اور فی حصہ "٩" تھا) بایں طور کریں گے کہ "٨١" سے اختان ع کو "٣٦" اختان خ کو "١٨" دیں گے اور باقی "٢٧" زوج کو دیں گے۔ تو گویا کہ "١٨" اختان ع سے لیکر جو کہ ثلث "٥٤" کا ہے اور "٩" اختان خ سے لیکر جو کہ ثلث "٢٧" کا ہے جس کا میزان "٢٧" ہے زوج کو دیں گے تو زوج کو "٨١" کا نصف "$40\frac{1}{2}$" جو ملنا تھا "$13\frac{1}{2}$" سلب ہو جانے سے باقی "٢٧" ملا تو زوج کا ثلث بھی سلب ہو گیا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ اخوات ع۔ خ سے جس تناسب سے حصہ کم کیا گیا ہے اسی تناسب سے زوج سے بھی حصہ کم کیا گیا ہے تو تناسب کمی کا مابین حصص جمیع الورثہ برابر کا رہا وہ ہے ثلث۔ ثلث۔ ثلث۔ تو تناسب نسب کا مابین النصف والثلثان۔ والثلث باقی رہا۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ مسئلہ کا

عول سے بن جانے سے ہر ایک وارث کو ترکہ یعنی جائداد متروکہ کم ملتی ہے۔ نہ کہ حصص میں کمی آتی ہے جیسا کہ سائل نے سمجھا ہے ورنہ لازم آئیگا کہ علماء نے مسئلہ کو عول سے بنا کر مداخلت فی الدین کی ہے۔ حاشاللہ تعالی و قس علیه بواقی مسائل العول من اثنتی عشر واربعة و عشرين ای ''۱۲۔۲۴'' وغیرہ*

السوال

مسئلہ ۳ ۲	
بنت	بنت
۱	۱

سوال

یہ ہے کہ بنتان کیلئے کل جائداد کا ثلثان ہے نہ کہ کل جائداد، جو کہ بعدالرد بنتان کو دی گئی ہے۔

الجواب

جواب یہ ہے کہ اولا بنتان کو کل جائداد کا ثلثان دیا گیا پھر ماقبی ثلث کو اثلاثا تقسیم کرنے سے بنتان کو ثلثا الثلث دیا گیا۔ پھر ثلث الثلث کو اثلاثا تقسیم کرنے سے بنتان کو ثلثا ثلث الثلث دیا گیا۔ هكذا الى ينتهى الى الجزء الذى لا يتجزأ حتى لا يبقى شىء من التركة۔

تو رد کی چار صورتوں کے جو چار احکام ہیں ان پر عمل کرنے سے خود بخود بالا طریقہ سے تقسیم ترکہ کی بمطابق نصوص قطعیہ کے ہو جاتی ہے۔

فلله الحمد على ما علّم العلماء اصول العول والرد قال رسول الله ﷺ من قطع ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيمة۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ

فصل فی تعلیم الافتاء فی الفتیا لمسائل علم المیراث

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ھو الحی الذی لا یموت

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیوی عائشہ، ایک لڑکی خدیجہ، ماں زینب اور ایک بھائی حقیقی عمر چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از تجہیز و تکفین و ادائیگی قرض و اجرائے وصیت از ثلث، کل جائداد کو چوبیس حصص پر منقسم کر کے عائشہ کو تین حصے، خدیجہ کو بارہ حصے، زینب کو چار حصے اور عمر کو پانچ حصے ملیں گے۔

فواللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

زید

مسئلہ ۲۴

زوجہ	بنت	ام	اخ ع
عائشہ	خدیجہ	زینب	عمر
۳	۱۲	۴	۵

فتوی نویسی مناسخه

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندہ فوت ہو کر خاوند بکر، چار لڑکیاں رقیہ، زینب، خالدہ اور سلمہ اور ایک بہن حقیقی سودہ چھوڑ گئی ہے۔ بعدھا قبل از تقسیم شرعی سلمہ فوت ہو کر خاوند خالد، دو لڑکے عمر اور شریف، باپ بکر اور تین بہنیں حقیقی رقیہ، زینب اور خالدہ چھوڑ گئی ہے۔ بعدھا قبل از تقسیم شرعی شریف فوت ہو کر ایک بیوی ہندہ، باپ خالد اور ایک بھائی حقیقی عمر چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا

کیا ملے گا۔ بینوا بالتفصیل توجروا عند اللہ الجلیل

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو پانچ سو چھہتر حصص پر مقسم کر کے بکر کو ایک سو ساٹھ حصے، رقیہ، زینب اور خالدہ کو چھیانوے چھیانوے حصے، سودہ کو اڑتالیس حصے، خالد کو پینتالیس حصے، عمر کو اٹھائیس حصے اور ہندہ کو سات حصے ملیں گے۔ ھذا ما ظھر لی فی ھذا الباب۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۲ تص ۱۴۴ تص ۵۷۶ — ہندہ

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	اخت ع
بکر	رقیہ	زینب	خالدہ	سلمہ	سودہ
۳	۲	۲	۲	۲	۱
۳۶	۲۴	۲۴	۲۴		۱۲
۱۴۴	۹۶	۹۶	۹۶		۴۸

مسئلہ ۱۲ تص ۲۴ — وفق ۱۲ — تداخل — مف ۲ سلمہ

زوج	ابن		ابن	اب	اخت ع	اخت ع	اخت ع
خالد	عمر	۷	شریف	بکر	رقیہ	زینب	خالدہ
۳	۷	۱۴	۷	۲	م	م	م
۶	۲۸			۴			
۲۴				۱۶			

مسئلہ ۷ — تباین — مف ۷ شریف

زوجہ	اب	اخ ع
ہندہ	خالد	عمر
۱	۳	م
۷	۲۱	

الاحیاء — المبلغ ۵۷۶

بکر	رقیہ	زینب	خالدہ	سودہ	خالد	عمر	ہندہ
۱۶۰	۹۶	۹۶	۹۶	۴۸	۴۵	۲۸	۷

مفتی محمد خلیل اللہ عفی عنہ قائمقام مہتمم مدرسہ شمس العلوم قریہ مولویان۔

الجواب صحیح محمد شریف اللہ عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمس العلوم

فتوی نویسی سولہ آنہ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندہ فوت ہوکر خاوند زید، دو بھائی حقیقی خالد اور بکر، ایک بہن حقیقی زینب اور ماں رقیہ چھوڑ گئی ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو تیس حصص یعنی سولہ آنے پر منقسم کر کے زید کو پندرہ حصے، یعنی آٹھ آنے، خالد کو چار حصے یعنی دو آنے ایک پائی نو بٹہ پندرہ، بکر کو بھی چار حصے یعنی دو آنے ایک پائی نو بٹہ پندرہ، زینب کو دو حصے یعنی ایک آنہ بارہ بٹہ پندرہ اور رقیہ کو پانچ حصے یعنی دو آنے آٹھ پائی ملیں گے۔

ھذا ما ظھر لی فی ھذا الباب - واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۶ تہ ۳۰ — ۱۶ آنے — ہندہ

زوج	اخ ع	اخ ع	۲/۱۰	اخت ع	ام
زید	خالد	بکر		زینب	رقیہ
۳	۴	۴		۲	۱
۱۵					۵
۸—۰—۰	۲—۱ ۹/۱۵	۲—۱ ۹/۱۵		۱—۰ ۱۲/۱۵	۲—۸

فتوی نویسی جائداد متروکہ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندہ فوت ہو کر خاوند بکر، ایک لڑکی خالدہ اور ایک پوتی رقیہ چھوڑ گئی ہے۔ بعدھا قبل از تقسیم شرعی بکر فوت ہو کر ایک بیوی زینب، ایک لڑکی خالدہ اور ایک پوتی رقیہ چھوڑ گیا ہے۔ اور ہندہ میت اول بعد از تجہیز و تکفین و ادائیگی قرض جائداد ایک ہزار تین سو دس روپے چھوڑ گئی ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد ایک ہزار تین سو دس روپے میں سے خالدہ کو نو سو اکیاون روپے بارہ آنے نو پائی، رقیہ کو تین سو سترہ روپے چار آنے تین پائی اور زینب کو چالیس روپے پندرہ آنے ملیں گے۔ ھذا ما ظھر لی فی ھذا الباب واللہ تعالی اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۲ رد ۴ تصحیح ۱۶ تصحیح ۱۲۸ — ہندہ

زوج	بنت	بنت الابن
بکر	خالدہ	رقیہ
۱/۴	۳ / ۹ / ۷۲	۱ / ۳ / ۲۴

مسئلہ ۲۴ رد ۸ تصحیح ۳۲ — مف ۴ بکر

زوجہ	بنت	بنت الابن
زینب	خالدہ	رقیہ
۱/۴	۳/۲۱	۱/۷

الاحیاء — المبلغ ۱۲۸ — وفق ۲۴ — جائداد متروکہ ۱۳۱۰ روپے — وفق ۶۵۵

خالدہ	رقیہ	زینب
۹۳	۳۱	۴
۹۵۱—۱۲—۹	۳۱۷—۴—۳	۴۰—۱۵—۰

فتوی نویسی دین محیط

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ خالد فوت ہو کر تین قرض خواہ چھوڑ گیا ہے۔ یعنی زید کے تین روپے، بکر کے دو روپے اور عمر کے پانچ روپے یعنی کل اپنے ذمہ دس روپے قرضہ چھوڑ گیا ہے۔ اور جائداد متروکہ کل آٹھ روپیہ ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک قرض خواہ کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد متروکہ یعنی آٹھ روپے میں سے زید کو دو روپے چھ آنے چار پائی چار بٹہ پانچ، بکر کو ایک روپیہ نو آنے سات پائی ایک بٹہ پانچ اور عمر کو چار روپے ملیں گے۔

هذا ما ظهر لی فی هذا الباب والله تعالی اعلم بالصواب۔

مجموع الدین ۱۰ روپے		ترکہ ۸ روپے
زید	بکر	عمر
۳	۲	۵
۲-۶-۴ $\frac{۴}{۵}$	۱-۹-۷ $\frac{۱}{۵}$	۴----

فتوی نویسی مولی عتاقة

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیوی ہندہ، ایک بہن حقیقی زینب اور تین بہنیں سوتیلی رقیہ، خالدہ اور سکینہ چھوڑ گیا ہے۔ اور زید پہلے غلام تھا بعد میں زینب نے سو روپے، رقیہ نے تین سو روپے، خالدہ نے پچاس روپے اور سکینہ نے ستر روپے دیکر خریدا، یعنی ان ورثہ نے آپس میں حسب تشریح بالا کے چندہ کر کے پانچ سو بیس روپے میں زید کو خرید کیا اور خریدتے وقت وہ بوجہ ذی رحم محرم ہونے کے آزاد ہو گیا اور زید بوقت موت کے پانچ ہزار چھ سو سولہ روپے چھوڑ گیا تو بروئے شرع شریف ہر ایک کو کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ اس کی جائداد متروکہ پانچ ہزار چھ سو سولہ روپے سے ہندہ کو چودہ سو چار روپے، زینب کو دو ہزار آٹھ سو اٹھانوے روپے، رقیہ کو پانچ سو بیاسی روپے، خالدہ کو تین سو ستاون روپے اور سکینہ کو تین سو پچھتر روپے ملیں گے۔ هذا ما ظهر لی فی هذا الباب۔

والله تعالی اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۲ تصـ ۳۶ تصـ ۱۸۷۲ — تداخل — وق ۳ — ترکہ ۵۶۱۶ زید

زوجہ	اخت ع(۱۰۰)	ولاء	اخت عل(۳۰۰)	فرض	اخت عل(۵۰)	اخت عل(۷۰)
ہندہ	زینب		رقیہ		خالدہ	سکینہ
۳/۹	۶/۱۸	۱/۳	۲/۱۰۴	۲/۶	۲/۱۰۴	۲/۱۰۴
۴۶۸	۹۳۶	۱۵۶	۹۰/۱۹۴		۱۵/۱۱۹	۲۱/۱۲۵
	۳۰/۹۶۶					
۱۴۰۴	۲۸۹۸		۵۸۲		۳۵۷	۳۷۵

فتوی نویسی مولی عتاقة

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہوکر ایک بیوی رقیہ، ایک لڑکی خالدہ اور ایک لڑکا عبداللہ چھوڑ گیا ہے۔ جائداد متروکہ میں صرف ایک عبد چھوڑا ہے۔ جوکہ زید کی بیوی کا والد ہے اور وہ بوجہ اس کے کہ رقیہ کا والد ہے اور خالدہ اور عبداللہ کا اب الام نانا ہے ان پر خود بخود آزاد ہوگیا۔ اب وہ رقیہ کا والد آزاد شدہ فوت ہوکر چھیانوے دراہم ترکہ چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد چھیانوے دراہم سے اس کی لڑکی رقیہ کو چون دراہم ملیں گے، بایں طور کہ اٹھتالیس دراہم بوجہ اس کے فرض نصف کے اور چھ دراہم بوجہ ولاء کے ہوں گے۔ اور خالدہ کو چودہ دراہم بوجہ ولاء کے اور عبداللہ کو اٹھائیس دراہم بوجہ ولاء کے ملیں گے۔

هذا ما ظهر لی فی هذا الباب والله تعالى اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۸ تصحیح ۲۴ — مات الزوج زید وترک عبدا کان ابا لزوجته / زید

زوجہ	بنت		ابن
رقیہ	خالدہ	۷ / ۲۱	عبداللہ
۱ / ۳	۷		۱۴

مسئلہ ۲ تصحیح ۴۸ — مات ابو الرقية الذی کان حرا علی ورثة زوج الرقية و ترک ستة و تسعين درهما

بنت (۳)	ولاء	بنت البنت (۷)	ابن البنت (۱۴)
رقیہ	۱ / ۲۴	خالدہ	عبداللہ
فرض ۱ / ۲۴		ولاء ۷ / دراہم ۱۴	ولاء ۱۴ / دراہم ۲۸
ولاء ۳			
فرض ولاء ۲۷ / دراہم ۵۴			

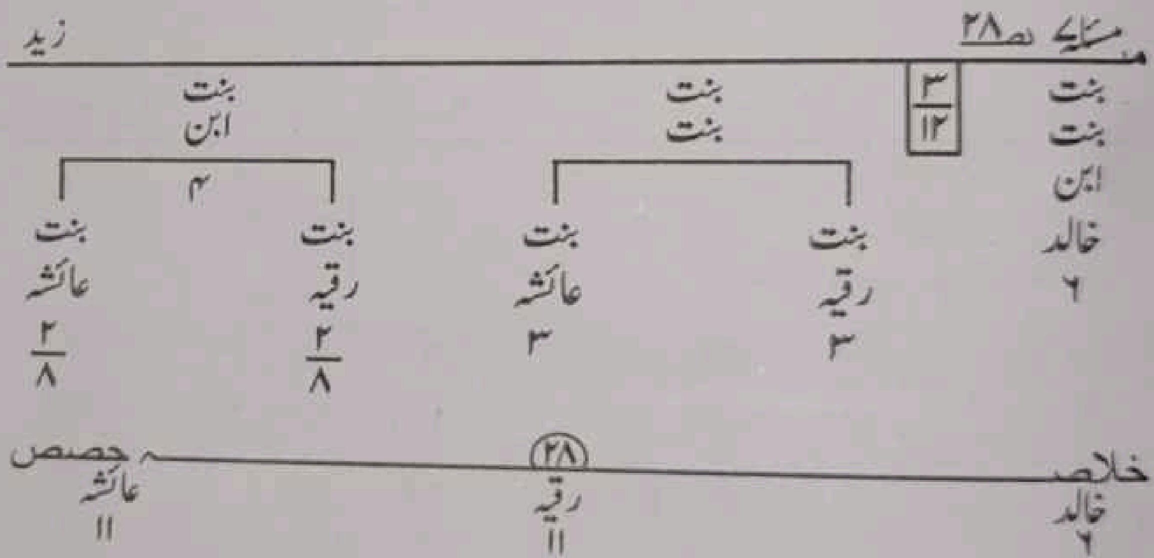
فتوی نویسی ذوی الارحام صنف اول

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک نواسا (ابن بنت البنت) خالد اور دونواسیاں (بنت بنت البنت وھما ایضا بنتا ابن البنت) رقیہ اور عائشہ چھوڑ گیا ہے۔تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد اٹھائیس حصص پر منقسم کر کے خالد کو چھ حصے، رقیہ کو گیارہ حصے اور عائشہ کو گیارہ حصے ملیں گے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب۔



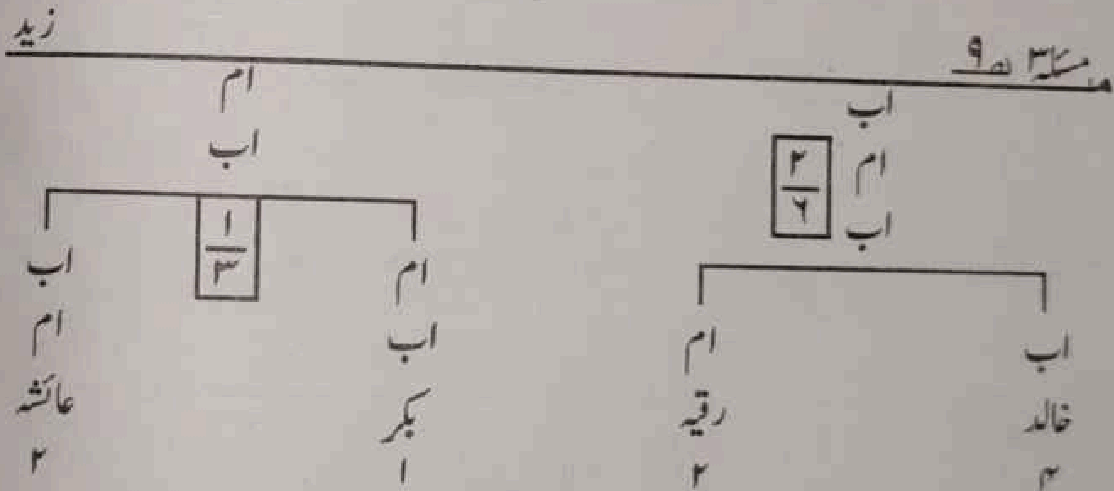
فتوی نویسی ذوی الارحام صنف ثانی

الاستفتاء

کیا فرمائے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک نانا (یعنی جد فاسد اب اب ام الاب) خالد، ایک نانی (یعنی جدہ فاسدہ ام اب ام الاب) رقیہ، ایک نانا (جد فاسد اب ام اب الام) بکر اور ایک نانی (یعنی جدہ فاسدہ ام اب اب الام) عائشہ چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو نو حصص پر منقسم کر کے خالد کو چار حصے، رقیہ کو دو حصے، بکر کو ایک حصہ اور عائشہ کو دو حصے ملیں گے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب۔



فتوی نویسی ذوی الارحام صنف ثالث

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بھتیجی حقیقی (بنت الاخ ع) رقیہ، ایک بھانجی حقیقی (بنت الاخت ع) عائشہ، ایک بھانجا حقیقی (ابن الاخت ع) خالد، ایک بھتیجی سوتیلی (بنت الاخ علی) کلثوم، ایک بھانجی سوتیلی (بنت الاخت علی) ریحانہ، ایک بھانجا سوتیلا (ابن الاخت علی) بکر، ایک بھتیجی مادری (بنت الاخ خ) حبیبہ، ایک بھانجی مادری (بنت الاخت خ) صفیہ اور ایک بھانجا مادری (ابن الاخت خ) عمر چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو نو حصص پر منقسم کر کے رقیہ کو تین حصے، عائشہ کو ایک حصہ، خالد کو دو حصے، حبیبہ کو ایک حصہ، صفیہ کو ایک حصہ، عمر کو ایک حصہ ملے گا۔ کلثوم، ریحانہ اور بکر مجحوب ہوں گے۔

فواللہ تعالی اعلم بالصواب

زید

مسئلہ ۳ تص ۹

اخ ع ۳	۲/۶	اخت ع ۳		اخ عل	اخت عل		اخ خ ۱	۱/۳	اخت خ ۲	
بنت		بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت		بنت	ابن
رقیہ		عائشہ	خالد	کلثوم	ریحانہ	بکر	حبیبہ		صفیہ	عمر
۳		۱	۲	م	م	م	۱		۱	۱

فتوی نویسی ذوی الارحام صنف رابع

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک پھوپھی زاد بھائی حقیقی (ابن العمۃ ع) بکر، ایک چچازاد بہن حقیقی (بنت العم ع) رقیہ، ایک ماموں زاد بہن حقیقی (بنت الخال ع) عائشہ اور ایک خالہ زاد بھائی حقیقی (ابن الخالۃ ع) خالد چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو نو حصہ پر منقسم کر کے رقیہ کو چھ حصے، عائشہ کو دو حصے اور خالد کو ایک حصہ ملے گا۔ اور بکر محجوب ہوگا۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

زید

مسئلہ ۳ تصـ ۹

عمۃ ع	عم ع	خال ع	$\frac{1}{3}$	خالۃ ع
		۲		۱
ابن	بنت	بنت		ابن
بکر	رقیہ	عائشہ		خالد
م	$\frac{2}{6}$	۲		۱

فتوی نویسی ذوی الارحام صنف رابع لابوی المیت

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر باپ کا چچازاد بھائی مادری (ابن عم الاب خ) خالد، باپ کی پھوپھی زاد بہن حقیقی (بنت عمۃ الاب ع) صفیہ، باپ کا خالہ زاد بھائی حقیقی (ابن خالۃ الاب ع) بکر اور باپ کا ماموں زاد بھائی مادری (ابن خال الاب خ) عمر چھوڑ گیا ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینواتوجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو تین حصص پر منقسم کر کے صفیہ کو دو حصے اور بکر کو ایک حصہ ملے گا۔ خالد اور عمر محجوب ہوں گے۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

مسئلہ ۳ — زید

اب

عم خ	عمۃ ع	خالۃ ع	خال خ
ابن	بنت	ابن	ابن
خالد	صفیہ	بکر	عمر
م	۲	۱	م

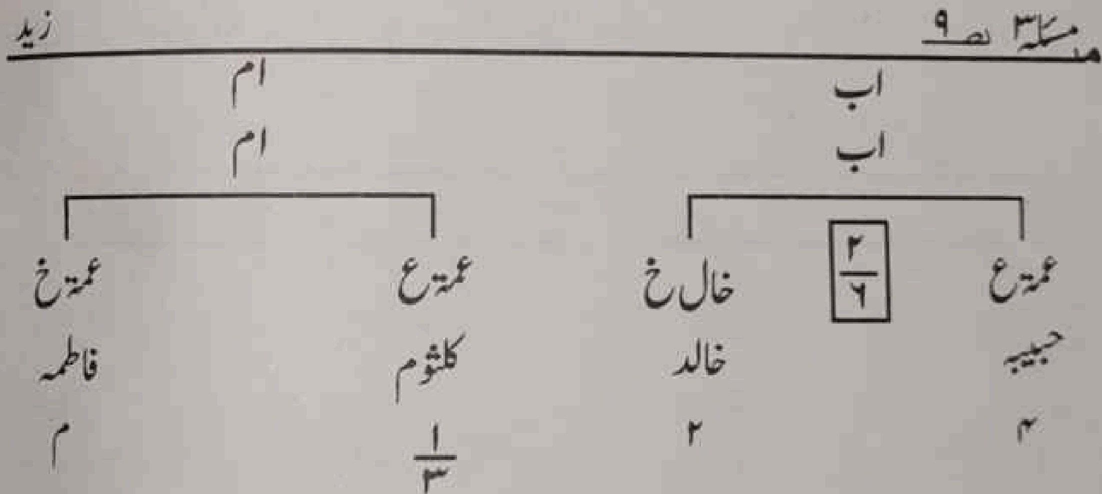
فتوی نویسی ذوی الارحام صنف رابع لابوی ابوی المیت

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر دادا کی پھوپھی حقیقی (عمۃ ع) حبیبہ، دادا کا ماموں مادری (خال خ) خالد، نانی کی پھوپھی حقیقی (عمۃ ع) کلثوم اور نانی کی پھوپھی مادری (عمۃ خ) فاطمہ چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو نو حصص پر منقسم کر کے حبیبہ کو چار حصے، خالد کو دو حصے اور کلثوم کو تین حصے ملیں گے اور فاطمہ محجوبہ ہوگی۔ فو اللہ تعالی اعلم بالصواب



فتوی نویسی خنثی

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیٹا بکر، ایک بیٹی ریحانہ اور ایک ولد خنثی بخشو چھوڑ گیا ہے تو بروئے شرع شریف بر مذہب شعبی ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو چالیس حصص پر منقسم کر کے بکر کو اٹھارہ حصے، ریحانہ کو نو حصے اور بخشو کو تیرہ حصے ملیں گے۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

مسئلہ۴ ہ۲۰ — زید

ابن	بنت	ولد خنثی مؤنث
بکر	ریحانہ	بخشو
۲/۱۰	۱/۵	۱/۵

مسئلہ۵ ہ۲۰ — زید

ابن	بنت	ولد خنثی مذکر
بکر	ریحانہ	بخشو
۲/۸	۱/۴	۲/۸

جمع ہ۲۰ — ہ۲۰ — جمع ۴۰ — ع

ابن	بنت	ولد خنثی
بکر	ریحانہ	بخشو
۱۸	۹	۱۳

فتوی نویسی حمل

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہوکر ایک بیوی زینب حاملہ، ایک لڑکی ریحانہ، باپ بکر اور ماں صفیہ چھوڑ گیا ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو دو سو سولہ حصص پر منقسم کر کے زینب کو چوبیس حصے، بکر کو بتیس حصے اور صفیہ کو بتیس حصے ملیں گے۔ ریحانہ کو فی الحال انتالیس حصے ملیں گے۔ باقی انانوے حصے روک دیے جائیں گے۔ اگر زینب کو لڑکی پیدا ہوئی تو لڑکی کو "اڑسٹھ" حصے دیے جائیں گے اور ریحانہ کو مزید بر حصہ سابقہ پچیس حصے دیئے جائیں گے۔ اور اگر لڑکا پیدا ہوا تو زینب کو مزید تین حصے، بکر کو مزید چار حصے، صفیہ کو مزید چار حصے دیئے جائیں گے اور لڑکے کو اٹھتر حصے دیئے جائیں گے۔ اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو زینب کو مزید تین حصے، صفیہ کو مزید چار حصے اور ریحانہ کو مزید انہتر حصے دیئے جائیں اور بکر کو مزید تیرہ حصے دیئے جائیں۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

زید

مسئلہ ۲۴ تص ۷۲ تص ۲۱۶

زوجہ	حمل مذکر		بنت	اب	ام
زینب		۱۳ / ۳۹	ریحانہ	بکر	صفیہ
۳ / ۹ / ۲۷	۲۶ / ۷۸		۱۳ / ۳۹	۴ / ۱۲ / ۳۶	۴ / ۱۲ / ۳۶

زید

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ تص ۲۱۶

زوجہ	حمل مؤنث	بنت	اب	ام
زینب		ریحانہ	بکر	صفیہ
۳ / ۲۴	۸ / ۶۴	۸ / ۶۴	۴ / ۳۲	۴ / ۳۲

فتوی نویسی مفقود

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زینب فوت ہو کر خاوند بکر، دو بہنیں حقیقی رقیہ اور فاطمہ اور ایک بھائی حقیقی خالد چھوڑ گئی ہے۔ مگر خالد دو سال سے لا پتہ یعنی مفقود ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو چھپن حصص پر منقسم کر کے بکر کو فی الحال چوبیس حصے، رقیہ اور فاطمہ کو فی الحال چودہ، چودہ حصے دیئے جائیں۔ باقی اٹھارہ مفقود کیلئے رکھے جائیں۔ اگر مفقود واپس آ گیا تو اٹھارہ سے چار بکر کو اور چودہ مفقود کو دیئے جائیں گے۔ اور اگر مفقود واپس نہ آیا اور اس کے واپس آنے کی امید منقطع ہو گئی اور قاضی نے اس کی موت کا فیصلہ کر دیا، تو کل داشتہ مال یعنی اٹھارہ، اختین کو دیا جائے گا۔ تو اختین یعنی رقیہ اور فاطمہ کے کل بتیس حصے ہو جائیں گے۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

زینب

مسئلہ ٦ عولہ ٧ تصـ ٥٦

زوج	اخت ع	اخت ع	اخ ع مفقود میت
بکر	رقیہ	فاطمہ	خالد
٣ / ٢٤	٢ / ١٦	٢ / ١٦	

زینب

مسئلہ ٢ تصـ ٨ تصـ ٥٦

زوج	اخت ع	١ / ٤	اخت ع	اخ ع مفقود حی
بکر	رقیہ		فاطمہ	خالد
١ / ٤ / ٢٨	١ / ٧		١ / ٧	٢ / ١٤

فتوی نویسی تخارج کی

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندہ فوت ہو کر خاوند بکر، ماں عائشہ اور چچا عینی خالد چھوڑ گئی ہے۔ پھر اس کے زوج بکر نے، مہر جو اس کے ذمہ تھی، اسے اپنے حصہ نصف جائداد سے مصالحت کر کے خود متخارج ہو جاتا ہے۔ تو بقیہ ورثہ کے درمیان جائداد کتنے حصص پر تقسیم کی جائے گی۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو تین حصص پر منقسم کر کے عائشہ کو دو حصے اور خالد کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

مسئلہ ۶ صح ۳ مسئلہ ۳ — ہندہ

زوج	ام	عم
بکر	عائشہ	خالد
صح	۲	۱

فتوی نویسی مقاسمة الجد

الاستفتاء

کیافرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندہ فوت ہو کر خاوند بکر، ماں زینب، جد خالد اور اخت ع رقیہ چھوڑ گئی ہے تو بروئے شرع شریف علی مذہب صاحبین بل علی مذہب زید بن ثابتؓ ہر ایک کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو ستائیس حصص پر منقسم کر کے بکر کو نو حصے، زینب کو چھ حصے، خالد کو آٹھ حصے اور رقیہ کو چار حصے ملیں گے۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

مسئلہ ٦ عو ٩ تہ ٢٧ — مسئلہ اکدریہ و المقاسمة افضل

زوج	ام	جد	مخلوط سہم	اخت ع
بکر	زینب	خالد	٤/١٢	رقیہ
٣/٩	٢/٦	١/٨		٣/٤

فتوی نویسی ماتاالاخان معا علی مذهب ابی حنیفة

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید اور عمر دونوں آپس میں بھائی ہیں۔ زید کے ورثہ اس کی ماں زینب، ایک لڑکی رقیہ، ایک بھائی عمر اور مولی عتاقۃ عبداللہ ہیں اور عمر کے ورثہ اس کی ماں زینب، ایک لڑکی خالدہ، بھائی عینی زید اور مولی عتاقۃ عبدالرحمٰن ہیں اور ہر ایک کا ترکہ نوے روپیہ ہے ولکن ماتا معاولم یدر ایھما مات قبل الآخر تو اس صورت میں ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد ایک سو اسی روپیہ کو بایں طور پر تقسیم کیا جائے گا کہ زینب کو تیس روپے، رقیہ کو پینتالیس روپے، خالدہ کو پینتالیس روپے، عبدالرحمٰن کو تیس روپے اور عبداللہ کو تیس روپے ملیں گے۔ فو اللہ تعالی اعلم بالصواب۔

مسئلہ — مات اخ زید — ترکہ تسعون روبیة ۹۰

ام	بنت	مولی عتاقہ
زینب	رقیہ	عبداللہ
۱	۳	۲
۱۵	۴۵	۳۰

مسئلہ — مات اخ عمر — ترکہ تسعون روبیة ۹۰

ام	بنت	مولی عتاقہ
زینب	خالدہ	عبدالرحمٰن
۱	۳	۲
۱۵	۴۵	۳۰

الاحیاء — الاموات اخ زید اخ عمر — کل ترکه ماة و ثمانون روبية

زینب	رقیہ	خالدہ	عبداللہ	عبدالرحمٰن
۳۰	۴۵	۴۵	۳۰	۳۰

فتوی نویسی مات الاخان معا علی رأی ابن مسعودؓ و علیؓ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت علیؓ کہ زید اور عمر آپس میں بھائی ہیں۔ زید کے ورثہ اس کی ماں زینب، لڑکی رقیہ، بھائی عینی عمر اور مولی عتاقہ عبداللہ ہیں اور عمر کے ورثہ اس کی ماں زینب، لڑکی خالدہ، بھائی عینی زید اور مولی عتاقہ عبدالرحمٰن ہیں اور دونوں ماتا معا و لم یدر ایھما مات قبل الآخر ہیں۔ تو اس صورت میں ان حضرات کے نزدیک ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا۔

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد ایک سو اسی روپے کو بایں طور تقسیم کیا جاوے گا کہ زینب کو چالیس روپے، رقیہ کو ساٹھ روپے، خالدہ کو ساٹھ روپے، عبدالرحمٰن کو دس روپے اور عبداللہ کو دس روپے دیئے جائیں گے۔ فواللہ تعالی اعلم بالصواب

مسئلہ ۶ — مات اخ زید — ترکہ تسعون روبیة ۹۰

ام	بنت	اخ ع	مولی عتاقہ
زینب	رقیہ	عمر	عبداللہ
۱	۳	۲	م
۱۵	۴۵	۳۰	

مسئلہ ۶ — مات اخ عمر — ترکہ تسعون روبیة ۹۰

ام	بنت	اخ ع	مولی عتاقہ
زینب	خالدہ	زید	عبدالرحمن
۱	۳	۲	م
۱۵	۴۵	۳۰	

الا فی ما ورث بعضهم من صاحبه کی صورة علی رأیهما رضہ

مسئلہ — مات اخ زید — ترکه ثلثون روبیة ٣٠

ام	بنت	مولی عتاقہ
زینب	رقیہ	عبداللہ
١	٣	٢
٥—	١٥—	١٠—

مسئلہ — مات اخ عمر — ترکه ثلثون روبیة ٣٠

ام	بنت	مولی عتاقہ
زینب	خالدہ	عبدالرحمن
١	٣	٢
٥—	١٥—	١٠—

الاموات: اخ زید اخ عمر ترکه فیما ورث بعضهم من اخیه ستون روبیة

الاحیاء

ام	بنت	بنت	مولی عتاقہ	مولی عتاقہ
زینب	رقیہ	خالدہ	عبداللہ	عبدالرحمن
١٠—	١٥—	١٥—	١٠—	١٠—

تقسیم کل ترکه مأة و ثمانون روبیة علی مذهب ابن مسعود و علی رضہ

الاموات: اخ زید اخ عمر کل ترکه مأة و ثمانون روبیة

الاحیاء

زینب	رقیہ	خالدہ	عبداللہ	عبدالرحمن
٤٠—	٦٠—	٦٠—	١٠—	١٠—

زبدة الفن

فى تقسيم تركة الزبيرؓ فى الغرماء و الورثاء و الوصاياء

بسم الله الرحمن الرحيم

كان جميع مال الزبيرؓ عند الموت ← "٥٠٢٠٠٠٠٠"

فزاده الله تعالى بعد موته ببركة الغزوات ← "٩٦٠٠٠٠٠"

فجميع المال المقسوم بين الاولاد و الزوجات و الغرماء و الموصى لهم بالثلث "٥٩٨٠٠٠٠٠"

و تفصيله هكذا و حقيقة العلم عند الله تعالى وهو العلام للغيوب

المال المقسوم بين الغرماء ← "٢٢٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين الورثة و الموصى لهم ← "٥٧٦٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين المساكين و اولاد عبد الله بن الزبيرؓ وهو الثلث بعد الدين "١٩٢٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين الورثة بعد الدين و الوصية وهو الثلثان ← "٣٨٤٠٠٠٠٠"

ثلث الثلث بين اولاد عبد الله بن الزبيرؓ ← "٦٤٠٠٠٠٠"

ثلثا الثلث بين المساكين ← "١٢٨٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين الزوجات وهو الثمن بعد الدين و الوصية ← "٤٨٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين البنين و البنات و هو سبعة اثمان بعد الدين والوصية "٣٣٦٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين البنين ← "٢٢٤٠٠٠٠٠"

المال المقسوم بين البنات ← "١١٢٠٠٠٠٠"

للزوجة الواحدة ← "١٢٠٠٠٠٠"

للابن الواحد ← "$٢٤٨٨٨٨٨\frac{٨}{٩}$"

للبنت الواحدة ← "$١٢٤٤٤٤٤\frac{٤}{٩}$"

الجدول

مسئلہ ٨ تصـ ٨٦٤ مات الزبير رضى الله عنه و كان جميع التركة ٥٩٨٠٠٠٠٠

زوجہ ٢٧ ١٢٠٠٠٠٠٠	زوجہ ٢٧ ١٢٠٠٠٠٠٠	١ ١٠٨	زوجہ ٢٧ ١٢٠٠٠٠٠٠	زوجہ ٢٧ ١٢٠٠٠٠٠٠
ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩
ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	٧ ٧٥٦	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩	ابن ٥٦ ٢٤٨٨٨٨٨٨ ٨/٩
بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩	بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩	بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩	بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩	بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩
بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩	بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩		بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩	بنت ٢٨ ١٢٤٤٤٤٤٤ ٤/٩

للمساكين ١٢٨٠٠٠٠٠	لاولاد عبد الله بن الزبير رضى الله تعالى عنه ٦٤٠٠٠٠٠	للغرماء ٢٢٠٠٠٠٠

اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد ن النبى الامى و آله و صحبه و بارك و سلم

عدد كل معلوم لك دائما ابدا

المؤلف : الاستاذ فى التفسير و الحديث محمد شريف الله يغفرله ولوالديه

لبن الفن

ابنا عم احدهما اخ لام والآخر زوج

قال علیؓ للزوج النصف و للاخ من الام السدس و ما بقی بینهما فنصفان۔

التشريح

رجل (زید) تزوج بامرأة فجاءت منه بابن (بكر) ثم تزوج باخری فجاءت منه بابن (عمرو) ثم فارق المرأة الثانية فتزوجها اخوه (خالد) فجاءت منه ببنت (هند) فهی اخت الابن الثانی (عمرو) لامه و ابنة عمه (خالد) فتزوجت هذه البنت الابن الاول (بكر) و هو ابن عمها ثم ماتت عن ابنی عم احدهما اخوها لامها والآخر زوجها۔

فقال علیؓ فی الصورة المذكورة للزوج النصف و للاخ من الام السدس و ما بقی وهو الثلث بینهما ای بین ابنی عمها احدهما الزوج والآخر اخوها من الام نصفان بطریق العصوبة فیكون للزوج الثلثان و یكون للثانی و هو ابن عمها الآخر الثلث بطریق الفرض و هو واحد والتعصیب و هو ایضا واحد۔

صورة المسئلة هكذا

مسئلہ ٦ — ماتت امرأة هنده

زوج وابن عمها	ابن العم وهو اخوها من الام
بكر ٣ ١	عمر ١ ١
٤	٢

مفتی محمد خلیل الله شمسی

خلاصة السراجي

على

الترتيب الدراسی

مع الضميمة المليحة

مرتبه

استاذ الحدیث مولوی محمد خلیل اللہ مولویانوی

جامعہ تفسیریہ شمس العلوم

الناشر

مکتبہ تفسیریہ

الجامعة التفسيريه شمس العلوم رحیم یار خان پنجاب

موبائل: ۰۳۲۱-۶۷۰۳۴۹۴